

سوانح محمدیہ کتب خانہ



روضہ مبارک کی کتابی
خلافت اہل بیت علیہم السلام

مقدمہ مؤلف

کتاب ”نصیحین اور کہانیاں“ کی چوتھی جلد قارئین کے سامنے آرہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کتاب بھی پہلی تین جلدوں کی مانند قارئین کو پسند آئے گی اور ہمارے لئے مفید ثابت ہوگی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ پہلی جلد ایک ماہ میں تمام ہو گئی اور دوسری سترہ چھپوائی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی قارئین کو پسند آئیں گی اور جامع کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔ اس کتاب میں مختلف داستانیں بیان کی گئی ہیں جو اخلاقی، سیاسی، اجتماعی اور عقیدتی مسائل وغیرہ پر مشتمل ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کتاب معاشرے کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

یہ چھپوائی چھوٹی کہانیاں جن میں مسلمانوں کی تاریخ کے گراں بہا خزانے پوشیدہ ہیں۔ جمہوری اسلامی کی برکت سے منظر عام پر آئی ہیں اور مختلف شعورتوں میں لوگوں کے سامنے پیش ہوئی ہیں۔ اب جب کہ خداوند عالم کی توفیقات سے زمانہ زہری و فی فقیہ نائب امام زمان حضرت امام خمینی ارواحنا فداہ، دشمنان اسلام کا تسلط ہمارے ملک (ایران) پر نہیں رہا اور اسلام کے حیات بخش مکتب کی ترویج کا موقع ملا ہے ضروری ہے کہ ہر مہتمم افراد مختلف طرق، ہنر و ادب سے تعلیم انسان ساز اسلام میں مشغول ہوں۔ یہ داستانیں پڑھنے کے لئے بھی ہیں اور عبرت کے لئے بھی۔ اسی طرح چاہیے کہ ان کو لوگوں میں بیان بھی کیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

والسلام علی من اتبع الهدی

(مصطفیٰ زماںی وجاہی)

نام کتاب	۱۔	سوتاری کہانیاں	_____
مصنف	۲۔	مصطفیٰ زماںی وجاہی	_____
ترجمہ	۳۔	ابید غففر علی رضوی	_____
کتابت	۴۔	حبیب روپڑی	_____
تصحیح	۵۔	مہر رضا مہدی	_____
پریم	۶۔	۳۵ روپے	_____

عرض مترجم

بطفیل محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام جہاد بالانفالم کی راہ میں یہ اولین کاوش ہے جو ہر شکل ترجمہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس کتاب کی خبر بیان جو میرے سامنے ہیں ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ عرض کی چند سطروں میں نہیں پیش کیا جاسکتا۔ ہمارے قارئین میں سے جو حضرات اس سے قبل اس کتاب کی دیگر جلدوں کا مطالعہ کر چکے ہیں انہیں بخوبی معلوم ہے کہ یہ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ اور جن کے واسطے یہ اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے وہ اس کی خوبیوں سے بہرہ ور ہوں گے اور جو لوگ دینی معلومات سے کوئی گہری دلچسپی و وابستگی نہیں رکھتے وہ اس کی کتب سے اپنے آپ کو احساسات دین سے قریب تر کر سکتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ یہ کتاب بہت سے افراد کے واسطے دین سے تقرب کا چشمہ سر آواز قرار پائے اور وہ مذہبی کتابیں بھی پڑھنے کے عادی ہو جائیں مگر یہی کتابوں کے علاوہ آپ جو دوسری کتابیں پڑھتے ہیں اس کی وجہ دینی کتب میں خاطر خواہ مزہ یقیناً نہیں ملتا مگر آپ نے ان کتابوں کے پڑھنے کا ذوق و شوق بچپن سے یا ایک طولانی عرصے سے پیدا کر رکھا ہے۔ ان کتابوں کے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو کہ نہ ہو، مگر دینی ڈائجسٹ تو پڑھنا بہت ہی ضروری ہے۔ دین، دنیا سے ہزاری کا نام نہیں بلکہ دین کے ساتھ دنیا

عین مقصد اسلام ہے۔ آپ دین کا ستون ہیں۔ دین کو غریب مت تصور کیجئے۔ اور اب آخر کلام میں یہ عرض کر دوں کہ میری حوصلہ افزائی آپ کی توجہات پر مبنی ہو گی اور وہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تصدیق میں کائنات کی ہر شے خالق ہوئی، ان کی خدمت میں ہر یہ ناچیز کس شمار و قطار میں، مگر ایسا بھی نہیں ہم نے ہر موقع پر انہیں دینی و تجدد و سخا کی انتہا کے یہ حروف اول ہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ چاہئے والوں کے ناچیز ہر یہ کو عظیم اور اپنی عظیم عطا کو بھی کم سمجھتے ہیں۔ خدا یا زلیست کی نفس آخر بھی انہیں توقعات پر تمام ہو۔

(اصیٰ بن یاسرؓ العالمین)

خادم سید غفر علی رضوی

مقیم حوزہ علیہم السلام

جمہوری اسلامی ایران

صفحہ نمبر	ماستان	صفحہ نمبر	ماستان	صفحہ نمبر
۲۳	صدقہ آسمانی بلا کو کمال ہے	۱۸	۱۸	۱
۲۴	صدقہ سے تمام نحوستیں	۱۹	۱۳	۲
۲۶	صدقہ پہنچاتی ہیں	۱۳	۱۳	۳
۳۵	صدقہ اور نفاق میں	۲۰	۱۳	۴
۳۶	جتنا نہیں چاہیے	۲۱	۱۵	۵
۳۷	کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟	۲۲	۱۶	۶
۳۸	لوگوں کی گزارشات	۱۹	۱۹	۷
۳۹	کیسے قبول کرنا ہیں	۲۰	۲۰	۸
۴۰	امام زین العابدین اور مہربانی کا پتلا	۲۱	۲۱	۹
۴۱	صدقہ دینے سے رزق کیا رہتا ہے	۲۲	۲۲	۱۰
۴۲	شرطیت	۲۳	۲۳	۱۱
۴۳	اس دعا میں تعجب فیرا نہ تھا	۲۴	۲۴	۱۲
۴۴	دعا کیوں دیر میں قبول ہوتی؟	۲۵	۲۵	۱۳
۴۵	دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟	۲۶	۲۶	۱۴
۴۶	بیشہ ہستی	۲۷	۲۷	۱۵
۴۷	سلمان فارسی کس چیز سے	۲۸	۲۸	۱۶
۴۸	ڈرتے تھے؟	۲۹	۲۹	۱۷
۴۹	امام منجینی کیوں ایسے تھے؟	۳۰	۳۰	۱۸
۵۰	حقیقی خوف کب تک رہتا ہے؟	۳۱	۳۱	۱۹
۵۱	کیا خوف اچھا ہوتا ہے؟	۳۲	۳۲	۲۰

چونکہ مولائے متقیان غالب کل غالب مطلوب کل طالب حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی ولادت باسعادت کو باعتبار سنہ عیسوی چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس لئے عالمی پیمانے پر غلی مقابلے، محافل مقاصد و جشن مسرت کے اہتمامات اعلیٰ پیمانے پر کئے جا رہے ہیں چنانچہ ہمارے آبائی وطن بجلال پور میں ۱۹، ۱۶، ۱۳ جنوری سنہ ۱۴۰۲ء کو یادگار جشن مولائے دو جہاں نقش قلوب مؤمنین ہو جانے کے بعد تابد قائم رہنے والی تحریر سے زینت قرطاس کئے کا شرف ادارہ میثم شمار بہرائج حاصل کر رہا ہے یہ تحریر اب تک کی تمام کتب سے نرالی شان شوکت کے علاوہ ہر سند و سال مرد و عورت کے ذہنوں پر بار نہ ہوتے ہوئے بھی اصلاح نفس معاشرہ و ذوق کتب بینی کا بہترین پیغامبر ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

الاقل خدام الثقلین محتار
الافاضل واعظ حدید
حوزة علي الامام الصادق كرم پورہ جلالپور

بیادگار چہارہ صد سالہ ولادت باسعادت مولائے متقیان علی ابن ابیطالب علیہ السلام

تاثير

اداره میثم تمار بهراج یوپی انڈیا

نمبر	کتاب	داستان	جلد	صفحہ	نمبر
۲۳	حضرت علی کی رائیں کسی گزشتہ ہیں؟	انھوں نے کس سے کیا کیا؟	۵۷	۵۷	۸۸
۲۵	ہیں اس دن کے لئے کیا تھا؟	اس نے قرآن کی تعلیم میں	۵۴	۶۱	
۲۶	وہ خداداد کچھ	کیا کیا دیکھا؟	۶۲	۹۰	
۳۷	محبہ خدا کا ہمارے لئے	مسلمان استقامت کے لئے ہیں	۵۵	۹۲	
۳۸	شہاں حال ہے	ابو دھاء کی استقامت	۵۶	۹۵	
۳۹	بشر حانی کی توبہ	ایک مسلمان خاندان کی استقامت	۵۷	۹۶	
۴۰	مشہور داستان	استاد ابو الجحان کون تھے؟	۵۸	۹۸	
۴۱	حقیقی توبہ	مسلمان کو مستقل غمراہی	۵۹	۱۰۰	
۴۲	ایک اور نمونہ	ہونا چاہئے۔	۶۰		
۴۳	عالمی سزا ہو	اس میں اتنی طاقت تھی	۶۱	۱۰۱	
۴۴	ہر گناہ کے لئے عین توبہ ہے	سچی عین توبہ کرنا ہے	۶۱	۱۰۳	
۴۵	قرآن مجید سے ایک واقعہ	قیامت میں عینیت کی سزا	۶۲	۱۰۴	
۴۶	ہیں ہزار درہم	ہم اپنے بھائیوں کی گمشدگی	۶۳	۱۰۵	
۴۷	سختیوں میں بھی اور توسل کی	اس نے عینیت کرنے والے	۶۳	۱۰۶	
۴۸	عالم خوف کا تقدس	والے کو سزا دی	۶۹		
۴۹	اس نے امام کی عقل کی	خدا کے علاوہ کسی پر	۶۵	۱۰۸	
۵۰	دستی اہل بیت	میرورہ نہ کرو	۷۰		
۵۱	شیوہ کون ہے	ہیں عینیت کے وقت کو	۶۶	۱۱۰	
۵۲	ایک اور نمونہ	بہاء مانگنی چاہئے؟	۸۵		
۵۳	نہت واقعی کیا ہے؟	ہیں خیریت کے لئے مانگنی چاہئے؟	۶۷	۱۱۲	

نمبر	کتاب	داستان	جلد	صفحہ	نمبر
۱۳۱	حضرت آدمؑ چھ جنتوں کے سامنے	حضرت یحییٰ نے قبر میں کیا دیکھا؟	۸۵	۱۱۲	
۱۳۲	جنت لاری اور شہ سلطان	علاء الدین اور تاج محل	۸۶	۱۱۶	
۱۳۳	کی گشت	برگاہ خداداد میرورہ نہ کرے ہیں	۱۱۶		
۱۳۴	نیم کی سرپرستی کا اجر عظیم	علیؑ میں خدائیں	۸۷	۱۱۷	
۱۳۵	اخلاق پیغمبر	علیؑ خالص کا اثر	۸۸	۱۱۸	
۱۳۶	پیغمبر اسلام کی بہترین ملاقات	خلوہ کے مطابق بدلہ	۸۹	۱۲۰	
۱۳۷	ہیواد کی عبادت اور اس کی توبہ	ایک عین عین اور عین عین	۹۰	۱۲۱	
۱۳۸	منازین اسلام کی مائیت	علیؑ عین عین	۹۱	۱۲۲	
۱۳۹	ابو طالب کا ایک مسلمان سے ملاقات	علاء کی اہمیت	۹۱	۱۲۳	
۱۴۰	قرآن کا جواب لینی کو شش	شہاں کا زہر	۹۳	۱۲۴	
۱۴۱	ماہوریت میں سعادت	حضرت علیؑ کی دوسری داستان	۹۴	۱۲۵	
۱۴۲	کافران	شیوہ رقیب انصاری	۹۴		
۱۴۳	عجیب جواب	کے آدی تھے؟	۹۵	۱۲۵	
۱۴۴	فلسفہ ہفت بحیر	چاہئے عین عین	۹۶	۱۲۶	
۱۴۵	خدا توبہ قبول کرنے والا	میرورہ نہ کرے	۹۷		
۱۴۶	اور مسہرمان ہے	فادہ ہشتی	۱۲۷		
۱۴۷	یہا کے لئے مغرب جگہ	ہیواد اور عین کی گشت	۹۸	۱۲۸	
۱۴۸	جنت میں حضرت عباسؑ کی	ماں گشت پر حق عظیم	۹۹	۱۲۹	
۱۴۹	کی منزلت	مکتب پیغمبر میں	۱۰۰		
۱۵۰	حق کے لئے حق و راست میں دوست	نہت دیارستانی	۱۰۱	۱۳۰	



۱۔ سخاوت کا انجام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں سے کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ ان میں سے ایک شخص انحضرتؐ سے نہایت متنبہ ہے میں بیہودہ گفتگو کر رہا تھا یہ غیر اکریم اس کی اس گفتگو سے بہت رنجیدہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقمہ میں پر غصہ کے آثار نمودار ہونے لگے۔ آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور زمین کی طرف دیکھنے لگے۔ اس وقت حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا یہ وردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ شخص سخی ہے اور لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ یہ سنتے ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا آپ نے اپنا سر بلند کیا اور آدمی سے فرمایا اگر جبریلؑ میرے پروردگار کی جانب سے مجھے یہ خبر دیتے کہ تو مرد سخی ہے اور تو لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے تو میں تجھے یہاں سے اس طرح نکالتا کہ تیری داستان ہر خاص و عام کے کئے داستان عبرت بن جاتی اس میں شخص نے عرض کیا کہ کیا آپ کا پروردگار سخاوت کو دوست رکھتا ہے؟ آپ

اور فرما رہے ہیں۔ وہ اعزالی دینی بزرگ گیا اور یہ شعر پڑھنے لگا جس نے آپ سے اپنی امیدیں وابستہ کیں اور آپ کے زنجیر دور کو بخشش کی امید سے کھٹکھٹایا وہ آج تک ناامید نہیں ہوا۔ آپ سخی ترین شخص اور بیماروں کے ماویٰ اور طبیب ہیں آپ کے والد محترم فاسقوں کو داخل جہنم کرنے والے ہیں۔ اگر آپ کے والد ماجد اور جہاندار نہ ہوتے تو آپ جہنم سے کسی طرح نجات نہ ملتی۔

حضرت سید الشہداء نے نماز تمام کی اور جناب قنبر سے فرمایا کہ مال حجاز میں سے کچھ ناقہ چلے۔ جناب قنبر نے عرض کی کہ جی ہاں چار ہزار دینار ہاتھی ہیں۔ امام نے حکم دیا کہ جا کر لے آؤ۔ قنبر کی قسمت کے وہ دینار تھے وہ آگیا ہے۔ جب دینار آگئے تو آپ نے اپنا پیڑ میں اتارا اور اس پیڑ پر شرم و حیا کی وجہ سے وردار سے کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر اس کو دے دیئے اور یہ اشعار پڑھے ترجمہ :- میں تجھ سے سعادت خواہ ہوں، تو اس مقدار کو قبول کر لے۔ میں تجھ سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ اگر آئندہ مجھے کھڑے ہونے کا موقع ملا (شاید یہ حکومت و خلافت کے بارے میں کنایہ ہے) تو تجھے اور بھی دوں گا یعنی تیرے لئے شرف کی کئی نہ ہوگی۔ اور آئندہ حال متعین ہے۔ اور اس وقت میرا ہاتھ مانا اعتبار سے فعال ہے۔

اعلیٰ علی نے ایسا لے لے اور رونا شروع کر دیا۔ امام نے فرمایا جو کچھ تم نے دیا ہے شاید وہ کم ہے۔ اعلیٰ نے کہا: نہیں مولانا، میں اس لئے رو رہا ہوں کہ آپ کے یہ سخی ترین ہاتھ زمین میں کسی طرح چپ نہ سکتے ہیں۔

صاف شہر آشوب ص ۴۰

شعیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو سپرد خاک کیا گیا تو آپ کی پشت مبارک پر گھٹے پائے گئے۔ امام

نے خواب میں فرمایا: "ہاں" اس معنی نے اس وقت کلمہ پڑھا اور شہادت دی کہ بے شک سوائے پروردگار کے کوئی خدا نہیں اور آپ اس کے رسول برحق ہیں اس خدا کی قسم جس نے آپ کو موجود کر دیا ہے میں نے اپنے مال سے آج تک کسی کو بائوس اور ناامید دایس نہیں کیا (ذریعہ کالی جزو چہارم ص ۲۹)

۲۔ امام حسین کی سخاوت

عمر بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام زید بن اسامہ کی عیادت کے لئے گئے۔ دیکھا کہ زید حالت مرض میں نہایت غم و اندوہ کا شکار ہیں۔ امام علیہ السلام نے سبب پوچھے ہوئے فرمایا: یہ عہد تم کیوں آنکھ پریشان ہو۔ حضرت زید نے عرض کی کہ میں ساٹھ ہزار درم کا معقول ہوں۔ امام نے فرمایا میں تمہارا قرض ادا کروں گا حضرت زید نے عرض کی: آقا میں کیا ہوں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں مر جاؤں اور قرض ادا نہ ہو سکے۔ امام نے فرمایا اللہ شہد ہے جب تک تمہارا قرض ادا نہ ہو گا تم نہیں مرو گے۔ اور امام نے حضرت زید کی موت سے قبل ان کا قرض ادا کر دیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: بادشاہوں کی بدترین صفات یہ ہیں کہ دشمنوں سے دیریں بے سہارا لوگوں اور ناداروں پر رحم نہ کریں۔ اور عطا و بخشش کے وقت نخل سے کام لیں۔

۳۔ سخی ترین شخص

ایک مرتبہ ایک اعزالی مدینہ پہنچا اور پوچھا کہ مدینہ میں سخی کون ہے۔ لوگوں نے امام حسین علیہ السلام کے بارے میں اسے بتایا اور اس اعزالی کو آپ کی خدمت آند میں پہنچا دیا۔ اعزالی جب مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ امام علیہ السلام نماز

جنت نے آپ کے جد امجد امام حسین کی شان میں کہے تھے اور وہ یہ ہیں۔

ترجمہ: ”مجھے ان تیز دھار تلواروں پر تعجب ہے کہ لوگوں نے آپ (امام حسین) کے جسم مبارک کو ہر طرف سے گھیر لیا باوجودیکہ مظلومیت کے گرد و غبار آپ کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور میں اس بات پر تعجب ہوں کہ کس طرح آپ کے جسم نازنین میں بیوسٹ ہو گئے جب کہ اہل بیت ائمہ ہار گریہ کمال تھے۔ اور جناب رسول خدا اور مولائے کائنات کو پکار رہے تھے کیوں کر وہ تیرا پس میں ٹکر کر نصرت و نالود نہ ہو گئے اور آپ کی عظمت و جلالت کے باوجود وہ تیرا آپ کے جسم مبارک تک کیسے پہنچ گئے؟“ امام نے فرمایا کہ میں نے تیرا یہ قبول کیا۔ اب تو بیٹھ جا۔ اس کے بعد آپ نے اس شخص کو دعائیں دیں پھر غلام کے ذریعہ غلام کو بچ کر معلوم کروایا کہ اس مال کا کیا مصروف ہے؟ منصور نے جواب میں کہا کہ یہ تمام مال آپ کے اختیار میں ہے آپ جہاں چاہیں خرچ کریں۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے اس پر مردانہ سے فرمایا کہ تو سارا مال لے جا یہ سب میں نے تجھے بخشا۔ (مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۳۱۷)

۵۔ بخیل سے ہر شخص عاجز ہوتا ہے

ایک کنجوس آدمی نے ایک مرغ حلال کر کے اپنے غلام کو دیا اور کہا اگر اس کو خوب مزے دار پکاؤ تو میں تم کو آزاد کروں گا۔ غلام نے تمام تر کوششیں کر کے کار لا کر مرغ پکا کر شاد آقا کے قول کے مطابق آزاد ہو جائے۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس کنجوس شخص کے سامنے پیش کیا کنجوس نے مرغ چھوڑ کر باقی سب مصالحہ تو کھالیا اور غلام سے کہا اگر اسی مرغ سے بہترین بریانی پکاؤ تو تم کو آزاد کروں گا، غلام نے دوبارہ کوشش کر کے بریانی پکا لی۔ لیکن کنجوس

زمین العابدین علیہا السلام سے پوچھا گیا کہ یہ نشان کیسے پڑے ہیں، تو آپ نے فرمایا کہ میرے بابائیتوں، ناچاروں اور بیواؤں کے لئے روٹیاں اور کھجوریں اپنی پشت مبارک پر رکھ کر تقسیم کرنے کے لئے جاتے تھے، یہ اسی کے نشان ہیں۔ (مناقب شہر آشوب ج ۴ ص ۳۱۷)

۴۔ امام موسیٰ بن جعفر اور عید نوروز

ارباب تاریخ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ منصور دوانیقی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ عید نوروز کی مناسبت سے دربار لگے گا۔ آپ بھی دربار میں تشریف لائیے گا۔ اور جو بھی بد یہ آئے وہ قبول کر لیں۔ امام نے انکار کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے جد امجد جناب رسول خدا سے سنا ہے اس کے بارے میں اس کے متعلق روایات میں بھی دیکھا ہے مگر کہیں کچھ نہ پایا۔ یہ رسومات صرف فارس، ایران، والوں کے لئے مخصوص ہیں اور اسلام میں اس کا وجود نہیں ملتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جو چیز اسلام میں نہ ہو ہم اس کو بجا لائیں۔ منصور نے کہا کہ ہم اپنی حکومت کی سیاست کے لحاظ سے یہ دربار لگائیں گے آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس میں ہماری موافقت فرمائیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روز عید دربار میں تشریف لائے اور ایک جگہ بیٹھ گئے۔ امراء اور مملکت کے عہدے دار آتے اور مبارک باد پیش کرتے اور حدیہ وغیرہ لاتے۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے منصور نے ایک غلام کو معین کر رکھا تھا کہ اگر کوئی شخص امام کی خدمت میں کچھ حدیہ پیش کرے تو وہ اسے رکھتا رہے جب سب امراء اور رؤساء آگئے تو آخر میں ایک ایک بوڑھا غریب شخص آیا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس مال دینا سے کچھ نہیں ہے۔ جو یہاں پیش کرتا مگر تین اشعار ہیں جو میرے

نے گوشت چھوڑ کر سب کچھ کھا لیا اور غلام سے کہا اگر اس گوشت سے مطمئن تیار
کر دو تو تم کو آزاد کر دوں گا۔ غرض کہ کچھ سو آدمی نے ایک ہی مرغ سے طرح طرح
کے منہ دار کھانے پکوائے لیکن مرغ پھوڑو رہا تھا۔ آخر کار غلام نے تنگ آ کر
کہا کہ آقا میں آزاد نہیں ہونا چاہتا۔ آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس مرغ کو آزاد
کر دیں یعنی کھا کر ختم کر دیں۔ تاکہ آپ کی طرف سے کم از کم اس مرغ کو تو اطمینان
حاصل ہو جائے!

۴۔ بخیل کی دولت بھی وہاں جان ہے

ابن امامہ ہاں سے مروی ہے کہ ایک روز ثعلبہ بن حاطب انصاری بنی حنیظہ
رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! عاقریں پڑھ کر
مجھے دولت مند بنادے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ تھوڑا مال جس کا تم شکر خدا اور
گم کرتے ہو اس زیادہ مال سے کہیں بہتر ہے جس کے حساب و کتاب میں الجھ کر تم
شکر پروردگار کا بھالانے سے قاصر ہو۔ یہ سن کر ثعلبہ چلا گیا۔ لیکن کچھ عرصہ کے
بعد دوبارہ آیا اور اپنے مال کا تذکرہ کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تم میرے
پیر اور ماننے والے نہیں ہو سکتے۔ خدا کی قسم اگر میں چاہوں کہ تمام یہاں میرے
لے سونابن جاش تو ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ سن کر ثعلبہ پھر چلا گیا۔ لیکن تیسری
مرتبہ پھر آیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے دعا کیجئے، اگر پروردگار مجھے دولت دے گا
تو میں کسی کا حق دینے میں تاخیر نہ کروں گا مگر جس کا حق ہو گا۔ جناب رسول خدا
نے دعا فرمائی، پروردگار! ثعلبہ کی مال امداد فرما، ثعلبہ واپس گیا اور چند عرصہ بعد

مستند

خریدیں کچھ کدوں بعد بھیڑوں میں اس طرح اضافہ ہوا جیسے چونٹیاں اٹھنے لگی
ہیں اور بچے پیدا کرتی ہیں۔ ابتداء میں ثعلبہ پانچویں وقت کی نماز میں سب
رسول خدا کی اقتداء میں پڑھتا تھا۔ جیسے جیسے بھیڑوں میں اضافہ ہوتا گیا اس
نے نماز جماعت میں شرکت کم کر دی۔ یہاں تک کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز
کے لئے مسجد آنے لگا۔ اور باقی نمازیں بھیڑوں کے آماجگاہ بنی پڑھ لیا کرتا تھا۔
آہستہ آہستہ بھیڑوں کی زیادتی نے اسے اس منزل تک پہنچایا کہ وہ صرف
جمعہ کے دن مدینہ آتا اور نماز میں شرکت کرتا اور باقی دنوں میں بھیڑوں کی
ربائش گاہ ہی پر نماز پڑھ لیتا۔ اس عمل کو بھی کچھ عرصہ میں چھوڑ دیا۔ لیکن پھر
چھپتے میں ایک بار راہ چلتے افراد سے مدینہ کا حال معلوم کر لیا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ پیغمبر نے لوگوں سے ثعلبہ کا حال پوچھا۔ لوگوں نے بتایا کہ اس
کے پاس اتنی کثرت سے بھیڑیں ہو گئی ہیں کہ قرب و جوار میں ان کے رکھنے کی جگہ
نہیں، لہذا وہ مدینے سے دور چلا گیا ہے۔ آنحضرت نے تین مرتبہ فرمایا ثعلبہ
پر دہانے ہو، ثعلبہ پر دہانے ثعلبہ پر دہانے ہو۔ کچھ عرصے بعد آئینہ زکوٰۃ نازل
ہوئی۔ پیغمبر اکرم نے دو افراد کو جن میں سے ایک بنی سلیم اور دوسرا قبیلہ حنیظہ
سے تھا زکوٰۃ کی وصولیائی کے لئے مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ثعلبہ اور دیگر
افراد سے زکوٰۃ لے لیں اور ساتھ ہی ایک نوشتہ بھی ان دونوں کو دیا۔ وہ لوگ
ثعلبہ کے پاس آئے اور اسے حکم نامہ پڑھ کر سنایا۔ ثعلبہ نے کچھ دیر سوچا اور
کہا کہ یہ تو مجھے جزیرہ یا شہیدہ جزیرہ معلوم ہوتا ہے۔ تم لوگ پہلے دوسروں سے
وصول کر لو پھر میرے پاس آنا۔ وہ لوگ وہاں سے بنی سلیم کے ایک آدمی کے پاس
آئے۔ اس نے جب آئینہ زکوٰۃ کے متعلق سنا تو اپنے اوتھوں میں سے بہترین آؤٹ
تلاش کر کے بطور زکوٰۃ ان کے حوالے کر دیئے۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ تم

اگر مجھے کسی بہادر کی چوٹی پر گر دیا جائے اور میرا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ تو یہ مجھے پسند ہے کہ مجھے ایسے افراد (یعنی ظالم) کے لئے کام کرنا پڑے۔ اور اگر مجھے ان کے گھر پر قدم رکھنا پڑے تو میں بہادر سے گزرا پسند کروں، اگر ایک صورت میں۔ میں نے یو جہاد کیا ہے، امام نے فرمایا کہ (الانشرف لہم کربۃ عن مؤمن ادخلک اسرہ او قضاہ دینک) وہ یہ کہ یا تو کسی مؤمن کو (ظالموں کے ظلم سے) نجات دلانے کے لئے یا اس کے کام میں مدد اور اس کی آزادی کے لئے یا اس کا قرض ادا کرنے کے لئے۔ زیادہ باطل امور میں حکومت کے عہدیداروں کا روز قیامت آسان ترین مرحلہ یہ ہو گا کہ ان کے چاروں طرف ان کی چاک کھری کر دی جائے گی، اور وہ چاروں اس وقت تک رہے گی جب تک پروردگار کا ایک شخص کا حساب نہ کرے گا۔ زیادہ اگر اس مملکت میں عہد سے دار ہو تو اپنے بھائیوں سے شک کرے گا کہ ان بادشاہوں کے ساتھ رہتے ہوئے جو اعمال انجام دیئے ہیں اور گناہگار ہو گئے ہوں تو نیکی کرو، نیکی کی وجہ سے وہ گناہ دھل جائیں گے۔ زیادہ لوگوں میں سے ہر شخص خود کو ہمارے تابع اور اسے ذالوں میں شمار کرتا ہو، اور ان لوگوں کے لئے (عباسی خاندان کے لئے) کام کرنا ہو اگر اپنے اور ان کے درمیان لوگوں کی حاجت برآری کا اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے برابری کا قائل ہو اس سے کہہ دو کہ اگر تم ان امور میں اپنے آپ کو پیراں لگاؤ اور آل محمد میں سے سمجھتے ہو تو یہ سب مجھوت ہے اور ایک دعوائے بے جا ہے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ زیادہ! جب تم کو عوام الناس پر قدرت اور اختیار حاصل ہو جائے تو یہ بات یاد رکھنا کہ کل روز قیامت پروردگار بھی تم پر قدرت رکھتا ہے۔ اور یہ بات بھی تمہارے پیش نظر ہے کہ جو نیکیاں تم نے لوگوں پر کی ہیں ہو سکتی ہیں انہیں تم بھول جاؤ اور وہ لوگ بھی بھول جائیں جن پر تم نے نیکیاں

نے مجھے اس وجہ سے منع کر دیا ہو کہ ممکن ہے کہ مجھ سے شستی ہو یا کسی کا حق غصب کروں۔ لیکن میں دوبارہ ان کی خدمت میں جاؤں گا اور عہد کروں گا کہ مجھ سے ایسا کام سرزد نہیں ہو گا کہ کسی پر ظلم کروں۔ یا کسی کا حق غصب کروں۔ لہذا دوبارہ امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میرا خیال ہے کہ شاید آپ نے اس وجہ سے مجھے اس کام سے منع کیا ہے کہ آپ اس بات سے ڈرتے ہوں کہ لوگوں پر مجھ سے ظلم ہو گا۔ لیکن میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں کسی پر ظلم کروں تو میری بیوی اسی وقت مجھ پر حرام ہو جائے گی اور جتنے کینز اور غلام ہیں وہ سب آزاد ہو جائیں گے۔ اور میں خود بھی شہرہ عدل سے خارج ہو جاؤں گا۔ امام نے کہا کیا میں نے پھر اپنی قسم اور عہد کو دہرایا۔ امام نے اس وقت اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا (فستادون السباد الیس علیک من رب اللہ) یعنی اس دور میں کسی جگہ کا حاکم ہونے سے زیادہ آسان آسمان کی بلند یوں پر پہنچ جانا ہے مطلب یہ تھا کہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ تم حاکم بن جاؤ، اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ (فسدوع کافی، جزء پانچواں ص ۱۸)

۱۳۔ صاحبان قدرت

زیادہ ابنی سلمہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام مولیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، امام نے مجھ سے پوچھا۔ زیادہ تمہارا سلطنت میں عمل دخل ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! امام نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا لوگوں پر میں احسان کرتا ہوں اور غریبوں کی مدد کرتا ہوں۔ کیوں کہ میں نے انہیں اس بات کا عادی بنا دیا ہے۔ لہذا اس کو ترک نہیں کر سکتا۔ دوسری جانب میرے بیوی اور بچے ہیں اور ان کے لئے کوئی اور وسیلہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ امام نے فرمایا

کی ہیں، لیکن یہ نیکیاں روز قیامت باقی رہ جائیں گی اور تمہارے کام آئیں گی۔
(فسرہ کافی ص ۱۱)

۱۴۔ انہیں امام کی طرف سے اجازت تھی

حضرت علی بن یقظین، امام صادقؑ اور امام موسیٰ بن جعفرؑ کے زمانے میں شیعیان اہلبیت اطہار میں سے تھے۔ وہ ہارون الرشید کے ذریعہ ہونے کی وجہ سے اپنے مذہب کو چھپائے ہوئے تھے اور تقیہ کرتے تھے۔ اس کے باوجود اکثر وسیعہ بہت سے اموال امام صادقؑ اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے رہتے تھے۔ بکیر بن محمد اشعری کہتے ہیں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ سے فرمایا میں نے گذشتہ رات پروردگار سے دعا کی کہ پروردگار علی بن یقظین کو ہمیں بخش دے۔ پروردگار نے بخش دیا۔ اسی وقت سے علی بن یقظین نے مال دولت اور حجت کا اظہار ہم سے کیا اور اسی وجہ سے دنیا و آخرت میں سرفراز ہوئے۔ پھر فرماتے ہیں کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ علی بن یقظین نے ایک لاکھ درہم سے عین لاکھ درہم تک امام کی خدمت میں عدیہ بھیج دیئے۔ جس کو امام نے فقراء و مؤمنین اور اپنے غریب رشتے داروں میں تقسیم کر دیا۔ علی بن یقظین نہایت عجب کاما موسیٰ کاظمؑ تیرے میں تھے اختلاف فرما گئے۔

علی بن یقظین نے ایک مرتبہ امامؑ سے پوچھا اگر آپ کہیں تو میں وزارت سے استعفیٰ دے دوں۔ اور اس کام سے کنارہ کشی اختیار کر لوں۔ امامؑ نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا: علی! استعفیٰ نہ دینا۔ ہم تم سے اس وجہ سے رکتے ہیں۔

۱۔ مجالس قاضی نورانی ج اول ص ۳۸۸۔

رجب کہیں ہمارا ساتھ تم سے ہوگا اس وقت تمہارے دو سرے بھائی بھی تمہارے اس ظاہری قیام اور عہدہ کی وجہ سے عزت و تہرور رکھتے ہیں اور محترم ہیں۔ اور شاید پروردگار تمہارے وسیلے سے کسی کو کوئی دینی و دنیاوی فائدہ پہنچائے اور اس کی پریشانی کو حل فرمائے۔ ممکن ہے اسی وجہ سے مخالفین کے کینہ اور بغض و عداوت کی آگ کو ٹنڈا کر ڈالے۔ علی! ایسے اداروں میں کام کرنے کا کفار یہ ہے کہ تم دینی بھائیوں سے نیکی کرو۔ اگر تم ایک کام کو انجام دو تو میں تمہارا تین چیزوں میں قدامت ہوں۔ تم عہد کرو کہ تم جب بھی اپنے کسی دینی بھائی سے ملو تو اس کی عطا کو پورا کرو اور اس کے ساتھ نیکی کرو۔ میں بھی ضمانت دیتا ہوں کہ تم کسی وقت قید میں نہیں رہو گے۔ اور نہ ہی تم پر تلوار اٹھائی جائے گی۔ اور نہ تم کہیں کسی کے محتاج ہو گے۔ اور فقر و تنگدستی کا مسئلہ بھی نہیں دیکھو گے۔ علی! جو کسی مومن کو خوش کرے اس نے سب سے پہلے خدا پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس سے پھر ہم کو خوش کیا۔

۵۔ کیا مومن کے علاوہ کسی کو مسترد دے سکتے ہیں؟

محل بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ رات میں جب بارش ہو رہی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادقؑ اپنے گھر سے باہر نکلنے اور اللہ تعالیٰ کی ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا۔ راستے میں امام کی کوئی چیز زمین پر گر گئی۔ امام نے فرمایا (بسم اللہ) اللہ تعالیٰ علیہا (پروردگار میری گمشدہ اشیاء مجھے مل جائیں۔ میں ان کے قریب گیا اور سلام کیا۔ امام علیہ السلام

۱۔ ایسا اسبابان جس میں بے گھر فرد رہتے تھے۔

نے پوچھا: معلیٰ تم ہوا میں نے کہا میری جان آپ پر خدا میں معلیٰ ہوں۔ امام نے
فسرہ مایا تلاش کرو، یہاں جو کچھ ملے مجھے دے دو۔ میں نے تلاش کرنا شروع
کیا تو دیکھا کہ کافی روٹیاں زمین پر بکھری ہوئی ہیں جتنی روٹیاں مجھے مل سکیں
نے جمع کر کے امام کی خدمت میں پیش کر دیں۔ امام کے پاس وہاں ایک بڑا
لوہا تھا جس میں روٹیاں تھیں۔ اور وہ لوہہ اتنا بھاری تھا کہ اس کو اٹھانا میرے
لئے بھی بہت دشوار تھا۔ میں نے امام سے عرض کی مجھے اجازت دیں کہ میں اس کو
اٹھا لوں۔ امام نے فرمایا: انہیں میں خود اس کا سزاوار ہوں کہ اس سامان کو اٹھاؤں۔
لیکن تم اتنا کرو کہ میرے ساتھ اللہ بنی مساعدہ تک چلو۔ جب اللہ بنی مساعدہ پہنچے
تو دیکھا کہ کچھ لوگ سو رہے ہیں۔ اس حالت میں امام جعفر صادق ایک ایک فرد
کے پاس جاتے اور ایک ایک یا دو عدد روٹیاں رکھتے۔ اس طرح ہر شخص تک
روٹی پہنچاتے ہوئے ہم لوگ اپنے بنی مساعدہ سے باہر نکل آئے۔ میں نے سوال کیا
کیا یہ لوگ آپ کے حق کو پہچانتے ہیں؟ اور شیعہ ہیں؟ امام نے فرمایا اگر یہ لوگ
حق کو پہچانتے ہوتے تو ان کو روٹی کے ساتھ تک بھی دیتا۔ (شاید منظور
یہ ہو کہ ان لوگوں کو اپنے گھر پر ایک دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلاتا) معلیٰ جان
لو کہ پروردگار نے جو چیزیں پیدا کی ہے اس کے لئے ایک خزانہ عظیم کیا ہے۔
مگر صدقہ ایسی چیز ہے کہ پروردگار خود اس کا مالک اور نگہبان ہے۔ میرے والد
یعنی امام باقرؑ جب بھی صدقہ دیتے تھے تو صدقہ سائل کو دے کر واپس لے
لیتے تھے۔ اور اس کو چومتے اور سو گنتے تھے اور دوبارہ اس سائل کو دے دیتے
تھے۔ رات میں صدقہ دینے سے خدا کی ناراضگی ختم ہوتی ہے۔ گناہ ختم ہوتے
اور دوزخ قیامت حساب میں آسانی کا باعث بنتا ہے۔ اور دن میں صدقہ دینے
سے عمر اور مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے

کنارے سے گزر رہے تھے اور روٹی توڑ توڑ کر دیہات میں ڈالتے جا رہے تھے۔ ان
کے حواریوں میں سے ایک نے پوچھا کہ آپ روٹی دریا میں کیوں ڈال رہے ہیں
حالانکہ یہ روٹی آپ کی غذا ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا اس لئے دریا میں
ڈال رہا ہوں کہ دریا کی جانوروں میں سے کسی کی غذا بن جائے اور خداوند عالم
کے حضور اس عمل کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۱۶ صدقہ اور اتفاق مال حلال سے ہونا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے سنا کہ اہل
سنت و الجماعت ایک شخص کا بہت احترام کرتے ہیں اور اس کی بہت تعریفیں
کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اس سے اس طرح ملوں کہ وہ مجھے بھی جان نہ سکے۔
اتفاق سے ایک روز اسے دیکھا کہ بہت لوگ اس کے گرد بیٹھے ہیں۔ لیکن وہ ان
سے کنارہ کش ہونا چاہتا تھا۔ اور ایک کپڑے سے وہ اپنے چہرے کو ناک
تک چھپائے ہوئے مستقل اس کو شش میں تھا کہ کسی طرح ان کے درمیان سے
اٹھ جائے۔ بالآخر ایک طرف سے ان کے درمیان سے اٹھ کر نکل گیا۔ میں اس
کے پیچھے پیچھے چلا اور اس کے عمل کو دیکھتا رہا کہ ایک نادان کی دوکان تک پہنچے
نادان اس کی طرف سے غافل تھا۔ تو وہ موقع پاتے ہی پیچے سے دو روٹیاں لے
کر چل دیا۔ کچھ دور گیا تھا کہ دیکھا کہ ایک شخص انار بیچ رہا ہے اس کی نظر پچھتے
ہی اس شخص نے دو عدد انار بھی اٹھ لئے۔ امام فرماتے ہیں کہ مجھے بہت تعجب
ہوا کہ یہ شخص چوری کیوں کر رہا ہے۔ بالآخر اسے میں وہ ایک مریض کے پاس

لے فسود کا کافی جزو چھارم سو

کیا اور اس کو وہ دونوں روٹیاں اور انارو سے دیئے۔ میں اس کے پیچھے ہی چلتا رہا۔ یہاں تک کہ شہر سے باہر نکل گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ ایک گھر میں داخل ہو، میں اس کے قریب پہنچا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا میں نے تیری بہت شہرت سنی تھی اور چاہتا تھا کہ تجھ سے ملوں مگر میں نے تیرے اندر ایک ایسی چیز دیکھی کہ مجھے اپنا ارادہ بدلنا پڑا ہے۔ اس نے پوچھا آپ نے مجھ میں کیا دیکھا؟ میں نے کہا کہ تو نے دو عدد دروٹیاں اور دو انار چرائے اس نے مجھے مزید پوچھنے کا موقع نہ دیا۔ اور پوچھا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا میں خاندان رسالت سے ہوں میرے وطن کے بارے میں پوچھا میں نے کہا مدینہ۔ تو وہ بولا آپ شاید جعفر بن محمد بن علی بن حسین (علیہم السلام) ہیں میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا آپ کو اس رشتہ اور نسبت سے کیا فائدہ ہو گا آپ جاہل ہیں۔ اپنے اجداد کے علم سے بے بہرہ ہیں (معاذ اللہ) میں نے پوچھا وہ کیسے؟ کہنے لگا اس نے کہا آپ نے قرآن مجید میں یہ بھی نہیں پڑھا کہ پروردگار فرماتا ہے (من جاء بالحسنة فله عشرہ امثالہا ومن جاء بالسئۃ فلاب جزی الا مثلاً) اگر کوئی نیک کام کرے گا تو ایک نیک پر دس گنا ثواب ملے گا۔ اور کوئی برا کام انجام دے گا تو اس کو اس برائی کے برابر ہی گناہ ملے گا اور عذاب میں مبتلا ہو گا۔

میں نے دو دروٹیاں اور دو انار چرائے اس صورت میں میں نے چار گناہ کئے لیکن کیوں کر میں نے اتنا کیا اور وہ خدا میں مریض کو دے دینے۔ لہذا اس آیت کی رو سے مجھے چالیس نیکیاں ملیں۔ اب چالیس نیکیوں میں سے چار گناہ کم کر دیں تو چھتیس نیکیوں کا پھر بھی میں طلبگار ہوں۔ اما فرماتے ہیں میں نے کہا (شکرتک اعلیٰ) تیری مال تیرے نام میں بڑھے تو قرآن سے بالکل بے بہرہ اور جاہل ہے کیا تو نے نہیں سنا کہ پروردگار فرماتا ہے (انما یقبل اللہ من المتقین)

بے شک پروردگار متقیوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تو نے دو دروٹیاں اور دو انار چرائے تو چار گناہ ہوئے اور کیوں کہ یہ صاحب مال کی اجازت کے بغیر وہ مال تو نے دوسرے کو دے دیا لہذا چار گناہ مزید ہو گئے۔ وہ شخص مجھے غور سے دیکھنے لگا میں نے اس کو اس کے حال پر چھوڑا اور وہاں سے چل دیا۔

۱۔ اصرار سے کر اپنے مال کی حفاظت کرو

امام صادق فرماتے ہیں کہ جناب سرور کائنات اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے وہاں سے ایک یہودی گذرا اور اس نے پیغمبر سے کہا السلام علیک۔ حضور اکرم نے فرمایا علیہ۔

اصحاب نے عمل کیا یا رسول اللہ اس نے کہا تھا کہ (نحوذ بالکم) آیت مرجائیں۔ آج بنا تک نے فرمایا میں نے بھی اس کو یہی جواب دیا کہ لو مرجائے۔ پھر فرمایا کہ اس شخص کی پیٹھ پر ایک کالا سانپ کاٹے گا۔ اور یہ مرجائے گا یہودی وہاں سے چلا گیا۔ اور جنگل سے سوکھی لکڑیاں جمع کیں اور فوراً واپس آیا۔ جب جناب رسول خدا کے سامنے سے گذرے لگا تو آپ نے فرمایا لکڑیوں کو زمین پر رکھ دے۔ اس نے لکڑیاں زمین پر رکھ دیں۔ تو دیکھا کہ اس میں ایک کالا سانپ ہے اور اپنے منہ میں ایک لکڑی دباٹے ہوئے ہے۔ پیغمبر اکرم نے یہودی سے پوچھا آج تم نے کیا کیا ہے؟ کہنے لگا میں نے کچھ نہیں کیا۔ جب لکڑیوں کو جمع کر چکا تو میرے پاس دو دروٹیاں تھیں۔ ایک میں نے خود کھالی اور ایک روٹی

لے افوا ز عمرانیہ ص ۱۰

امام نے فرمایا تم اپنا سامان اس کے ذمہ کر دو جو تمام بلاؤں اور مصیبتوں سے بچانے والا ہے۔ اور ہر چیز میں برکت دینے والا ہے۔ اس طرح سے کہ دنیا میں جو اس کی قیمت ہے اس سے کہیں زیادہ منافع ہو اور ایسے وقت میں تم کو واپس لے جب تم کو اس کی سخت ضرورت ہو لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ امام نے فرمایا وہ پروردگار عالم ہے۔ قافلے والے کہنے لگے اس کے حوالے کیسے کریں۔ امام نے فرمایا کہ تم جاؤ اور فقیروں کو مدد کر دو۔ قافلے والے بولے یہاں تو کوئی بھی فقیر اور مسکین نہیں ہے کہ اسے دے سکیں۔ فرمایا تم لوگ عہد کرو کہ ایک تہائی حصہ صدقہ دو گے تاکہ پروردگار اس چیز سے تم لوگوں کو بچائے جس سے تم ڈرتے ہو۔ قافلہ والوں نے ایسا ہی کیا۔ امام نے فرمایا اب تمہارا مال خدا کے سپرد ہے۔ اپنے اسے پرچھے رہو۔ ابھی یہ لوگ کچھ بتا گئے بڑھے تھے کہ دیکھاؤ کو بیٹھے ہوئے ہیں۔ قافلے والے پھر ڈرتے گئے۔ امام نے فرمایا اب کیوں ڈرتے ہو۔ تم لوگوں کا سامان تو پروردگار ہے۔ جیسے ہی ڈاکوؤں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا آپ گے بڑھے اور امام کی دست بوسی کے بعد کھڑے ہو گئے۔ گند شہ شب ہم نے حضور سرور کائنات کو خواب میں دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑوں سے اتر کر تم لوگ امام جعفر صادق کے پاس جاؤ۔ اب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں تاکہ آپ دشمنوں اور راہزنوں سے محفوظ رہیں۔ امام نے فرمایا تمہاری ضرورت نہیں ہے جس نے نہیں تم سے بچایا ہے وہ دوسرے دشمنوں سے بھی بچائے گا۔ قافلے والے سنا سننے سے اپنی اپنی منزلوں تک پہنچ گئے۔ ایک تہائی حصہ صدقہ کریں اور سامان کو فروخت کر دے کہ انہیں دس گنا فائدہ ہوگا۔ وہ لوگ آپس میں کہتے تھے کہ امام کی ہمدردی سے کتنی برکت پیدا ہوئی۔ امام نے فرمایا اب تم پروردگار سے سوا کرنے کا فائدہ ہو سکتا

ایک فقیر کو صدقہ کر دی۔ آنجناب نے فرمایا بس اسی صدقہ کی وجہ سے تمہاری جان بچ گئی (الصدقہ صدقہ مینت السوء عن الانان)

۱۸۔ صدقہ آسمانی بلا کو مالتا ہے

ایک مرتبہ ایک خاندان انتہائی قیمتی سامان لے کر تجارت کے لئے بارہا تھا۔ امام صادق علیہ السلام قافلے میں تھے۔ راستے میں اطلاع ملی کہ آگے کچھ ڈاکو ہیں جو قافلے کو لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس خبر کے سننے سے قافلے والے اتنے خوفزدہ ہو گئے کہ ترس و وحشت ان کے چہروں سے عیاں ہونے لگی۔ امام صادق نے فرمایا تم لوگ کیوں گھبرا رہے ہو اور کیا وجہ ہے کہ اتنے خوفزدہ ہو گئے ہو؟ قافلے والوں نے کہا ہم لوگ بہت قیمتی سامان لے ہوئے ہیں اور ہمیں خون ہے کہ ڈاکو ہمارا سامان نہ چھین لیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ یہ سامان ہم آپ کے حوالے کر دیں۔ جب ڈاکوؤں کو معلوم ہو گا کہ یہ سامان آپ کا ہے تو شاید روٹیں؟ امام نے فرمایا تم کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ میرا مال نہیں لوٹیں گے۔ شاید وہ لوگ میرا ہی مال لوٹنے آئے ہیں۔ اس صورت میں تم لوگوں کا مال بھی بلا وجہ ضائع ہو جائے گا۔ قافلہ والوں نے پوچھا پھر تم کیا کریں؟ کیا یہ بہتر ہے کہ مارا سامان بڑھے بڑھے گڑھے کھود کر ان میں چھپا دیں۔ امام نے فرمایا اس صورت میں تو زیادہ امکان ہے کہ سامان جلد ہی ضائع ہو جائے۔ یا ممکن ہے کہ کسی کو معلوم ہو جائے اور وہ اس سامان کو نکال لے جائے۔ یا واپسی میں تم لوگ وہ جگہ عبور بنا لا جہاں مال چھپایا ہو۔ سب نے کہاں پوچھا کہ کیا کرنا چاہیے

ملہ فہرہ کالی جہزہ ۳۴

نے علم نجوم سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ شاگرد یا خوب کہتا ہے کہ ع
تا تو انی بچہاں خدمت محتاجاں کن
بدی یا درمی یا تسلیم یا قدمی

یعنی جب تک تم دنیا میں جو حق المقدور ہر طرح سے محتاجوں کی مدد کرتے
رہو، چاہے مال سے امداد ہو یا تقریر و تحریر کے ذریعے، یا ان کی آواز پر آواز بلند کر
کے ان کی مدد ہو گے۔

۲۰۔ صمد اور اتفاق میں جتنا نہیں چاہیے

ایک شخص حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں اس حالت میں حاضر
ہوا کہ خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی امام نے پوچھا تم آج کیوں اتنے خوش
ہو کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا ہے کہ بہترین دن
انسان کے لئے وہ ہے جس دن وہ اپنے برادر موسیٰ کو صدقہ دے۔ اور اس
کے ذریعے کسی بندہ خدا کی مدد ہو اور وہی دن اسی کے لئے خوشی کا دن ہے
آج دس برادران دینی میرے پاس آئے تھے امام نے چارے غریب اور بچوں
وائے تھے میں نے ان کی خدمت کی، اور ان لوگوں کی کچھ مدد کی ان میں سے
آج میں بہت خوش ہوں، امام نے فرمایا مجھے میری جان کی قسم تمہاری یہ خوشی
اس وقت سزاوارت ہے جب کہ تم اپنے اس عمل کو ابھی یا اس کے بعد عین ضائع
نہ کر بیٹھو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرا یہ کیا عمل کیسے ضائع ہو سکتا ہے حالانکہ میرے پاس
کے خاص شیعوں میں سے ہوں۔ امام جو آدے فرمایا کہ تم نے ابھی اپنی نیکی اور غریب

سے اصول کافی جز ۴۰ ص ۳۷

ہو اس کے بعد اس روش کو ہمیشہ جاری رکھنا۔

۱۹۔ صمد سے تمام خوشیوں دور ہو جاتی ہیں

امام صادق فرماتے ہیں میرے اور ایک شخص کے درمیان کچھ زمین تقسیم ہونا تھی
وہ شخص علم نجوم جانتا تھا اس نے تقسیم میں دیر کر لی جب اس کا ستارہ سرور چڑھ گیا
تو آپ نے ہونگ تاکہ اسے فائدہ ہو اور زیادہ زمین لے۔ بالآخر اس نے وہ دن اور
وقت طے کیا کہ جس میں اس کے اعتقاد کے مطابق اس کا ستارہ بلند ہی پر سوتا اور
اسے فائدہ ملتا۔ اور مجھے نقصان ہوتا۔ وہ وقت وغیرہ طے کر کے آیا اور زمین تقسیم
ہوئی لیکن مجھے زیادہ نفع ہوا۔ یہ دیکھ کر اس نے انکسوں کی وجہ سے اپنے ہاتھ پر
ہاتھ مارا اور بولا: حساسیت کا یہ قسم غلط آج کا جیسا تمہوس دن میں نے کھی
میں نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا کیا تمہارا کہنے لگا میں ستارہ شناس ہوں اور ایک
اجلی گھڑی میں میں اپنے گھر سے نکلا تھا اور بڑی گھڑی آپ کے لئے منتخب کی تھی مگر
میں دیکھ رہا ہوں کہ کام الٹا ہو گیا ہے۔ آپ فائدہ میں رہے، اور مجھے خسارہ
ہوا۔ امام فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نہیں وہ حدیث سناؤں جو
مجھے میرے والد ماجد نے تعلیم دی تھی۔ وہ کہنے لگا فرمائیے، تو میں نے کہا جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ پروردگار عالم دن بھر اس سے نعمت
اور پریشانیوں کو دور رکھے اسے چاہیے کہ اس دن صبح کے وقت صدقہ دے۔
اور اگر چاہے کہ رات بھر پریشانیوں اور خوشیوں اس سے دور رہیں تو شام کے
وقت صدقہ دے۔ میں جب گھر سے نکلا تو میں نے صدقہ دیا تھا صدقہ دینا تمہارا

سے کلام طیبہ ص ۲۷

کا دشمن اور آپ کے دوستوں کا دوست ہوں، اس نے عرض کر میں جو کہوں
گلا اور میں واقعہ ایسا ہی ہوں۔ جو کچھ میں نے کہا، کیوں کہ اسے خدا اعلان کیا اور
آپ پسند نہیں کرتے لہذا توبہ کرتا ہوں۔ امام جواد نے فرمایا اب تمہاری وہ کیا
اور جتنا تمہیں داپس لگائیں جو تمہارے اس قول کی بنا پر ختم ہو گئی تھیں۔
شیخ سعدی اپنے تین اشعار میں کہتے ہیں:

۱۔ رہ نیکم آئندہ گیر، چو سادہ امی دست، انتاد گیر

۲۔ بخشائے کا مال کہ مرد محقق، خریدار بازار بے رنقد

نور: جو مال مرد اگر راست خواہی ولایت، کرم پیشہ شاہ مردان طلیست (سوق)
والا یعنی اگر نیک خواہ واپس صفات والوں کے راستے پر چلو اور اگر تم جتنا
ثروت جو تو غریبوں کا سہارا بنو۔

۳۔ جو دوستی اور کرم و بخشش کو اپنا شعار بنائیں، کیوں کہ مرد حق شناس
بے رفق بازار کے خریدار ہیں۔ یعنی ان کے لئے دنیا میں کچھ نہیں وہ نیک کام کر
کے اپنے لئے ذخیرہ کرتے ہیں۔

۴۔ اگر کوئی جوان مرد راست پر چلے تو واقفانہ خدا کا پسندیدہ
ہے اور کرم و بخشش تو شاہ مردان امیر و مہمان حضرت علی علیہ السلام کا شیوہ
اور طرہ امتیاز ہے۔

۲۱۔ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے؟

ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا، اور دسترخوان

لے گا طیبہ ص ۲۵۴

ناور بھائیوں کی مدد کا صلہ منافع و برباد کر دیا۔ اس نے پوچھا کیسے؟ امام
نے فرمایا اس آیت کو پڑھو (ولا تطلوا صدقا حکم بالمدی والاذی)
یعنی اپنے صدقات کو ظاہر کر کے اور لوگوں کو آزار دہ سے کر ضائع اور برباد نہ کرو
وہ شخص بولتا میں نے جس کی خدمت اور مدد کی ہے نہ ان پر جتا یا ہے اور نہ ہی
کوئی تکلیف یا ذیت دی ہے۔ امام نے آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ پڑھا
اس آیت میں یہ نہیں کہہ سکا کہ جن لوگوں کو صدقہ دیا ہے ان پر جتا کر یا آزار دہ خاطر
کر کے اپنے نیک اعمال کو ضائع مت کرو۔ بلکہ اس سے ہر قسم کی اذیت اور پریشانی
مرا د ہے۔ تمہارے نزدیک ان لوگوں کو جنہیں تم نے صدقات و عیوہ دیے ہیں
آزار دہ خاطر کرنا بڑا گناہ ہے۔ یہ ان فرشتوں کو جو تم پر مامور ہیں، یا ہم لوگوں
کو یعنی آئمہ معصومین) اس نے جواب دیا کہ آپ اور فرشتوں کو آزار دہ کرنا بڑا
بڑا گناہ ہے۔ امام جواد نے فرمایا کہ حقیقتاً تم نے ہمیں آزار دہ و رنجیدہ کیا ہے۔
اس نے پوچھا یا رسول اللہ میں نے اپنے کس قول یا فعل سے آپ کو رنجیدہ کیا
ہے؟ امام نے تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اپنی گفتگو سے میں رنجیدہ کیا ہے
کہ میں اپنے اعمال کے منافع کو سکنا ہوں۔ جب کہ میں آپ کے خالص شیعوں میں
ہوں، تم جانتے ہو کہ تمہارے خالص شیعہ کون ہیں؟ اس شخص نے تعجب نہ لیا
میں کہا، نہیں میں نہیں جانتا۔ امام جواد نے فرمایا کہ جو سید مومن آل سرعون اور عسک
تیسس کو غلامہ فرما رہے (ایسا مرد اجل من اقصی الملائکۃ لیسعی)
سلمان ابوذر، قتادہ اور عمار تم نے (تم کو ہمارے شیعہ خالص کہل کر) اپنے کون
لوگوں کے برابر سمجھا۔ کیا تمہاری ان باتوں سے ہمیں اور ملا کہ کو اذیت نہیں ہوئی؟
وہ کہے لگا، استغفر اللہ و اللوب اللہ، یا بن رسول اللہ پھر مجھے کیا کتنا چاہیے
امام نے فرمایا کہ تم کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں اور آپ کے دشمنوں

پر مرغ مسلم بھی تھا۔ کہا چنانکہ ایک فقیر دروازے پر آیا اور سوال کیا کہ اللہ میری مدد کرو۔ وہ شخص غصہ میں اٹھا اور فقیر کو دھتکار دیا کچھ دنوں بعد وہ شخص خود غریب و فقیر ہو گیا اور غصے کی وجہ سے اس نے اپنی بیوی کو حلال دے دی اس کی بیوی نے دوسری شادی کرنی۔ اتفاقاً ایک دن وہ عورت اپنے دوسرے شوہر کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی اور وہاں بھی مرغ مسلم تھا کہ ایک فقیر دروازے پر آیا۔ شوہر نے کہا ہر ترے کہ مرغ مسلم اس فقیر کو دے آؤ عورت نے جا کر فقیر کو وہ مرغ دے دیا۔ جب واپس آئی تو درویش بھی شوہر نے دیکھ کر سبب پوچھا تو اس عورت نے کہا کہ یہ فقیر میرا پہلا شوہر تھا۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ دس سو روپے بچاؤ تھا، سنا دیا، اس کے شوہر نے کہا خدا کی قسم میں دینی فقیر ہوں جو تمہارے دروازے پر گیا تھا اس شخص نے مجھے سنجیدہ وہ ذلیل کیا تھا۔

۲۲۔ لوگوں کی گزارشات کیسے مقبول کی جائیں

ایسے جو عمر بھر کہتے ہیں کہ امام رفقا کی خدمت میں مشرف ہوا۔ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ کچھ دوسرے لوگ بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے جو دینی مسائل اور حلال اور حرام کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ اس وقت ایک بلند قامت شخص پہنچا جس کا رنگ گندمی تھا۔ امام علیہ السلام کو معلوم کرنے کے بعد اس نے کہا یا بن رسول اللہ! میں آپ کا اور آپ کے آباء اجداد کا شیعہ اور چاہنے والا ہوں۔ مسافر حج سے واپس آ رہا ہوں میرے پاس جو رقم مختار حج سفر کے لئے تھی کم ہو گئی ہے۔ آپ میری کچھ امداد فرمائیے۔ تاکہ اپنے گھر تک پہنچ سکوں

نثرات الاوراق ابوالجہ محمدی بر حاشیہ منظر ج ۲ ص ۱۴

لیکن کیوں کہ خداوند عالم نے تمام ضروریات زندگی سے مجھے نوازا ہے اور گھر کا میں ایک خوشحال انسان ہوں ہوں اپنا صدقہ کا بھی سخی نہیں ہوں (مستی رقم آپ مجھے یہاں فرمائیں گے) میں اسے گھر لیا کر آپ کی طرف سے صدقہ کر دوں گا۔ امام نے فرمایا بیٹھو، خدا تمہیں معاف فرمائے، امام پھر لوگوں سے بات کرتے لگے۔ یہاں تک کہ یہ سب لوگ چلے گئے، صرف میں (ایسے بن حمزہ) سلیمان جعفری خیمہ اور وہ شخص بیٹھے رہ گئے۔ حضرت علی بن موسیٰ الرضا نے فرمایا میں تھوڑی دیر کے لئے اندر جانا چاہتا ہوں سلیمان نے کہا بسم اللہ۔ آپ گھر میں تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد واپس آئے تو دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اپنا ہاتھ باہر نکال کر فرمایا خراسانی کہاں ہے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ امام نے فرمایا یہ دو سو دینار اپنے اخراجات کے لئے لے لو میری طرف سے صدقہ بھی نہ دینا۔ البتہ یہاں سے ابھی چلے جاؤ تاکہ نہ میں تمہیں دیکھوں اور نہ تم مجھے خراسانی چلا گیا تو امام علیہ السلام باہر تشریف لائے۔ سلیمان نے عرض کیا میں آپ پر قصد بان ہو جاؤں آپ نے اس شخص پر کرم فرمایا اور اس کو کافی مقدار میں رقم بھی بخشی۔ لیکن آپ دروازے کے پیچھے کھڑے کیوں ہو گئے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں اس کی حاجت پوری کر کے اس کے چہرہ پر غماہ ہونے امام خرمندگی کو نہیں دیکھنا چاہتا تھا چونکہ ہر سوال کرنے والا وقت سوال شرم دیا محسوس کرتا ہے (کیا تم نے پیغمبر اسلام کی حدیث نہیں سنی؟) (المستغنیان حسنة...) (اللہ اگر کوئی شخص کا غیر پوشیدہ انجام دے گا تو اس کو شرج کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اگر کوئی آشکار اور ظاہر طور پر گناہ کرے تو خدا کے نزدیک ذلیل و خوار ہوگا۔ لیکن اگر کسی سے گناہ سرزد ہو اور وہ چھپا رہے تو اسے خدا بخش دے گا۔ کیا تم نے یہ قول نہیں سنا؟

بائیں ہاتھ کو اٹھالیں بھی نہ ہٹو، یعنی صدقہ اس طرح چھپ کر دے کہ کسی کو
خبر نہ ہو)

۲۴۔ صدقہ دینے سے رزق زیادہ ہوتا ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد سے فرمایا کہ مٹا گھر کے
اخراجات سے کتنی رقم بچی ہے۔ بیٹے نے جواب دیا چالیس دینار۔ امام نے
فرمایا اسے جا کر صدقہ کر دو۔ محمد نے کہا پھر ہمارے پاس کچھ نہ بچے گا صرف
یہی چالیس دینار ہیں۔ امام نے فرمایا تم اسے صدقہ کر دو۔ محمد اور محمد بن اس
کا ضرور جبر سے گلا۔ پھر فرمایا (امسا علیک ان مکلا شعی مفتاح
مفتاح الرزق الصدقة) یعنی ہر چیز کی ایک گنجی بھوتی ہے اور رزق کی
گنجی صدقہ ہے۔ پس ان چالیس دیناروں کو صدقہ کر دو۔ محمد نے حکم امام
پر عمل کیا۔ اس واقعہ کو دس دن بعد گزرے تھے کہ چار ہزار دینار امام
کو ملے۔ امام نے فرمایا کہ بڑا نعمت ہے راہ خدا میں چالیس دینار دیئے تھے اُس
نے ان کے بدلے میں چار ہزار دینار عطا کئے ہیں۔

۲۵۔ شرط جنت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار کے کچھ لوگ پیغمبر صلیم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا: یا رسول اللہ ہماری ایک حاجت

۱۔ سفینۃ البحار ج ۲ ص ۲۴

۲۔ کافی جلد ۴ ص ۲۴

(یعنی آقا محمد مصطفیٰ) یعنی جب میں اس سے سوال کرتا ہوں تو کبھی شرمندہ
نہیں ہوتا پڑتا بلکہ اپنے اہل و عیال کے پاس سرخرو واپس آتا ہوں۔

۲۳۔ امام زین العابدین اور محتاجوں کی پرورش

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب میں امام
زین العابدین غسل دے رہا تھا تو حاضرین میں سے کسی نے آپ کے زانو اور پائے
مبارک پر گتھے کے نشانات دیکھے۔ اچانک ان کی نظر امام کے شانہ پر پڑی
تو دیکھا کہ وہاں بھی نشانات پڑے ہیں۔ ان لوگوں نے امام محمد باقر سے عرض
کیا کہ آپ کے والد ماجد کے زانو اور پائے مبارک پر جو نشان ہیں وہ تو یقیناً
ملولائی مسجدہ کرنے کی وجہ سے ہیں لیکن یہ شانہ پر کیسے نشان ہیں۔ امام نے فرمایا
کہ اگر ان کی زندگی میں یہ سوال کرتے تو ہرگز نہ بتاتا۔ کوئی روبرو ایسا نہیں گذرتا
تھا کہ میرے بابا حتی المقدور مجبور اور بے نوا لوگوں کو سیر نہ کرتے ہوں رات کو
جب سب کھانا کھا لیتے تو باقی کھانا ایک کيسہ میں الگ رکھ لیتے تھے اور سب کے
سو جانے کے بعد گھر سے نکلتے۔ جو لوگ اپنی عورت و خرافت کی وجہ سے سوال
نہیں کر سکتے اور تنگ دست ہوتے انہیں وہ کھانا تقسیم کر دیتے تھے۔ ان لوگوں کو
یہ بھی معلوم نہ ہوتا تھا کہ ہمارے لئے کھانا لائے والا کون ہے۔ یہاں تک کہ
خود امام کے گھر والوں کو میں اس بات کا علم نہ تھا۔ صرف میں جانتا تھا۔ امام
پر چاہتے تھے کہ انہیں راز میں صدقہ دینے والوں کی جسنالے۔ آپ اکابر
فرماتے تھے کہ (ان صدقة السر تطفی جہنم) صدقہ دے کر کسی پر
ظلم بھروسے سے خدا کی ناراضگی ختم ہو جاتی ہے جس طرح آگ کو پانی بجھا دیتا
ہے۔ اگر تم میں سے کوئی داہنے ہاتھ سے صدقہ دے تو اس طرح دے کہ

ہے۔ آپ نے فرمایا کیا ہے ؟ عرض کیا ایک بڑی درخواست ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو کچھ ہو بیان کرو۔ ان لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے جنت میں جملے کی ضمانت کر دیں۔ یہ سنا کر رسول اللہ ﷺ نے مسکھایا اور کسی چیز سے زمین پر خط کھینچنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا۔ میں تمہاری جنت کا تمام مہذبوں بشر علیک تم کسی سے کوئی سوال نہ کرو۔ انصاف نے اس کے بعد طے کر لیا کہ کسی سے سوال نہ کریں گے۔ اور اس طرح عمل کیا کہ اگر کوئی کہے ہوئے گھوڑے سے سنان کا تازیانہ نہ گرجاتا تو سوال کے خوف سے کسی سے نہ مانگے۔ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر دسترخوان پر کھانا اٹھاتے ہوئے پانی کی بنڈر ہوتی اور کسی دوسرے شخص کے پاس پانی ہوتا اس سے طلب نہ کرتے۔ بلکہ خود اپنی جگہ سے اٹھ کر پانی پیتے تھے۔

۲۶۔ اس دُعائیں تعجب خیز اثر تھا

جناب یونس نے تین سال تک اپنی قوم کو تبلیغ کی۔ لیکن سوائے دو آدمیوں کے کوئی ایمان نہ لایا۔ ایک عابد تھا اس کا نام یحییٰ یا حوفا تھا۔ دوسرا عالم تھا۔ اس کا نام رومیل تھا۔ امام جعفر صادق نے فرمایا کہ خداوند عالم نے وعدہ عذاب کرنے کے بعد کسی قوم سے اپنا عذاب دو نہیں کیا۔ مگر قوم یونس وہ قوم تھی جس کے لئے عذاب کا وعدہ ہو چکا تھا لیکن نازل نہیں ہوا۔ جناب یونس نے انہیں ہر چند دعوت اسلام دی مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ جناب یونس نے سوچا کہ ان کے لئے بد دعا کریں۔ عابد نے بھی اس بارے میں آپ کو مشورہ دیا۔ لیکن رومیل عالم نے منع کیا اور کہا خداوند عالم آپ کی دعا قبول نہ کرے گا۔ مگر وہ یہ نہیں چاہتا کہ اپنے بندوں کو ہلاک کر دے۔ آخر جناب یونس

نے عابد کے مشورے پر عمل کیا اور اپنی قوم کے لئے بد دعا کی۔ وہی ہوئی کہ فلا دن فلاں وقت عذاب نازل ہوگا۔ جب عذاب نازل ہونے کی تاریخ آتی تو جناب یونس عابد کو ساتھ لے کر شہر سے باہر چلے گئے۔ لیکن رومیل شہر سے باہر نہ نکلا۔ عذاب کے نازل ہونے کا وقت آ گیا۔ آثار ظاہر ہونے لگے۔ قوم یونس پر نشان ہوئی کہ یونس کو بہت تلاش کیا مگر وہ نہ ملے۔ رومیل نے ان سے کہا کہ اگر یونس نہیں تو تم خدا سے پناہ مانگو۔ گریہ و زاری کرو۔ شاید خدا تم پر رحم کرے۔ لوگوں نے اس سے پوچھا ہم کیسے پناہ مانگیں۔ رومیل نے کچھ دیر غور و فکر کے بعد کہا دو دو پیچے والوں ہوں کو ان کی ماؤں سے جدا کرو۔ یہاں تک کہ اونٹ۔ بھیڑ۔ بکری اور گائے سب کو ایک دوسرے سے جدا کر دو۔ اور شہر چھوڑ کر سب لوگ صحرائیں چلے جائیں اور روزِ کریم یونس کے خدا سے جو زمین و آسمان اور بڑے بڑے دریا، غرض ہر شے کا مالک ہے طلب عقود بخش کر دو۔ لوگوں نے رومیل کے کہنے کے مطابق عمل کیا تو م کے من رسیدہ اور انہیں چھوڑ کر کو زمین پر گر کر رو رہے تھے۔ قوم کے ساتھ حیوانات کی بھی آواز بلند ہو رہی تھی۔ اور معلوم ہو رہا تھا کہ جنگل کے درخت بھی ان کے ساتھ رو رہے ہیں۔ رحمت پروردگار عالم ان کی طرف مائل ہوئی۔ عذاب ہونے ہونے ہو کر گیا اور پہاڑوں کی طرف ہٹ گیا۔ عذاب کا تاریخ گزرنے کے بعد جناب یونس پھر شہر کی طرف آئے تاکہ دیکھیں کہ قوم کس طرح ہلاک ہوئی ہے۔ شہر کے قریب پہنچے تو دیکھا لوگ حسب معمول زندگی بسر کر رہے ہیں کچھ لوگ گھنٹی میں مشغول ہیں۔ ایک شخص جناب یونس کو نہیں پہچانتا تھا۔ اس سے آپ نے پوچھا کہ قوم یونس کس عالم میں ہے۔ اس نے جواب دیا یونس نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی تھی۔ خداوند عالم نے ان کی دعا قبول کر لی اور عذاب نازل کیا۔ لیکن

وہ لوگ ایک جگہ جمع ہو کر رہے اور گڑگڑانے لگے۔ خدا سے سوالی انگلی اس نے جس
ان پر جسم کیا اور اپنا عقلم ان سے دور کر دیا۔ اب وہ لوگ یونس کی تلاش
میں ہیں۔ تاکہ ان پر ایمان لائیں، یہ سنکر جناب یونس کو غصہ آیا۔ وہاں سے ایک
دیر تک طرح چل دیئے۔ چنانچہ خداوند عالم نے بھی جناب یونس کو اپنی قوم پر رحم
ہونے کی راستہ اناس آیت میں بیان کی ہے: *وَدَعَا النُّونَ اذْخِمْ*۔
فَدَعَا رَّبَّهُ (جناب یونس جب دریا کے پاس پہنچے تو ایک کشتی چلتی ہوئی
دیکھیں لوگوں کے کشتی میں سوار ہونے کی خواہش کی لوگوں نے کشتی روک لی اور سوار
سوار ہو گئے کشتی پھر چلنے لگی۔ جب دریا کے بیچ میں پہنچی تو خداوند عالم نے ایک کشتی کو
کشتی کی طرف جانے کا حکم دیا۔ یونس پہلے کشتی سے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن جب
پھلنے نہ سکتا تھا تو خوف کی وجہ سے بچے چلے گئے۔ پھل چھلان کی طرف آئی۔ لوگوں
نے کہا ہم سے کوئی نافرمان ہے۔ قرعہ اندازی کی جائے جس کے نام قرعہ
ہوگا اسے اس پھل کا قرعہ قرار دیا۔ قرعہ اندازی ہوئی تو قرعہ جناب یونس کے نام
نکلا۔ لوگوں نے انہیں دریا میں ڈال دیا۔ *وَدَعَا النُّونَ*۔
پھل جناب یونس کو نکل گئی اور وہ اپنے نفس پر غریب کر رہے تھے۔ روایت ابی
البحار و دین ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یونس تین روز تک
پھل کے بیٹھ میں رہے۔ دریاؤں کی تاریکی میں خدا کو پکارا تو اس نے یونس
کی دعا قبول کی *وَدَعَا فِي الظُّلُمَاتِ*۔ *الْمُتَّعِينَ* (مستند)

حضرت یونس نے تاریکیوں میں دعا کی و جناب یونس تین تاریکیوں کے درمیان تھے۔
تاریکی کی شکم مابین رہا۔ تاریکی کی شب رسا تاریکی دریا کہ پروردگار!
تیرے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے۔ تیری ذات پاک و پاکیزہ ہے۔ میں ظالموں میں
سے ہوں۔ ہم نے یونس کی دعا قبول کی اور انہیں اس پریشانی سے نجات دی

اور ہم اس طرح مومنین کو نجات دیتے ہیں پھل نے جناب یونس کو دریا کے کنارے
ساحل پر ڈال دیا۔ چونکہ جناب یونس کے جسم کے تمام بال گر گئے تھے اور کھال
نازک ہو گئی تھی لہذا خدا نے ان کے لئے ایک درخت کدو پیدا کر دیا۔ تاکہ وہ اس
درخت کے سائے میں رہیں اور حرارت آفتاب سے محفوظ رہیں اس وقت
یونس برابر تسبیح و تہلیل خدا کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی کھال اپنے
اصل حالت پر آگئی۔ خدا نے ایک کدو سے (دیکھ) کو حکم دیا کہ وہ درخت
کدو کی جڑ کھائے۔ اس نے جڑ کھالی اور درخت خشک ہو گیا۔ درخت کے
خشک ہونے کا یونس کو بہت غم ہو گیا۔ خدا نے فرمایا یونس! کیوں اتنے
رنجیدہ ہو۔ آخر کیا ہوا؟ یونس نے عرض کیا مجھے اس درخت سے بہت آرام
تھا تو نے اسے بھی کھا کر کھال کے خشک ہو گیا۔ اور یہ خشک ہو گیا۔ خدا نے فرمایا
یونس! تم اس درخت کے خشک ہونے پر اتنے زیادہ رنجیدہ ہو رہے
ہو حالانکہ تم نے خود اسے کھا لیا تھا اور نہ ہی پانی دیا تھا اور تم کو اس کے
سائے کی ضرورت نہ رہی تو تمہارا کیا نیکوئی اس درخت کی کوئی اہمیت بھی نہ
رہی۔ لیکن تم کو ہزاروں بے بس لوگوں پر رحم نہ آیا۔ تم چاہتے تھے کہ ان پر خدا
نازل ہو۔ اب انہوں نے توبہ کر لی ہے۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ یونس اپنی قوم میں
واپس آئے۔ سب لوگ یونس کے پاس آئے اور ان پر ایمان لے آئے۔

۲۷۔ دُعَا کیوں دیر میں قبول ہوتی ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز حضرت
ابراہیمؑ کو وہ بیت المقدس کے اطراف میں کسی چراگاہ کی تلاش میں پھر
رہے تھے۔ تاکہ وہاں اپنی بیٹیوں چلائیں۔ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ دیکھا تو

ایک بلند قامت انسان نما زبط ہوتا نظر آیا۔ جناب ابراہیم نے اس سے پوچھا۔

ابراہیم: تم کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟

مرد: پروردگار آسمان کے لئے پڑھ رہا ہوں۔

ابراہیم: تمہارے اعزہ واقرباء میں سے کوئی موجود ہے؟

مرد: نہیں۔

ابراہیم: تم اپنے کھانے کا بندہ دست کہاں سے کرتے ہو؟

مرد: ایک درخت کی طر آشمارہ کرتے ہوئے اس درخت کے پھل کھاتا ہوں اور سردی کے لئے ذخیرہ بھی کر لیتا ہوں۔

ابراہیم: تمہارا گھر کہاں ہے؟

مرد: ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ وہاں اس پہاڑ کے پاس۔

ابراہیم: تم مجھے ایک شب اپنا ہمان بنا سکتے ہو؟

مرد: میرے گھر کے راستے میں پانی ہے۔ اور اس سے گزرنا بہت مشکل ہے

ابراہیم: تم خود کیسے گزرتے ہو؟

مرد: میں پانی کے اوپر سے گزر جاتا ہوں۔

ابراہیم: برا بھلا بھی بکریوں شاید خداوند عالم مجھے بھی اس پرستے گذار دے۔

یہ سن کر اس نے ابراہیم کا ہاتھ پکڑا اور دونوں پانی پر سے گزر گئے۔

جب گھر پہنچے تو ابراہیم نے سوال کیا۔

ابراہیم: سب سے بڑا دن کون سا ہے؟

مرد: روز قیامت۔ کہ خداوند عالم اس دن لوگوں کو ان کے اعمال

کی جسٹس سنا دے گا۔

ابراہیم: کتنا اچھا ہوگا کہ ہم دونوں مل کر دعا کریں کہ خداوند عالم ہمیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے۔

مرد: دعا کیوں کرتے ہو؟ خدا کی قسم میں ساں ہو گئے ایک دعا کرتا ہوں۔

مکھاب تک قبول نہیں ہوئی۔

ابراہیم: میں بتاؤں تمہاری دعا کے مستجاب ہونے میں کیوں تاخیر ہوئی؟

اس لئے کہ خداوند عالم کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس

کی دعا قبول کرنے میں تاخیر کرتا ہے۔ تاکہ اس کا بندہ مناجات

کرتا رہے۔ اور اس سے ناگوار ہے کیوں کہ وہ اس کی مناجات

کو دوست رکھتا ہے۔ لیکن اگر خدا کسی بندے سے ناامنی ہو اور

وہ کوئی چیز طلب کرتا ہے تو خدا اس کی دعا مصلحت قبول کرتا ہے۔ یا

اس کے دل کو اس حاجت سے روگردان کر کے مایوس کر دیتا

ہے تاکہ وہ دوبارہ اس چیز کی درخواست نہ کرے۔ پھر پوچھا تمہاری

حاجت کیا تھی؟

مرد: تین سال قبل بکریوں کا ایک گلدہیاں سے گذرا۔ اس کا نگہبان

ایک خوبصورت جوان تھا۔ اس کے دونوں شانوں پر اس کی زلفیں

بڑی ہوئی تھیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ بکریاں کس کی ہیں؟ تو

اس نے جواب دیا کہ ابراہیم خلیل الرحمن کی ہیں۔ اس وقت میں نے

دعا کی کہ خدایا اگر روئے زمین پر تیرا کوئی خلیل اور دوست ہے تو

اس سے میری بھی ملاقات کرا دے۔

اے روز کا لیجے آخری ۱۳۹۵ء پر روایت ہے کہ حضرت محمد باقر نے فرمایا کہ حساب ابراہیم کے کیا کہ

مخون کا بدن کے لئے دعا کریں، وہی دعا آج تک ہمارے غیعوں کے حق میں اثر رکھتی ہے۔

ابراہیم۔ محمد اے تیری دعا قبول کی۔ میں ہی ابراہیم علیہ السلام ہوں۔

وہ مرد اپنی جگہ سے اٹھا اور جناب ابراہیم کو اپنے سینے سے لگایا۔ ابراہیم جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جناب پیغمبر اسلام رسالت و نبوت پر مبعوث ہوئے تو آپ نے لوگوں کو مصافحہ کرنے کا حکم دیا۔

۲۸۔ دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

ایک روز ابراہیم اوہم لہرہ کے بازار سے گزر رہے تھے لوگ ان کے گرد و پیش جمع ہو گئے اور کہا ابراہیم خداوند عالم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ (ادعونی استجب لک) مجھ سے طلب کرو تو میں تم کو دوں گا۔ ہم اس سے طلب کرتے ہیں۔ لیکن ہماری دعا قبول نہیں ہوتی۔ ابراہیم نے جواب دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے دل دس چیزوں کی وجہ سے مردہ ہو گئے ہیں (التباری دعاؤں میں صدق و صفا نہیں تمہارے دل پاک و پاکیزہ نہیں ہیں) لوگوں نے پوچھا وہ دس چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے کہا:-

(۱) تم لوگوں نے خدا کو پہچانا مگر اس کا حق ادا نہیں کیا۔

(۲) قرآن مجید کی تلاوت کی لیکن اس پر عمل نہ کیا۔

(۳) پیغمبر سے محبت کا دعویٰ کیا لیکن ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی

(۴) شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا لیکن اعمال بن تم شیطان کے پیروار اور

شریک ہو۔

(۵) تم جنت میں جانے کی خواہش رکھتے ہو۔ لیکن کوئی عمل بھی ایسا انجام نہیں

دیتے جو تمہیں جنت میں لے جاسکے۔

(۶) تم نے کہا کہ آتشیں جہنم سے تم ڈرتے ہیں۔ لیکن تم نے اپنے دل کو اسی میں ڈال دیا۔

(۷) دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول ہو گئے اور اپنے عیوب کی طرف نظر نہیں کیا

(۸) تم نے کہا کہ دنیا کو دوست بنیں رکھنے۔ دنیا سے بغض و عناد کا دعویٰ

کیا حرص اور لالچ کی بنا پر مال دنیا کو جمع بھی کرتے ہو

(۹) موت کا افسار کرتے ہو لیکن مرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

(۱۰) تم نے مردوں کو دیکھ کر دیا لیکن ان سے عبرت و نصیحت حاصل نہ کی

ابھی دس اسباب ہیں جو تمہاری دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا باعث ہیں۔

۲۹۔ بلند مرتبہ

دوسری حیوۃ الیوان میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبر اسلام نے سفر کے

دوران ایک شخص سے ملاقات کی اور اس کے مہمان ہوئے۔ اس نے آپ کی پوری

پوری ضیافت کی۔ وہاں سے چلتے وقت آپ نے اس سے فرمایا۔ اگر تم ہم سے کچھ

چاہتے ہو تو ہم دینا کریں۔ تاکہ تمہاری مراد پوری ہو۔ اس نے کہا خدا سے دعا کیجئے

کہ مجھے ایک اونٹ عطا کرے۔ جس پر میں اپنے ضروریات زندگی رکھ کر سفر کر سکوں

اور چند گوسفند جن کے دودھ سے میرا استفادہ کر سکوں۔ پیغمبر اسلام نے اس

کے لئے دعا کی۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کاش اس شخص کی ہمت

بھی عورتہ بنی اسرائیل کی طرح بلند ہوتی۔ یہ ہم سے کہتا کہ اس کے لئے دنیا و آخرت

۱۔ روضات الجنات مفتی ابراہیم
۲۔ مجبورہ کے لغوی معنی پورے غور سے ہے۔

۱۔ بخار الاثور جلد ۱ ص ۲۳۳

اس عورت نے کہا اول تو یہ کہ میری جوانی پلٹ آئے۔ دوسرے یہ کہ تم مجھ سے عقد کرو۔ تیسرے آخرت میں بھی مجھے تمہاری ہمسری کا شرف ملے حضرت موسیٰ اس عورت کی بلند عہتی پر جو کہ اپنی ان خواہشات سے دنیا و آخرت کی سعادت چاہتی تھی، تعجب کرنے لگے اور خدا سے دعا کی۔ تو اس عورت کی تمنوں دعا میں پوری ہوئیں۔۔۔ اس وقت اس عورت نے جناب یوسفؑ کی قبر کے بارے میں یہ بتایا کہ جب یوسفؑ کا انتقال ہو گیا تو مصر لوگوں نے ان کی قبر کے بارے میں اختلاف کیا۔ ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ یوسفؑ کی ان کے محلہ میں بنے۔ اختلاف اتنا بڑھا کہ قریب تھا تلواریں چلنے لگیں۔ اختلاف دور کر کے لئے طے پایا کہ یوسفؑ کا جسم ایک تابوت بلوری میں رکھ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے جائیں اور دریائے مصر میں دفن کر دیا جائے۔ تاکہ شہر مصر کا پانی قبر یوسفؑ کے اوپر سے گزرے اور ہر جگہ پہنچے۔ تاکہ سب لوگ ان کی قبر کے فیض سے استفادہ کریں۔ پھر جناب موسیٰؑ کو ان کے قبر دکھائی۔ جناب موسیٰؑ نے وہاں سے تابوت جناب یوسفؑ کو نکال کر بیت المقدس سے چھ قسریں دو جو جگہ خلیل مقدس کے نام سے مشہور ہے قبر جناب یعقوبؑ کے سامنے جناب ابراہیمؑ کے پاس دفن کر دیا۔

۳۰۔ سلمان فارسی کس چیز سے ڈرتے تھے

صلوات علیہ وسلم کہتے ہیں کہ سلمان فارسی جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو سعدان کی عبادت کے لئے گئے۔ سلمان رونے لگے۔ سعد نے پوچھا کیوں رو رہے ہو؟ سلمان نے جواب دیا کہ میں دنیا کی لالچ اور اس کی محبت میں نہیں رو رہا ہوں بلکہ اس لئے رونے ہوں کہ پیغمبر اسلامؐ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تم لوگ اس دنیا سے صرف اتنا گوشہ سفر اختیار کریں۔ جس طرح کسی سوار کو ایک جگہ سے

کی جگہاں خدا سے طلب کریں۔ اصحاب نے عرض کیا، ہاں! اسرائیلؑ کی ضعیفہ کا کیا قصیدہ ہے؟ پیغمبرؐ نے فرمایا کہ جب جناب موسیٰؑ بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے شام کی طرف جانا چاہا تو راستہ بھول گئے۔ بہت جستجو کی مگر کچھ نہ چلا۔ تو حضرت موسیٰؑ ڈر سے کہہ ایں پہلے کی طرف پھرس کر پریشانی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اپنے اصحاب کو جمع کر کے پوچھا کہ تم لوگوں نے مصر کے لوگوں سے کوئی وعدہ تو نہیں کیا ہے۔ مگر اگر ہم اس شہر سے چل جائیں تو وعدہ خلافی ہو، لوگوں نے جواب دیا ہاں، ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے شننا کہ جب جناب یوسفؑ کا انتقال ہوا تو انہوں نے مصر والوں سے خواہش کی کہ جب تم لوگ شام جانا تو میرا جنازہ ساتھ لیتے جانا اور میرے باپ یعقوبؑ کے پاس دفن کر دینا۔ ہمارے اجداد نے قبول کر لیا تھا۔ جناب موسیٰؑ نے فرمایا کہ مصر واپس چلو اور اپنا وعدہ پورا کر دو۔ ورنہ اس پریشانی سے کبھی نجات نہیں پاسکتے۔ تمام لوگ مصر واپس آئے۔

جناب موسیٰؑ نے جس سے بھی قبر جناب یوسفؑ کے متعلق پوچھا اس نے اطلاع نہ ہونے کا اظہار کیا۔ کسی نے بتایا کہ ایک بوڑھی عورت ہے وہ کہتی ہے کہ میں جانتی ہوں یوسفؑ کی قبر کہاں ہے۔ جناب موسیٰؑ نے اس عورت کو بلوایا۔ جب جناب موسیٰؑ کا آدمی اس عورت کے پاس پہنچا اور اس واقعہ کی خبر دی تو اس نے کہا کہ موسیٰؑ نے کہنا اگر میرے علم کی ضرورت ہے تو میرے پاس آؤ کیوں کہ تقاضائے علم یہی ہے۔ یہ پیغام جب جناب موسیٰؑ کے پاس پہنچا تو اس کی تصدیق کی اور اس کی جنت میں بھیج دیا۔ پھر خود اس عورت کے پاس آئے اور جناب یوسفؑ کی قبر کے بارے میں پوچھا۔ عورت نے جواب دیا۔ موسیٰؑ علم ایک قیمتی چیز ہے۔ کئی سال سے میں تم سے اپنے سینے میں چھپا رکھا ہے۔ میں اس وقت تمہیں بتاؤں گی جب تم میری تین باتیں مان لو گے۔ جناب موسیٰؑ نے فرمایا اپنی حاجتیں بیان کرو۔

اور فریاد کر رہے تھے جب سلمان بھی اپنی جگہ سے اٹھے۔ کھال کو اپنے دوش پر پر ڈالا ایک ہاتھ میں ٹوٹا اور دوسرے ہاتھ میں عدنانے کو بغیر خوف و ہراس کے راہ نجات اختیار کی۔ اس وقت کہتے بناتے تھے کہ ایسے پرہیزگار اور کم مایہ لوگ جو دنیا سے محبت نہیں رکھتے روز قیامت نجات پائیں گے۔

۳۱۔ امام حسن مجتبیٰ کیوں رو رہے تھے؟

حضرت علی ابن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے آباء اجداد سے نقل کیا ہے کہ امام حسن مجتبیٰ کی وفات کے وقت جو لوگ موجود تھے انہوں نے آپ کو روئے دیکھا تو عمر من کیا۔ یا بن رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں۔ حالانکہ آپ کو پیغمبر سے نسبت حاصل ہے اور آپ کے مقام و مرتبہ کی پیغمبر نے تعریف کی ہے۔ اور آپ نے بیس تاج پہن رکھے۔ اور اپنا تمام مال تین مرتبہ راہ خدا میں تقسیم کر دیا۔ اور اسی طرح تقسیم کیا کہ نعلین میں سے ایک اپنے لئے رکھی اور دوسری راہ خدا میں تقسیم کر دی۔ تو امام نے غصہ پایا (ابھی لحوں المطامع و خرافات الاحباب) کہ میں مطلع کے خوف سے اور دوستوں کی بددلی پر رو رہا ہوں۔ علامہ مجلسی نے بھار الانوار میں لکھا ہے کہ مطلع سے حضرت کی مراد روز قیامت عدل الہی کے سامنے مختلف قسم کی گرفتاریوں میں مبتلا ہو کر جو انسان برسرے کے بعد وارد ہوتی ہیں کھڑا ہونا ہے۔

۳۲۔ حقیقی خوف گناہوں سے روکتا ہے

جناب ابو حمزہ ثمالی نے نقل کیا ہے کہ امام زین العابدین نے غصہ پایا کہ ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کشتی پر سوار ہوا۔ طوفان کی وجہ سے کشتی ٹوٹ

دوسری جگہ جانے میں کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب میں اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اس انداز سے زیادہ میں نے تعریف نہ کیا ہو۔ سعد نے کہا اس وقت میں نے سلمان کے کمر میں چاروں طرف دیکھا تو صرف ایک ٹوٹا ایک پیالہ اور ایک طشت نظر آیا، اور کچھ نہ تھا۔

جب جناب سلمان کو دشمن کا گروہ بنا کر بھیجا گیا تو اپنے گدھے پر سوار ہو کر تنہا چل دیئے۔ مدائن کے ٹولوں کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ سلمان کا حکم جس کا نام سلمان فارسی ہے یہاں آ رہا ہے۔ ہر نیکو کے لوگ استقبال کے لئے منہ راہ آ کر کھڑے ہو گئے۔ کچھ دیر گزر گئی مگر کوئی نہ آیا۔ یہاں تک کہ دیکھا ایک شخص گدھے پر سوار ہے اور شہر کی طرف آ رہا ہے۔ اس سے پوچھا تم سے امیر مدائن کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ تو سلمان فارسی نے پوچھا امیر مدائن کونسا؟ تو جو امیر سلمان فارسی جو کہ پیغمبر اسلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ سلمان فارسی نے جواب دیا کہ امیر کو تو نہیں جانتا البتہ سلمان فارسی میں ہی ہوں۔ یہ سن کر سب نیچے اتر آئے اور اپنے اپنے گھوڑے جناب سلمان کی خدمت پیش کر رہے تھے۔ جناب سلمان نے کہا۔ میرے لئے یہ گدھا ہی بہتر ہے۔ پھر شہر پہنچے تو لوگوں نے دارالامارہ میں لے جانا چاہا۔ جناب سلمان نے منع کر دیا اور کہا کہ میں امیر نہیں ہوں کہ دارالامارہ میں جا کر رہوں۔ ایک دوکان کرایہ پر لے کر اس کو اپنا مسکن بنایا اور لوگوں کے درمیان حکومت کرنے لگے ان کے ضروریات زندگی میں ایک کھال تھی جس پر وہ بیٹھتے تھے ایک لونا طہارت کے لئے رکھی جاتی۔ اور ایک عصائی ساتھ لائے تھے۔ اس پر راستے میں ٹکیہ کرتے تھے۔

اتفاق سے ایک روز شہر میں زبردست سیلاب آگیا۔ تمام لوگ اپنے مال و دولت۔ بیوی بچوں اور اپنی جان کے خوف سے آشفتہ و پریشان تھے اور

جوان نے شرمندگی سے کہا میں نے قربۃ الی اللہ کوئی نیک کام نہیں کیا ہے کہ دعا کر سکوں۔ راہب نے کہا تو میں دعا کرتا ہوں تم امین کہنا جوان نے قبول کر لیا۔ راہب نے دست دعا بلند کئے کہ خداوند ہمارے سکون کے لئے کوئی بادل بھیج دے۔ راہزن نے امین کہی کچھ دیر میں نہ گذری تھی کہ آسمان کے کچھ حصے پر بادل چھا گئے اور یہ دونوں سایہ ابر میں راستہ چلتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد ایک دولابہ پر پہنچے۔ ایک راستے کی طرف راہب دوسرے کی طرف جوان چلا اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ اچانک راہب نے دیکھا کہ ابر سیاہ جوان کے سر پر سایہ کئے ہوئے ہے تو اس نے کہا کہ اب معلوم ہوا کہ تم مجھ سے بہتر پورے تمہاری دعا قبول ہوئی ہے میری غلطی تم مجھے ہی رہا نہ اس سنا کہ جوان نے عورت کا تمام قصہ سنا (الاف قال غفر لہ...)۔

جوان نے امین کہ کر راہب نے کہا کہ صرف اس وقت تمہارے دل میں خوف پیدا ہونے کی وجہ سے خدا نے تمہارے گزشتہ گناہ بخش دیئے۔ اس کا خیال رکھنا کہ آئندہ کبھی معصیت نہ ہونے پائے۔

۳۳۔ کیا خوف اچھا ہوتا ہے؟

اسحق بن عمار کہتا ہے کہ میزان دولت بہت زیادہ ہوگئی تو میں نے اپنے غلام کو دروازے پر بٹھا دیا اور کہا کہ اگر کوئی مابیت منہ شیعہ یا با آئے تو اسے داپس کر دینا۔ اسی سال میں مکہ گیا وہاں حضرت ایام صادق کی خدمت میں پہنچا اور انہیں سلام کیا۔ آپ نے بردست اراشکی کے ساتھ جواب سلام دیا میں نے عرض کیا کہ میں آپ پر فدا ہوں مجھ سے کیوں ناراض ہیں؟ کس وجہ سے آپ کے لطف سے محروم ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری ناراضگی کا سبب وہی

گئی تمام مسافر میں دریا میں ڈوب گئے اور صرف وہی ایک عورت زندہ بچی۔ وہ ایک تختے پر بیٹھ کر ایک جزیرہ میں پہنچ گئی۔ اس جزیرہ ایک رہزن تھا جو کسی گناہ کے کرنے سے نہ ڈرتا تھا اتفاقاً رہزن کی ملاقات اس عورت سے ہوگئی راہزن کو احتمال بھی نہیں تھا کہ جزیرہ میں کسی تنہا عورت کو دیکھ سکتا ہے لیکن جب اس عورت کو دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ تو انسانوں میں سے ہے یا جنوں میں سے ہے؟ عورت نے جواب دیا میں انسانوں میں سے ہوں۔ راہزن نے وقت کو غنیمت سمجھا اور اس سے کسی بات کے بغیر فعل حب (ام کرنے پر آمادہ ہو گیا)۔ لیکن اسی دوران راہزن کی نگاہ عورت پر پڑی تو دیکھا کہ اس کا تمام جسم درخت کی شاخوں کا مانند لرز رہا ہے۔ یہ دیکھ کر راہزن نے عورت سے سوال کیا کہ کیوں کانپ رہی ہو؟ عورت نے سر ہلکے کر کہ آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا سے ڈرتی ہوں۔ راہزن نے پھر پوچھا کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کوئی فعل حرام انجام دیا ہے؟ عورت نے کہا پروردگار عالم کی عزت و جلال کی قسم اب تک کوئی ایسا کام انجام نہیں دیا ہے جب یہ سنا تو عورت کی حالت دیکھ کر راہزن بہت متاثر ہوا اور کہا کہ تو نے کبھی ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا اور اب تو میرے محبوب کرنے کے باوجود راضی نہیں ہے پھر بھی اس قدر ڈر رہی ہے خدا کی قسم مجھے تجھ سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ یہ کہہ کر اپنا ارادہ بدل دیا۔ اور اپنے گھر کی طرف چلا گیا۔ اور اپنے گزشتہ گناہ سے توبہ کی (راہزن جب جزیرے سے گھر کی طرف جا رہا تھا) راستے میں ایک راہب سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دور تک دونوں ساتھ چلتے رہے جب دھوپ میں تیزی پیدا ہوئی تو راہب نے کہا کہ جوان ابہتر ہے کہ تو دعا کر کہ خداوند عالم ہمارے سر پر سایہ کرنے کے لئے کوئی ابر سیاہ بھیج دے۔ تاکہ مجھے آرام مل سکے

نے خدا کو تمام ناظرین سے حیرت و استعجاب کیا کہ خدا دیکھ رہا ہے تم اس کے معصیت کر رہے ہو اور تمہیں شرم نہیں آتی (قداۃ اللہ علیٰ ذلک علو کیا)۔

۳۴ حضرت عیسیٰ کی راتیں کیسی گزرتی تھیں

حسب عرفی کہتے ہیں کہ ایک رات میں اور لوف اپنے گھر کے سامنے سو رہے تھے رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد ہم نے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ حیران و پریشان لوگوں کی طرح دیوار پر ہاتھ رکھے ہوئے یہ آیت پڑھ رہے ہیں اے اللہ خالق السموات والارض (پڑھتے پڑھتے آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ جیسے بے ہوش ہو جائیں پھر مجھ سے فرمایا، حسب! تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا آقا میں جاگ رہا ہوں۔ آپ اس طرح (گریہ و زاری) کر رہے تھے۔ اب ہم کیا کریں؟ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے اشک

جاری ہیں اور مجھ سے فرمایا ان اللہ موقفاً..... (شخصی روایت) اسے حسب! خدا ایک روز حساب لے گا۔ اور ہم سب اس روز پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہونا پڑے گا۔ ہمارا چھوٹے چھوٹے عمل اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

حسب! خدا ہماری اور تمہاری اگر گردن سے بھی زیادہ قریب ہے کوئی چیز بھی خدا سے نہیں چھپائی ہو گی رو بہ ہم کو دیکھتا رہتا ہے) پھر لوف کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم سو رہے ہو یا بیدار ہو؟ تو لوف نے کہا جاگ رہا ہوں اسے امیر المؤمنین! آج میں آپ کی حالت دیکھ کر کچھ زیادہ ہی گریہ و زاری پر مجبور ہو گیا ہوں (مقالہ یا لوف..... فی اللہ) (ص ۶)

چیز ہے جس نے تمہارے عقیدے کو مومنین کے بارے میں متغیر کر دیا ہے میں نے عرض کیا کہ خدا کی قسم میں ان کے متوقعا اور ان کے اعتقاد کی حقیقت کو سمجھتا ہوں۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ ہمیں انہماک میں مشغول ہو رہے ہوں اور لوگ مجھ پر هجوم نہ کریں۔ امام نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تیب و مؤمن ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کی دوا انگلیوں کے درمیان نمکی ملاط سے ستور میتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے ننانوے رحمتیں اس کو ملتی ہیں جو اپنے برادر دشمن کو زیادہ دوست رکھتا ہے۔ اور اگر فطرتِ محبت سے وہ ایک دوسرے کو لوسہ دیں تو آسمان سے آواز آتی ہے کہ تمہارے گناہ بخش دیئے گئے، اور جب آپس میں راز کی باتیں کرتے ہیں تو ملائکہ مٹکل اور کاہنای کرام آپس میں کہتے ہیں کہ ہم کو ان سے دور ہو جانا چاہیے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ یہ لوگ کوئی ایسی راز کی بات کریں جو نہ تمام پرہیزگاروں کے لئے کرنا چاہتا ہو۔

حضرت کی گفتگو میں بہانہ نہ تھا کہ میں نے عرض کیا کہ وہ فرشتے جو مٹکل کی باتیں سننے میں پھر اگر وہ دور ہو جائیں تو ممکن ہے کہ باتیں زمین پا میں اور پھر مکمل بھی نہ سکیں گے حالانکہ خدا فرماتا ہے (وہ یہ فظ من قول..... عقیلا) بعد کوئی فظ بھی زبان پر باری نہیں ہوتا مگر یہ کہ دو ناک رقیب و عقیدہ اس کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے ہیں میری بات سن کر حضرت نے مختصری دیر کے لئے سر جھکا لیا، پھر سر اٹھایا تو آپ کی آنکھوں سے اشک جاری تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اسحق! اگر ملائکہ لکھیں تو خداوند عالم تو تمام رموز و اسرار کو جانتا ہے وہ سب کچھ مذہب اور جانتا ہے، اسحق! خدا سے اس طرح ڈر۔ گویا تو اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر اس میں شک کرو کہ وہ بھی تمہیں دیکھ رہا ہے تم کا فہم ہو جاوے گا۔ اور اگر تمہیں یقین ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کرو تو تم

نعم دانندہ آپ کے چہرہ پر نمایاں تھے) حدیث رسول میں آئے رسول اسلام نے پوچھا کیا ہوا؟ علی نے جواب دیا میری مادر گرامی کا انتقال ہو گیا ہے۔ یہ سن کر پیغمبر اسلام نے بھی کہا میری ماں کا انتقال ہوا ہے اور رونا شروع کر دیا۔ اور ہائے مادر گرامی کہہ کہہ کر پٹ روتے جاتے تھے۔ پھر اپنی ردا اور پیرا من حضرت علی کو دے کر فرمایا اس سے انہیں کفن دو اور کفن کے بعد مجھے بھی اطلاع دینا جب جنازہ قبرستان پہنچا تو پیغمبر اسلام نے نماز پڑھائی۔ لیکن اس روز ایسی نماز پڑھائی کہ کسی کی نماز جنازہ خاص سے پہلے اس طرح پڑھائی تھی اور بعد میں پڑھائی پھر آپ قبر میں اتر کر لیٹے، اور باہر نکل کر فرمایا اب دفن کرو دفن کے بعد بناب فاطمہ سے خطاب فرمایا تو انہوں نے جواب دیا بے شک یا رسول اللہ تو آج نے فرمایا کہ جو تمہارے پروردگار۔ وعدہ کیا تھا، پورا ہوا یا نہیں، فاطمہ بنت اسد نے جواب دیا ہاں یا رسول اللہ! آپ کو بہترین جزا دے پیغمبر نے جو فاطمہ پر طو لانی دعا میں پڑھیں۔ جب آپ وہاں سے آئے تو لوگوں نے پوچھا بر عمل آپ نے فاطمہ کے جنازہ میں انجام دیا یعنی قبر میں اتنا، اپنے لباس سے کفن دینا طو لانی نماز پڑھنا اور راز و نیاز کی گفتگو کرنا، وہ کسی کے جنازہ کے ساتھ انجام نہیں دیا؟ پیغمبر نے فرمایا۔ ہاں میں نے اپنے لباس سے انہیں اس نے کفن دیا کہ میں ایک روز لوگوں کے قیامت کے محسوس ہونے کی کیفیت بیان کر رہا تھا تو فاطمہ نے کہا ہائے افسوس۔ اس لئے میں نے اپنے لباس سے انہیں کفن دیا۔ اور نماز میں خدا سے درخواست کی کہ یہ لباس پرانا نہ ہو تاکہ اس فاطمہ سلام اللہ علیہا بیت میں محسوسوں اور جنت میں داخل ہوں۔ خدا نے قبول فرمایا ہے اور میں فاطمہ کی قبر میں اس لئے بیٹھا کہ ایک روز میں نے فاطمہ سے کہا کہ جب میت کو قبر میں اتار دیں گے تو دو نلک (منکر و نکیر) ان سے سوال

امیر المؤمنین نے فرمایا۔ اتنا سمجھ لو کہ جو قطرہ اشک خدا کے خوف کی بنا پر آنکھ سے نکلتا ہے وہ آتش جہنم کے بہت سے دریا خشک کر دیتا ہے جو موت خدا میں آنسو بہا ہے۔ وہ کسی سے دوستی یا دشمنی اللہ کے لئے کرتا ہے تو اس سے زیادہ خدا کے نزدیک کوئی عزیز نہیں۔

نوف! اگر کوئی کسی سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے تو اس کی محبت پر کسی کو مقدم نہ کرے گا۔ اگر کوئی خدا کی ناراضگی کا باعث ہو تو اس کا انجام اللہ والا کھینچ لے دیکھے گا۔ اب جب کہ تم یہ خصوصیت رکھتے ہو کہ تم نے حقائق ایمانی کو مکمل کر دیا وہ لوگوں کو کچھ نصیحت کر کے اس حدیث کی طرف متوجہ کیا۔ امیر المؤمنین نے آخر کلام میں فرمایا کہ تمہیں ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے۔ اور جاتے وقت کہہ دیا (بیت شعری فی غفلاخی۔۔۔ صاحابی علی) اسے کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میری اس غفلت میں تم میری طرف متوجہ ہو یا مجھ سے غافل ہو۔ خدا یا اکاش مجھے معلوم ہونا کہ طو لانی حوالوں اور تیری عطا کردہ محنتوں پر میری معنوں شکر گزاری کا تیرے نزدیک کیا مرتبہ ہے؟ حسب نے کہا خدا کی قسم امیر المؤمنین تمام بات اسی راز و نیاز میں سوز و گداز کی گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

۱۵۔ ہمیں اس دن کیلئے آمادہ رہنا چاہیے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت علی کی مادر گرامی جناب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو حضرت علی جب کہ آثار

میر کرانی تھی، قرآن مجید کی اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے (وَكَذَلِكَ
 نُنْزِلُ الْإِبْرَاهِيمَ... الموقنین) (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کی قوت بصارت
 میں اضافہ کر دیا جب وہ آسمان آخر کی بلندی پر پہنچے تو روئے زمین کے ہر ظاہر و
 باطن کو دیکھ رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک مرد اور ایک عورت کو ایک عمل ناشائستہ
 انجام دیتے دیکھا۔ ان کے لئے بد دعا کی، وہ اسی وقت مر گئے۔ دوسری مرتبہ پھر یہی
 منظر دیکھا، ان کے لئے بھی بد دعا کی وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ تیسری مرتبہ پھر دونوں کو
 اسی حالت میں دیکھا تو ان کے لئے بھی بد دعا کی وہ بھی مر گئے۔ چوتھی مرتبہ پھر یہی عمل
 انجام دیتے ہوئے دو شخص نظر آئے۔ جناب ابراہیمؑ نے بد دعا کرنا جاری کر دی
 ہوئی۔ ابراہیمؑ میرے بندوں کے لئے بد دعا نہ کرو، (قَالَ اِنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
 الْحَبِيبُ الْحَلِيمُ) میں بخشنے والا مہربان، جبار اور حلیم ہوں۔ اگر میں اپنے بندوں
 کو گناہ کرتا دیکھتا ہوں تو کبھی ان پر تمہاری طرح غصہ نہیں کرتا۔ پس اب میرے
 بندوں کے لئے بد دعا نہ کرو۔ تم کو تو میں نے اپنے بندوں کو ڈرانے کے سبوت کیا
 ہے۔ ختم میرے ملک میں شریک مہر اور نہ ہی مجھ پر حکومت کرتے ہو۔
 میرے نزدیک بندوں کی تمہیں ہیں۔

- (۱) جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ اگر وہ توبہ کر
 لیں تو ان کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور پردہ پوشی کرتا ہوں۔
- (۲) بعض گناہگاروں کو اس لئے مہلت دیتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ ان
 کے صلب سے فسر نہ مومن پیدا ہوگا تو کافراں باپ کے ساتھ محبت
 نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ بچہ پیدا ہو جائے۔ پھر جب مقصد حاصل
 ہو جائے تو انہیں منرا ل جاتی ہے اور وہ بلاؤں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
 اگر یہ دو چیزیں (توبہ اور سزا) نہ ہوں تو جو سزا میں نے ان کے لئے

کرنا گئے۔ یہ سن کر غافل نہ رہا تھا آہ میں اس روئے سے خدا کی بہادری ہوں
 میں نے ان کی قبر میں بیٹھ کر خدا سے درخواست کی کہ جنت کا ایک دروازہ ان
 کی قبر کی طرف کھول دے اور ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا
 دے۔

ابو یوسفؒ نے کہا، میں نے اسے لایا۔ حضرت ابوقحیفہؓ سے عرض کیا کہ
 جب حضرت یحییٰؑ و عیسیٰؑ کا انتقال ہوا تو رسول کریمؐ ان کی قبر کے پاس کھڑے
 ہوئے اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے رونا شروع کر دیا لوگوں نے پوچھا
 یا رسول اللہ! آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے کیوں گریہ فرمایا؟

۳۴۔ رحمت خدا دیکھو

ایک مرتبہ جب مشرکین قریش نے پیغمبرؐ سے مذہب اسلام کے بارے
 میں استعجاب کیا تو اس ضمن میں ابو جہلؓ نے کہا یہاں ایک بات اور ہے کہ آپؐ یہ
 کہتے ہیں کہ جب قوم موسیٰؑ نے خداوند عالم کو دیکھنے کی خواہش کی تو ان پر ایک بجل
 برسی اور وہ لوٹ ہو گئے۔ اگر آپؐ پیغمبرؐ میں تو میں جس میں جانا چاہتا ہوں کیوں کہ
 ہماری تو مشن تو قوم موسیٰؑ کی خواہش سے بھی زیادہ بڑھتی ہے۔ اس لئے کہ وہ سوئیا
 پر ایمان رکھتے تھے اور خدا کے دیکھنے کی خواہش کر رہے تھے لیکن ہم یہ کہتے ہیں
 کہ جب تک آپؐ خدا کو اس پر لاکھ کے ساتھ ہمارے سامنے نہ لادیں
 تو ہم ایمان نہ لائیں گے۔ پیغمبرؐ اسلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔ ابو جہلؓ کیا تو
 براہیمؑ کی مثال کی داستان نہیں جانتا یہ خداوند عالم نے انہیں آسمانوں کی

لے۔ حصار اللہ راجہ

بارے میں ہے۔ وہ ترقی یافتہ گناہگار بندہ مومن کو جب نیوے کے حسن و برکت کی باتیں کہتا تو خدا خود اس کے اعمال کا حساب کرتے گا۔ اور اس کے ایک ایک گناہ کی طرف اسے متوجہ کرے گا۔ کہ فلاں روز اس روز قمر نے یہ کام کیا تھا۔ بندہ کہے گا باں پروردگار! یہ حقیقت ہے، وہ اپنے تمام گناہوں کو دیکھے گا۔ اور ان کا اقرار کرے گا۔ اس وقت کہے گا میرے بندے! میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں کو پوشیدہ رکھا اور اب بخش ہوں، پھر ملائکہ کو حکم ہوگا کہ گناہ کے بدلے اسے ثواب دو۔ جب اس کی رائیاں اچھائی سے بدل دی جائیں گی تو اس کا نامہ اعمال لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ اسے دیکھ کر اہل محشر تعجب کریں گے اور کہیں گے کیا اس بندہ نے کوئی گناہ نہیں کیا جا اور یہی اس آیت شریفہ (اولئک ببذل اللہ سیئاتہم حسنات.....) کا مطلب ہے۔

۳۸۔ بشر حافی کی توبہ

صاحب منہاج الکرام لکھتے ہیں کہ بشر حافی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بن جعفر صادق کے سامنے توبہ کی۔ ایک روز امام موسیٰ کاظم بعد ازیں بشر کے گھر کے پاس سے گزر رہے تھے تو گائے بجانے کی آوازیں سنائی دیں۔ اور یہ وقت بشر کی توبہ کا کوڑا پھینکنے کے لئے باہر نکلے۔ امام نے فرمایا: کینز! اس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام؟ کینز نے جواب دیا آزاد ہے۔ امام موسیٰ بن جعفر نے فرمایا: توبہ کی جاتی ہے۔ اگر وہ کسی کا بندہ یا غلام ہوتا تو اپنے آقا و مولائے

معبود کی ہے وہ تمہاری توبہ کر دے سزا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے زیادہ سخت ہے کیوں کہ میرا عذاب بھی میری عظمت و جلالت کے مناسب ہے۔ پس اسے ابراہیم! مجھے میرے بندوں کے لئے چھوڑ دو۔ میں ان کی تم سے زیادہ مہربان ہوں۔ میرے بندوں کے اور میرے درمیان فاصلہ نہ بنو۔ میں جبار و حلیم ہوں۔ دانا اور حکیم ہوں اپنی قضا و قدر کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کرتا ہوں۔

پنجیمہ اگر تم نے ابو جہل سے فرمایا۔ خدا نے تجھے بھی مہلت دی ہے۔ تاکہ تیرے صلب سے فرزند صالح عکرمہ پیدا ہو۔ وہ مسلمانوں کے بعض امور کا عہد دار ہوگا۔ اگر یہ مصالحت نہ ہو تو تجھ پر عذاب نازل ہو جاتا اور اسی طرح تمام قریش بھی ہیں۔ وہ انہیں اسی لئے مہلت دیتے کہ جانتا ہے کہ بعد میں ایمان لائیں گے۔ موجودہ کفر کی بناء پر سعادت اخروی سے انہیں محروم نہیں کرتے۔ یا اس وجہ سے ان پر عذاب نازل نہیں کرتا کہ ان کے صلب سے فرزند صالح پیدا ہوگا اسی لئے باپ کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے۔ تاکہ بیٹا اپنی سعادت حاصل کر سکے۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو تم سب پر عذاب نازل ہو جاتا۔

۳۹۔ رحمت خدا گناہگار مومن کے شامل حال ہے

سلمان بن خالد کہتا ہے کہ خدمت حضرت صادق میں حاضر ہوا اور اس آیت کی تلاوت کی (الاصح تاب و آصت..... حسنات) (ص ۵۲) آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص توبہ کرے، ایمان لائے اور عمل صالح انجام دے خلاص کے گناہوں کو اعمال حسنہ سے بدل دیتا ہے۔ امام نے فرمایا کہ یہ آیت تمہارے

لے احتجاج طبرسی ص ۱۸

لے بحار الانوار ج ۷ ص ۲۸۵

پڑا ایسا اثر کیا کہ اس نے اپنی روشنی زندگی میں بدل دی۔ بڑے ہی مخلص سے کہا
 اے سب! (اے) پروں درگاہاں! وقت خشوع اور خضوع آگیا ہے۔
 فضیل نے صدق دل سے توبہ کی اور وہ رات ایک خرابہ میں بسر کی۔
 اس خرابہ میں کچھ مسافرین موجود تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ جنوں کہ
 مسافرین کے چلنے کا وقت ہو رہا تھا لہذا وہ کہہ رہے تھے کہ فضیل سے کیسے
 ہمیں وہ یقینا کہیں راستہ میں بیٹھا ہمارا انتظار کر رہا ہوگا۔ قافلہ والوں کی یہ
 گفتگو سن کر فضیل اور بھی زیادہ متاثر ہوا۔ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں
 کتنا بدبخت ہوں بہت سے آسودہ خاطر انسان میری وجہ سے تشویش میں پڑ
 جاتے ہیں۔ یہ سوچ کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور قافلہ والوں سے اپنا تعارف کراتے
 ہوئے کہا: تم لوگ مطمئن رہو۔ اب کسی قافلہ کو مجھ سے اذیت نہ پہنچے گی۔

۴۰۔ حقیقی توبہ

جب جنگ تبوک کا وقت قریب آیا تو پیغمبر اسلامؐ نے مسلمانوں کو جنگ
 کی ترغیب دی۔ تمام سپاہیان اسلام جنگ کے لئے چلے گئے۔ مگر کچھ منافق
 اور عین اللہ سے مومن جن کے دلوں میں پہلے نفاق نہ تھا جنگ کے لئے نہ گئے۔ اور لشکر
 کی مخالفت کی مخالفت کرنے والے مومنین میں سے ایک کعب ابن مالک شاعر
 تھا۔ کعب نے کہا اس روز جنگ تبوک کے موقع پر میری قدرت و طاقت
 پہلے سے زیادہ تھی اور اس موقع کے علاوہ جب جنگ تبوک واقع ہوئی میرے
 پاس بھی دو سواریاں تھیں۔ ہر روز میں سوچتا تھا کہ آج جنگ کے لئے جاؤں

لے روضات الجنات، لفظ فضیل

ڈرتا کینزینہ گھر میں جاگئی۔ بشر شراب پینے کے لئے آمادہ بیٹھا ہوا تھا۔
 (چونکہ کینزینہ کو واپس آنے میں تاخیر ہوئی لہذا) بشر کے تاخیر کا سبب پوچھا
 تو کینزینہ نے کہا ہمارے گھر کے پاس سے ایک شخص گزر رہا تھا اس نے مجھ سے
 پوچھا کہ اس گھر کا مالک آزاد ہے یا غلام تو میں نے کہا آزاد ہے تو انہوں
 نے کہا ہاں۔ اگر غلام ہوتا تو اپنے آقا سے ڈرتا۔ اس بات کا بشر پر اتنا اثر ہوا
 کہ ہوش اٹھ گئے۔ ننگے پیر گھر سے نکلا۔ امام کی خدمت میں پہنچا پھر آپ کے سامنے
 توبہ کی۔ اور گزشتہ غلطیوں کی معافی چاہی۔ اور رونا دھونا واپس آیا۔
 اس کے بعد تمام برائیاں ترک کر دیں۔ اور زائد لوگوں میں اس کا شمار
 ہونے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بشر برہنہ پاؤں کر امام کی خدمت میں پہنچے اور
 توبہ کی۔ اس لئے لوگوں نے انہیں حافی (برہنہ پا) کا لقب دیا۔

۳۹۔ مشہور احسن

فضیل بن عیاض اپنی ابتدائی زندگی میں سرخس اور ابیورد کے اطراف
 جو انب میں مشہور رہزنوں میں شمار ہوتا تھا۔ ایک مدت تک وہ یہ کام کرتا
 رہا۔ اور رہزنوں میں بڑا مشہور ہو گیا۔ آہستہ آہستہ اس کے دل میں ایک
 لڑکی کی محبت پیدا ہو گئی۔ ایک رات اس نے لڑکی سے ملنے کا ارادہ کیا دیکھا
 میں ایک دیوار پر اٹھ بیٹھی وہ جب دیوار پر چڑھ کر لڑکی کے پاس جانا چاہتا تھا تو
 ایک شخص کو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا اَلْحَدِیَانِ لِلَّذِیْنَ
 اللہ (ص) کیا وہ وقت نہیں آیا کہ مومنین خشوع و خضوع اختیار
 کریں اور خوف خدا ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے فضیل ابھی دیوار کے
 اوپر سے کب پہنچا تھا۔ وہیں سے واپس آگیا۔ اس آیت نے اس کے دل

کا مگر پورا دن گزر جاتا تھا۔ اور میں نہ جاپاتا۔ اسی طرح دوسرے دن بھی رہتا۔
آخر کار میں نے سستی کی۔ اور جنگ کے لئے جانے اور مسلمانوں کے
ساتھ دینے سے گریز کیا۔ دن میں بائراں چلا جاتا تھا لیکن میرا کام بھی نہ بنتا
اور نہ مقصد حاصل ہوتا۔ میں نے ضلال ابن امیہ اور مرارہ بن ریح سے ملاقات
کی۔ میری طرح وہ بھی جنگ کے لئے نہیں گئے تھے۔ ان کا بھی یہی بیان تھا۔ کہ کار
و بار درست نہیں ہے۔

جب تک مسلمان جنگ تبوک میں مصروف رہے ہم اسی پریشانی میں مبتلا
رہے۔ جب ہم نے یہ سنا کہ سپاہیان اسلام پیغمبر کے ساتھ آپس آ رہے
ہیں تو ہم اپنی حرکت پر تادم ہوئے اور ان کے استقبال کے لئے گئے۔ جب
رسول اللہ کی خدمت میں پہنچے تو سلام کر کے انہیں فتح کی تہنیت دی۔ آنحضرت
نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور ہماری طرف سے مخرج طور یا ہم نے اپنے دوستوں
اور ساتھیوں کو سلام کیا تو انہوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ جب یہ خبر ہمارے
گھر والوں تک پہنچی تو انہوں نے بھی ہم سے گفتگو نہ کر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ
حالت ہو گئی کہ جب ہم مسجد میں جا کر کسی سے بات کرتے تو کوئی جواب نہیں
دیتا تھا۔

ہماری عورتوں نے پیغمبر اسلام سے کہا کہ آپ ہمارے شوہروں
سے ناراض ہیں اگر آپ حکم دیں تو ہم بھی ان سے جدا ہو جائیں۔ پیغمبر اگر تم نے
فرمایا ان سے جدا نہ ہونا لیکن انہیں اپنے نفسوں پر اختیار بھی نہ دینا یہ حالت
دیکھ کر کعب اور ان کے دونوں ساتھیوں نے کہا کہ اب مدینہ میں رہنے سے کیا
فائدہ۔ پیغمبر اسلام سے لے کر ہمارے دوست ساتھی اور گھر والوں تک نے
ہم سے تعلقات منقطع کر دیئے ہیں۔ ہمیں اب مدینہ سے نکل کر پہاڑوں میں

۱۰ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۳۲

بیشکر توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ تب خدا ہماری توبہ قبول کرے گا۔ ورنہ اسی
طرح اس دنیا سے چلے جائیں گے۔ یہ سوچ کر غصیوں پہاڑوں میں چلے گئے۔ دن
میں روزہ رکھتے اور رات کو مناجات کیا کرتے تھے۔ ان کے گھر والے انہیں کھانا
پہنچا دیتے مگر ان سے بات چیت نہ کرتے تھے۔ ایک مدت تک وہ لوگ گریہ و
زار کی کرتے رہے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اسی طرح پچاس دن گزار دیئے
ایک روز کعب نے اپنے دوستوں سے کہا کہ جب ہم سے خدا و رسول ہمارے
دوست اور گھر والے سب ہی ناراض ہیں (اور کوئی بات بھی نہیں کرتے) تو ہم
لوگوں کو آپس میں زلزلنا چاہیے۔ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جانا چاہیے
ہم میں سے ہر ایک الگ الگ بیٹھ کر توبہ و استغفار کرے اور ہم مرتے دم تک
آپس میں گفتگو نہ کریں گے۔ شاید اس وقت خدا ہماری توبہ قبول کرے۔ میں روزہ
تک باکل لاکر رہ کر ہر ایک نے مناجات کی اور آپس میں ملاقات بھی نہ کی تیسری
رات جب پیغمبر اکرم جناب اسلمہ کے گھر تھے اس وقت قبولیت توبہ کے واسطے
میں آیت نازل ہوئی (لقد ناب اللہ علی النبی ہوا التوبہ
الرجیم) خدا نے انصار و مہاجرین کی توبہ پیغمبر کے واسطے سے قبول کر لی جن لوگوں
نے دشواریوں میں نبی کو پیروی کی اور قریب تھا کہ ان میں سے بعض کے ولی
اراد سے بدل جائیں (دشواری کی بنا و جنگ کے لئے نہ جائیں) پھر جب وہ راہ
راست پر آگئے تو خدا نے ان کو معاف کر دیا۔ اور خدا مومنین پر رحم کرنے والا
ہے۔ اور ان آدمیوں کی توبہ بھی قبول کر لی جنہوں نے مخالفت کی تھی۔ اور جنگ
کے لئے نہیں گئے تھے۔ انہیں اس قدر دشواریاں پیش آئیں کہ زمین آبی وسیع ہو

۱۰ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۳۲

۱۰ تفسیر برہان ج ۲ ص ۱۳۲

لیتا ہوں۔ یہ سنکر وہ رونے لگا۔ اور بولا خدا کی قسم کیا جعفر بن محمد نے تجھ سے یہ کہا ہے؟ میں نے کہا ہاں، خدا کی قسم کہا ہے۔ تو وہ بولا میرے لئے یہی کافی ہے پھر میرے گھر سے چلا گیا۔

کچھ روز گزرنے کے بعد اس نے مجھے بلایا، میں گیا تو دیکھا دروازہ کے پیچھے برہنہ کھڑا ہے۔ مجھے دیکھ کر کہا کہ میں نے اپنا تمام مال اس کی راہ میں خرچ کر دیا۔ اب کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ اسی لئے میں دروازہ کے پیچھے برہنہ کھڑا ہوں۔ میں اپنے دوستوں کے پاس گیا اور اس کے لئے کچھ لباس وغیرہ بیجا کیا۔ پھر کچھ دن بعد اس نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں بیمار ہوں تو تم سے ملنا چاہتا ہوں، تو میں اکثر اس کی عیادت کے لئے جاتا تھا۔ اور اس کے علاج وغیرہ کا خیال رکھتا تھا۔ آخر کار جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو میں اس کے بستے کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک بے ہوش ہو گیا، پھر ہوش میں آئے کے بعد اسے سکرانے ہوئے بولا، ابو بصیر! تمہارا آقا نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اسی سال جب میں حج کے لئے گیا تو اٹام کی خدمت میں پہنچا، دروازہ پر دستک دے کر داخلہ کی اجازت چاہی۔ جب میں داخل ہو رہا تھا تو میرا ایک پیرو دروازہ کے باہر اور دوسرا گھر کے اندر تھا اٹام نے فرمایا ابو بصیر! ہم نے تمہارے پیروں کے بارے میں کیا بڑا وعدہ پورا کر دیا ہے

۴۲۔ یایوس نہ ہو

سلام بن مستیر کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں تھا اس وقت محمد بن اسحاق بھی آیا اور کچھ سوالات کئے، اور جاتے وقت بولا یا بن رسول اللہ!

لے بخار الانوار ج ۱۱ ص ۱۴۶

کے باوجود ان کے لئے تنگ ہو گئی اور ان کے دل غمگین اور پریشان ہو گئے۔ انہوں نے جان لیا کہ خدا کے علاوہ کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

۴۱۔ ایک اور نمونہ

ابو بصیر کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی ایک ظالم بادشاہ کے ملازموں میں سے تھا۔ ایک مرتبہ اسے بہت سی دولت ملی۔ ان میں چند کا لئے بچانے والی کنیز بھی تھیں۔ اکثر اس کے یہاں مش و طرب کی تحفیں گرم رہتیں۔ اور اپنا وقت ہوا وعب میں گزارتا کنیز یہ شراب پی پی کر نفعے گاتیں، پڑوس میں رہنے کی وجہ سے میں ہمیشہ اس سے ناراض رہتا تھا۔ میں نے کئی مرتبہ اسے متوجہ کیا، لیکن اس نے قبول نہ کیا۔ میں نے اس سے اتنا اصرار کیا کہ وہ ایک روز بولا میں تو شیطان کا ایسے ہو لیکن تو شیطان کا تابع نہیں ہے۔ اگر تو میری حالت اپنے آقا امام جعفر صادق سے بیان کرے تو شاید تیری بدولت خدا مجھے پیروں نفس سے نجات دے۔

ابو بصیر کہتے ہیں کہ اس شخص کی بات سے میں بہت متاثر ہوا۔ جب میں خدمت صادق کی خدمت میں پہنچا تو اپنے پڑوسی واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا جب تم کو فوجانا اور دو تم سے ملنے کے لئے آئے تو تم کہنا کہ جعفر بن محمد نے کہا ہے کہ تم اپنے برے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت لیتا ہوں۔ جب میں کو فوجینچا تو لوگ مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ میرا پڑوسی ہی ان کے ساتھ تھا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو میں نے اسے روکا اور لوگوں کے جانے کے بعد اس سے کہا کہ میں نے تیرا واقعہ امام جعفر صادق سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری طرف سے بعد سلام کہنا کہ تم اپنے برے کام چھوڑ دو تو میں تمہاری جنت کی ضمانت

..... ان السوء من توابع (اگر تم گناہ کرنے کے بعد توبہ نہ کرتے تو خدا دوسری مخلوق پیدا کرتا۔ یہاں تک کہ وہ گناہ کرتے اور طلب آمرزش کرتے تو خدا انہیں بخشتا۔ یہ تحقیق مومن کی برابر آزمائش ہوئی ہے۔ اور اس کا امتحان لیا جاتا ہے۔ وہ گناہ کرنے کے توبہ کرتا ہے، پھر گناہ کرتا ہے۔ اور پھر فوراً توبہ کر لیتا ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدا فرماتا ہے (ان الله يحب... المطهرين) اور اس آیت میں فرماتا ہے (ایستغفرو... الیہ)

۴۳۔ ہر گناہ کے لئے مخصوص توبہ ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ گذشتہ زمانہ میں ایک شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ حلال طریقے سے مال دنیا حاصل کرے۔ مگر وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ تو شیطان انسانی صورت میں اس کے پاس آکر کہنے لگا کہ تو نے مال دنیا کو حلال طریقے سے حاصل کرنا چاہا مگر حاصل نہ کر سکا۔ پھر حرام طریقے سے حاصل کرنا چاہا تو وہ بھی تجھ سے نہ ہوا۔ اب اگر تو چاہے تو میں تجھے ایسا راستہ بتاؤں جس سے تیرا مقصد حاصل ہو جائے اور تجھے بہت سی دولت ملے۔ لوگ بھی تیری پیروی کریں۔ یہ مشکرا اس نے جواب دیا، ہاں میں اس بات پر آمادہ ہوں۔ شیطان نے کہا تو اپنی طرف سے ایک دین ایجاد کر اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے اس نے ایسا ہی کیا لوگ اس کی پیروی کرنے لگے۔ پھر اسے خود اہلس کے مطابق دولت دنیا بھی مل گئی۔

ایک روز اسے خیال آیا کہ میں نے کتنا غلط کام کیا ہے کہ ایک نیا دین ایجاد

خدا آپ کو طول عمر عطا فرمائے اور میں اس سے زیادہ استفادہ کی توقع دے میں اپنے حالات آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

جب ہم آپ کی خدمت میں سر کیا ہوتے ہیں، تو باہر نکلنے سے پہلے ہمارا دل پاک و صاف ہو جاتا ہے اور دنیا کو ہم قبول جاتے ہیں۔ پھر لوگوں کی دولت و ثروت کی ہماری نظر میں کوئی قیمت نہیں رہ جاتی۔ لیکن جب آپ سے دور ہو جاتے ہیں اور تاجروں اور لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست کرتے ہیں تو ہمارے دل میں جب دنیا پیدا ہو جاتی ہے۔ انا تم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دل ہی وہ نہیں ہے جو کبھی سخت اور گریں نرم ہو جاتا ہے۔ اسی لغزش و تبدل کی بنا پر اسے قلب کہا جاتا ہے، پھر فرمایا اصحاب حضرت رسول خدا، آپ سے کہا کرتے تھے کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں منافق نہ ہو جائیں۔ تو غیر اکرم کہتے تھے کہ تم کس طرح منافق ہو سکتے ہو؟ تو وہ کہتے تھے کہ جب ہم آپ کی خدمت میں رہتے ہیں تو آپ ہمارے دلوں کو بیدار کرتے اور آخرت کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ہمارے دلوں پر نفوذ طاری ہو جاتا ہے اور دنیا سے ہم غافل ہو جاتے ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم آخرت، جنت اور جہنم کو اپنی نظر دلوں سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن یہ حالت اسی وقت تک رہتی ہے جب تک ہم آپ کی خدمت میں رہتے ہیں۔ مگر ہم جب یہاں سے چلے جاتے ہیں اور اپنے چہرے کو دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کیفیت کا دامن ہمارے ہاتھ سے اس طرح چھوٹ جائے گا کہ گویا کبھی اس سے سابقہ ہی نہ رہا ہو۔ کیا اس صورت میں ہم منافق نہ ہوں گے؟ پیغمبر نے فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ تئیرات تو شیطان دوسو سے کی بنا پر ہوتے ہیں کیوں کہ وہ تمہیں دنیا کی طرف مائل کرتا ہے۔ خدا کی قسم تم نے جو حالت بیان کی ہے اگر اس پر باقی رہے تو ملائکہ تم سے مصافحہ کرتے ہیں اور قرآن کی سطح پر چل سکتے ہو اور دلوں کو انکھ...

اس آیت مشرکوں کے ذہن میں فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے بارے میں خدا نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے وہ دیر پا کے پاس زندگی بسر کرتے تھے خدا نے روزِ شنبہ شکار کرنے سے انہیں منع فرمایا تھا۔ انبیاء نے بھی ان کو منع کیا تھا۔ لیکن مکر و فریب کے ذریعے انہوں نے روزِ شنبہ بھلی کاشکار اپنے لئے حلال کرنا چاہا۔ چنانچہ انہوں نے حوضِ بنا کر دریا سے چھوٹی چھوٹی نالیاں وہاں تک اس طرح بنائیں کہ بھلیاں دریا سے نالیوں کے ذریعے حوض میں آجاتی تھیں۔ انہوں نے نالیوں میں جال لگا دیئے تھے تاکہ بھلیاں دریا میں واپس نہ جاسکیں

بھلیاں فطرت کے مطابق روزِ شنبہ شکار سے محفوظ رہتیں۔ نالیوں کے ذریعے حوض میں آجاتیں اور شام تک وہیں رہتیں۔ لیکن جب واپس جانا چاہتیں تو آسانی سے جال میں پھنس جاتی تھیں۔ شکاری روزِ یکشنبہ بغیر کسی رحمت کے جال میں پھنس چکی بھلیوں کاشکار کر لیتے تھے۔ وہ لوگ گناہ سے بچنے کا تہجد کر سنے کے لئے کہتے تھے کہ ہم نے شنبہ کے دن شکار نہیں کیا بلکہ آج یکشنبہ کو شکار کر رہے ہیں۔ شنبہ کے دن بھلی کاشکار رہا رہا رہا ہے۔ امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے دعوے میں جھوٹے تھے کیوں کہ وہ شنبہ کو نالیاں بنا کر جال لگا دیتے تھے اور (دوسرے دن) انتظار کر لیتے تھے۔ اس طرح روزِ امان جیل کر کے بہت سی بھلیاں حاصل کر لیتے اور بہت سی دولت حاصل کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اس شہر میں تقریباً اسی ہزار آدمی رہتے تھے جن میں سے ستر ہزار آدمی یہی طریقہ کار اختیار کئے ہوئے تھے۔ اور باقی دس ہزار ان کو خدا کی نافرمانی اور ان کی بدکرداری سے روکتے تھے چنانچہ اس آیت میں خداوندِ عالم نے انہی کی داستان کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(وَأَسَدُ شَمُرٍ ... السَّيِّئَاتِ)

کر دیا۔ اب میری تو یہ بھی قبول نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر میں لوگوں کو اس بات کی طرف متوجہ کروں کہ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا وہ میرا خود ساختہ مذہب اور باطل مسلک تھا تو شاید میری تو یہ قبول ہو جائے۔ اپنے تابعین میں سے ہر ایک کے پاس جا کر کہا کہ میں نے اب تک جو کچھ بیان کیا وہ غلط اور بے بنیاد تھا۔ اس کی بات سن کر لوگ جیتے تھے کہ تم اب جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے تم سے جو کچھ بیان کیا وہی درست اور حق تھا۔ اب تمہیں اپنے دیوں میں شک ہو رہا ہے اور تم گمراہ ہو رہے ہو۔ ان کی یہ باتیں سن کر اس نے خود اپنے ہاتھوں ملوک و زنجیر کو بلوائے اور کہا کہ یہ اس وقت تک پیشہ نہ ہوں گا جب تک خدا میری تو یہ قبول نہ کرے۔

خداوندِ عالم نے اس زمانہ کے نبی پر وحی کی کہ اس شخص سے کہہ دو کہ میری عزت و جلال کی قسم اگر مجھے پکارتے پکارتے تیرے جسم کا ایک ایک عضو جدا ہو جائے تب بھی تیری تو یہ اس وقت قبول نہ کروں گا جب تک کہ جو لوگ تیرے دیں پر مرے ہیں اور جنہیں تو نے گمراہ کیا ہے انہیں حقیقت حال سے آگاہ نہ کر دے اور وہ تیرے دین کو نہ جھوٹ دیں۔ (اس کے لئے یہ کام بھی ممکن نہ تھا)

۴۴۔ قرآن مجید سے ایک واقعہ

(وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ وَمَوْعِظَةُ الْمُنْتَفِعِينَ) امام زین العابدین

لے بیار الانوار۔ ج ۲ ص ۲۷۵

کہ جزو دوم بیار الانوار ص ۲۷۵ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے روزِ شنبہ تہذیب و تمدن کی تعلیم لے لی اور ان کو علم ہو چکا۔ مہم نے ان سے کہا کہ تم ہندو گمراہ اور بد مذہب جاؤ (یعنی مہم نے انہیں سنج کر دیا) اس منکر کو ہم نے متفقین کے لئے نصیحت اور آئندہ نسلوں کے لئے منزلتِ عبرت قرار دیا۔

جن لوگوں کو خدا نے مسخ کیا تھا ان میں سے کوئی بھی تین روز سے زیادہ زندہ نہ رہ سکا۔ اس زمانے میں جو بندہ وہاں کی نسل سے نہیں ہیں۔ بلکہ وہ الگ ایک مخلوق ہیں۔ جن کو خدا نے بندہ ہی پیدا کیا تھا۔

آخر روایت محمد بن یعقوب نے تفسیر برہان ج ۲ ص ۲۳ پر روایت نقل کی ہے (عن ابی عبد اللہ وادعیاءہ وافہا کوا)

تو مجھ کو جب ان لوگوں نے احکام الہی کو فراموش کر دیا تو ہم نے صرف نبی عن المنکر کرنے والوں کو خجاست دی۔ امام جعفر صادق نے آئینہ شہید کے ذیل میں ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ تین طرح کے تھے۔

(۱) جو لوگ خود بھی احکام الہی پر عمل کرتے اور دوسروں کو بھی امر بالمعروف کرتے تھے انہیں خجاست ملی۔

(۲) جو لوگ عمل کرتے تھے لیکن امر بالمعروف نہیں کرتے تھے وہ مسخ ہو گئے۔

(۳) جو لوگ نہ عمل کرتے تھے اور نہ ہی امر بالمعروف کرتے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

۴۵۔ بیس ضرار درہم

حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص صدیہ لایا تو امام نے اس سے فرمایا کہ تمہیں ان دو چیزوں میں سے کیا پسند ہے؟ میں تیرے عہدے کا بیس گنا کر کے تجھے بیس ہزار درہم دوں یا تیرے لئے ایک دروازہ علم کھول دوں جس سے تو فلاں شخص پر کہ جو ہمارا دشمن اور نامی ہے علیہ ماسل کرے۔ اور اس

اس شہر کے بعض لوگ برابر جیل در لوگوں کو ڈراتے۔ اور انہیں سخت ترین تہدید کرتے تھے۔ تفسیر برہان کی روایت کے مطابق بعض دوسرے لوگ خاموش رہتے اور منع کرنے والوں سے کہتے تھے کہ (لعل تغطون..... عذابا شديداً) (تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو

جنہیں خدا صلاک کرے گا۔ یا ان پر سخت عذاب نازل کرے گا) وہ جواب دیتے کہ ہمس اس لئے منع کرتے ہیں کہ ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا گیا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ظاہر ہو جائے کہ ہم نہ ان کے ایم خیال ہیں اور نہ ہی ان کے اس عمل سے راضی ہیں۔ اور شاید ہماری نصیحت کا ان پر کچھ اثر ہوں تو وہ یہ برا کام چھوڑ دیں۔ لیکن ان کی باتوں کا جیلہ کر دینے پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور وہ اپنا کام انجام دیتے رہے۔

جب نصیحت کرنے والوں نے دیکھا کہ لوگوں پر ہماری بات کا کوئی اثر نہیں ہے تو انہوں نے وہ شہر چھوڑ کر دوسرے شہر میں رہنے لگے کہ کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ آدھی رات میں عذاب نازل ہو اور ہم بھی ان کے درمیان ہوں۔ ان کے جانے کے بعد خدا نے رات میں جیل گروں کو مسخ کر کے بندر بنادیا۔ صبح ہوئی تو نہ قلعہ کا دروازہ کھلا اور نہ کوئی اس میں سے نکلا اور نہ کوئی داخل ہو سکا۔ جب دروازہ نہ کھلنے کی اطلاع قریب وجوار میں پہنچی تو اطراف سے لوگ آئے اور دیوار پر چڑھ کر دیکھا تو قلعہ کے تمام افراد بندروں کی شکل میں نظر آئے۔ بعض لوگ کچھ علامت اور نشانی دیکھ کر اپنے دوستوں کو پہچان دیتے اور ان سے پوچھتے کہ تم فلاں شخص ہو تو سر سے اشارہ کیتے ہوئے افرار کرتے۔ تین روز تک یہی صورت حال رہی۔ پھر نہ بدست بارش ہوئی اور آندھل جلی اسی طوفان میں خدا نے انہیں بہس لایا

نقل کرتے ہیں کہ شیخ ترمذی انصاری کے ایک شاگرد نے بیان کیا کہ جب میں ابتدائی تعلیم حاصل کر چکا تو تفصیل علم کی غرض سے نجف اشرف گیا اور وہاں شیخ ابو نصر انصاری کے درس میں شرکت کرنے لگا۔ لیکن میں ان کی تقریر یا سکل نہ سمجھ سکا۔ مجھے اس بات کا بہت احساس ہوا۔ ہر چند کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور درس نہ سمجھ سکا۔ آخر کار حضرت امیر سے متوسل ہوا۔

میں ایک روز خواب میں حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم میرے کان میں پڑھ دی۔ صبح جب درس پڑھنے کے لئے گیا تو درس باقاعدہ سمجھا۔ آہستہ آہستہ پیش رفت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ درس میں اشکال کرنے لگا۔ ایک روز منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور درس سے استہاد پر بہت سے اشکال کئے پھر درس ختم ہونے کے بعد جب شیخ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے آہستہ سے میرے کان میں فرمایا کہ جس نے تمہارے کان میں صرف بسم اللہ پڑھا ہے اس نے میرے کان میں پہلے ہی پوری سورہ حمد پڑھ دی ہے۔

۴۷. عالم منحرف کا نقصان

(عالم اہلسنت والجماعت امام ابن ابی الحدید راجع البلاغہ جلد چہارم میں لکھتے ہیں کہ معاویہ اپنے تابعین و اصحاب کو لایچ و بے امیر المؤمنین علی کے خلاف روایت گڑھنے اور لوگوں کے سامنے بیان کرنے پر آمادہ کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ ایسی روایتیں گڑھی جلتیں جن میں علی کے خلاف نفرت اور بیزاری کا منہوم پایا جائے۔ وہ اس کام کے لئے کافی قسم صرف کرتا تھا۔ ناکہ لوگ زیادہ سے زیادہ حدیثیں گڑھ سکیں اور لوگوں کے دل میں اس بات کا رجحان پیدا ہو۔ چنانچہ

سے اپنے قریب کے ضعیف الاعتقاد شیعوں کو نجات دے۔ اگر تو ان میں سے بہتر کو پسند کیا تو میں تجھے دونوں دے دوں گا۔ لیکن اگر بہتر انتخاب نہ کیا تو پھر ایک ہی چیز دوں گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ مولا کیا دونوں چیزوں کا ثواب برابر ہے؟ امام نے فرمایا کہ اس کا ثواب تمام دنیا کی ہمتا سے جیس گنا بہتر ہے۔ تو اس نے کہا پھر میں کم قیمت کا کیوں انتخاب کروں؟ میں باب علم کو اختیار کرتا ہوں (یعنی میرے لئے ایک دروازہ علم کا کھول دیں) یہ سنا کہ امام نے فرمایا تم نے اچھی چیز کا انتخاب کیا، پھر اس کو وہ علم سکھایا اور پیش ہزار درہم بھی دیئے۔ وہ امام سے رخصت ہو کر اپنے قہر پہنچا اور اس نا پسندی سے بحث کی اور اسے مغلوب کر دیا۔ یہ خبر امام حسن مجتبیٰ کو بھی ملی۔ ایک روز اتفاقاً پھر وہ شخص خدمت امام میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے برابر نہ کسی نے فائدہ اٹھایا اور نہ تمہارے دوستوں میں سے کسی کو اتنی دولت ملی کیونکہ تم نے کئی چیزیں حاصل کر لیں۔

(۱) دوستی خدا۔

(۲) دوستی پیغمبر و وصی۔

(۳) ان دونوں کی عزت و طاہرہ یعنی ائمہ معصومین علیہم السلام کی صحبت

(۴) دوستی ملائکہ۔

(۵) موتین کی محبت اور دنیا کے ہر مومن اور کافر سے ہزار گنا بہتر قبول جرات کا۔ مبارک ہو تمہیں مبارک ہو

۴۸. تحصیل علم بھی اور توسل بھی

آقا میر تقی میر نے کہا ہے جو علمائے عصر حاضر ہیں سے ہیں دو واسطوں سے

۱۴۸ اس نے امام کی نقل کی

ایک بادشاہ کے دربار میں ایک مسخرہ رہتا تھا وہ لوگوں کی نقل کر کے بادشاہ کو خوش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ مذہب اہل سنت سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس کا وزیر ناصبی اور دشمن اہل بیت نبوت تھا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے سفر کیا اور وزیر کو اپنی جگہ بٹھایا۔ وزیر یہ جانتا تھا کہ مسخرہ دوستانہ علیٰ یم سے ہے۔ اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک دن اس نے مسخرے کو بلا کر کہا تم میرے سامنے بھی نقل کرو اس نے بہت انکار کیا اور معذرت چاہی۔ لیکن وزیر نے قبول نہ کیا۔ تو مسخرہ نے ایک روز کی مہلت مانگی دوسرے دن باس اعراب پہنے ہوئے، اکرمیں تیز تلوار حمل کر کے آیا اور وزیر سے جاننا انداز میں سخت لہجے میں کہا خداوندی اور میری خلافت بلا فصل پر ایمان لے آؤ ورنہ تمہیں قتل کروں گا۔ وزیر نے اس کام کو شرمی سمجھا اور بہت ہنسنا مسخرہ اور فریب آیا پھر سخت انداز سے اپنی بات کی تکرار کی اور تھوڑی سی تلوار نیام سے باہر نکالی۔ آخر کار تیسری مرتبہ میں اپنی پوری طاقت کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھا اور تلوار نیام سے باہر نکالی پھر آخری مرتبہ اس نے اپنی بات کہی۔ وزیر نہیں کی وجہ سے بے حال تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ چمکتی ہوئی تیز تلوار اس کے سر پر لگی اور ایک وار میں اس کی زندگی تمام ہو گئی۔ (وہاں ہی کے بعد جب بادشاہ کو یہ خبر ملی تو مسخرہ فرار ہو گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے تلاش کیا جائے جب مسخرہ کو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لایا گیا تو اس نے تمام واقعہ بادشاہ کو بتا دیا۔ واقعہ سن کر بادشاہ بہت ہنسنا اور اسے معاف کر دیا۔

لے خزانہ

لوگ بھی معاویہ کی خواہش پوری کرتے تھے خود ساختہ روایت بیان کرنے والے لوگوں میں سے ابوہریرہ، عمر بن عاص اور مغیرہ بن شعبہ بھی ہیں۔ انہیں کہتا ہے کہ ابوہریرہ معاویہ کے ساتھ عراق گیا تو پہلے مسجد کوفہ کی طرف گیا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بہت سے لوگ اس کے استقبال کے لئے اور اس کی تقریر سننے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ابوہریرہ لوگوں کے ساتھ دوڑا تو جو گر بیٹھا۔ پھر خیز مرتبہ اپنا ہاتھ پیشانی پر مار کر روتا کہ لوگ اس کی بات کا یقین نہ کر سکیں (بولایا اہل العراق..... نفس بالتار) اسے اہل عراق کی بات یہ سوچ سکتے ہو کہ میں خدا اور رسول پر تہمت لگا کر اپنا ٹھکانہ جہنم بناؤں گا۔ خدا کی قسم میں نے چغیر سے سنا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک جسم ہوتا ہے۔ (غیر الی ثوبس) میرا مرم مدینہ میں کوہ عیسٰی سے لے کر کوہ ثور تک ہے۔ جو شخص علاقہ میں فتنہ برپا کرے خدا ملائکہ اور لوگوں کی اس پر لعنت ہو (وہ شہد..... احداث فیہا) اور خدا گواہ ہے کہ میں نے مدینہ میں فتنہ برپا کیا۔ جب یہ خبر معاویہ کو ملی تو ابوہریرہ کا بہت احتساب کیا۔ اور اس کو بہت کچھ دیا حکومت مدینہ میں اس کو دے دی۔ زرخشیری نے ربیع الاواریں لکھا ہے کہ ابوہریرہ کو مغیرہ لکھا ابیت پسند تھا یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو دودھ میں ترش ڈال کر بنایا جاتا ہے ابوہریرہ معاویہ کے دسترخوان پر بیٹھ کر مغیرہ کھانا کھا۔ اور جب وقت نماز ہوتا تو غسل کے پیچھے نماز پڑھنے چلا جاتا۔ جب کوئی اس پر اعتراض کرتا تو وہ کہتا تھا کہ (مغیرہ معاویہ..... علی افضل) معاویہ کے دسترخوان کا مغیرہ اچھا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ لیکن نماز غسل کی اقتدا میں افضل ہے۔

لے کان والہ نقاب۔ ج ۱ ص ۱۴۸

http://fb.com/ranajabirabbas

۴۹۔ دوستی اہل بیت

مخبر بن مسلم کہتے ہیں کہ میں کوفہ سے مدینہ کا قصد کر کے چلا۔ چونکہ بیمار تھا، تو میری بیماری کی اطلاع حضرت محمد باقر کو دی گئی۔ آپ نے خوان پوشش سے ڈھاک کر ایک غلام کے ذریعہ کچھ شربت بیجا جب غلام شربت لے کر آیا تو کہا کہ امام نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک تم شربت نہ پی لو میں تمہارے پاس سے نہ جاؤں گا۔ جب میں نے شربت پینا چاہا تو اس سے شک کی خوشبو آ رہی تھی۔ پینے میں بہت ہی عمدہ اور ٹھنڈا محسوس ہوا۔ میں شربت پی چکا تو غلام نے کہا امام نے فرمایا ہے کہ شربت پی کر میرے پاس آ جانا۔ میں آنحضرت کی فرمائش کے بارے میں سوچنے لگا۔ حالانکہ شربت پینے سے قبل مجھ میں کھڑے ہونے کی جی طاقت تھی۔ تو مجھے محسوس ہوا کہ میں فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اب آزاد ہو گیا ہوں۔ امام کے کے دولت سرا پر پہنچ کر داخل ہونے کی اجازت چاہی (فصوص ص ۱۰۰)۔

..... ادخلنا امام علیہ السلام نے بلند آواز میں فرمایا ٹھیک ہو گئے۔ آؤ، آؤ۔ میں گھر میں داخل ہوا تو رونے لگا اور سلام کر کے امام کی دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ امام نے فرمایا تم کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپ پر قسربان ہو جاؤں میں اس لئے رو رہا ہوں کہ میں آپ سے بہت دور ہوں کوفہ اور مدینہ میں کافی فاصلہ ہے اور اب میں حاضر بھی ہوا ہوں تو زیادہ نہیں رہ سکتا۔

امام نے فرمایا تم جو ہمارے پاس زیادہ نہیں رہ سکتے تو خدا نے ہمارے دوستوں کو اسی طرح رحیم سے دور رکھا ہے۔ لیکن کوفہ اور مدینہ کی مسافت کے لئے جو تم نے کہا ہے تو اس میں تم حضرت ابی عبد اللہ امام حسین علیہ السلام

کی تائید کرو۔ وہ ہم سے دور عراق میں قرأت کے پاس دفن ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔ تم جو یہ کہتے ہو کہ ہمارے اور تمہارے درمیان فاصلہ زیادہ ہے تو مومن اس دنیا اور دنیا پرست لوگوں میں ایک مسافر کی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر جب حلالے جاملے تو ہم نے جو یہ کہا کہ ہم سے محبت رکھتے ہو۔ اور مستقل ہمارے پاس رہنا چاہتے ہو تو خداوند تمہارے دل ارادوں سے قطع ہے وہ تمہیں اس کی مصلحت اور در سے جگاہ

۵۰۔ شیعہ کون ہے

جب مامون نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کو اپنا ولی اللہ مقرر کیا تو کچھ لوگوں نے آکر امام سے ملاقات کرنا چاہی۔ اور کہلایا کہ ہم شیعہ جانے علی کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ امام نے جواب میں فرمایا۔ اے کبیرہ! اس جا میں مجھے فرصت نہیں ہے۔ وہ لوگ دوسرے روز پھر آئے اور اسی طرح کہلایا۔ امام نے پھر فرمایا کہ تمہیں واپس کر دو۔ دو مہینے تک یہی سلسلہ رہا۔ یہاں تک کہ لوگ امام کی ملاقات سے مایوس ہو گئے اور آخر میں ایک روز انہوں نے دربان سے کہا کہ ہمارے آقا علی بن موسیٰ الرضا سے عرض کرو کہ ہم آپ کے بعد علی کے شیعہ ہیں۔ آپ نے جو ہمیں ملاقات کی اجازت نہیں دی تو دشمن ہیں طعنہ دے رہے ہیں۔ اب اگر ہم اس طرح واپس جائیں تو اپنے وطن نہ جائیں گے۔ کیوں کہ اب طعنہ سننے کی تاب نہ رہی۔ امام نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ ان لوگوں نے سلام کیا۔ مگر امام نے جواب سلام میں نہیں دیا۔

محبت رکھتے ہیں آپ کے دوستوں کے دوست اور آپ کے دشمنوں کے دشمن ہیں۔ اس وقت امام علی بن موسیٰ الرضا نے فرمایا (مصحف)۔
 ... اہل ودی (رجا سے میرے بھائی) اور میرے دوستوں! قریب تو قریب آؤ۔ آپ اپنے قریب بلاتے رہے۔ یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بلا کر بٹھالیا پھر دربان سے پوچھا کہ یہ لوگ کتنے بار آئے تھے۔ اس نے کہا ساٹھ مرتبہ۔ امام نے فرمایا تم ساٹھ مرتبہ ان کے پاس جاؤ۔ سلام کرو اور میرا سلام بھی انہیں کہو۔ انہوں نے چونکہ تو یہ کہی ہندوان کے گناہ معاف ہو گئے۔ اور چونکہ ہم سے محبت رکھتے ہیں، لہذا ان احترام میں۔ ان کی ضروریات پوری کرو اور انہیں آخر اجا کے لئے اور بطور تحفہ کافی مقدار میں دولت و ثروت دو۔

۵۱۔ ایک اور نمونہ

ایک شخص نے امام حسین سے عرض کیا میں آپ کا شیعہ ہوں۔ امام حسین نے فرمایا خدا سے ڈرو۔ ایسی چیز کا دعویٰ نہ کرو کہ خدا کہے کہ تم چھوٹے ہو اور وہ غلط دعویٰ کرتے ہو۔ ہمارے شیعہ وہ ہیں جن کا دل ہر ملیدگی اور کثافت سے پاک و پاکیزہ ہو۔ تم یہ کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں۔
 ایک دوسرے شخص نے امام زین العابدین سے عرض کیا میں آپ کے شیعان خاص میں سے ہوں۔ تو امام نے فرمایا کہ تم تو ابراہیم خلیل کے مانند ہو۔ کہ خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ (و ان شیعۃ)۔ بقلب سلیم) بے شک ابراہیم ان کے شیعوں میں سے ہیں جو اپنے پروردگار کی بارگاہ

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۵، جزء اول ص ۲۴۰

اور نہ ہی ان سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ سب لوگ اسی طرح سے کھڑے رہے۔ اور کہنے لگے یا بن رسول اللہ! آ کر یاد دہاؤ کہ آپ نے ہمیں اندر آنے کے اجازت کیوں نہیں دی تھی۔ اور اب اگر (اجازت دی تھی تو سلام کا جواب نہیں دیتے) اس ذلت کے بعد ہمارے لئے کچھ اور باقی ہے؟ امام نے فرمایا (ما اصابکم)۔ ... عن کتبہم اگر تم کسی معیبت میں مبتلا ہوتے ہو تو وہ تمہارے افعال کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ تمہاری بہت سی باتیں متنا کر دی جاتی ہیں۔ ہم نے اس عمل (گھر میں داخل ہونے سے روکنے) میں خدا، رسول، علی اور اپنے آپ کے طاہرین کی پیروی کی ہے۔ انہوں نے بھی نہیں مورد عقاب قرار دیا ہے چنانچہ میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ عذاب ہم لوگوں پر کیوں نازل ہوا؟ امام نے فرمایا کہ تمہارا دعویٰ ہے کہ ہم شیعان علی ہیں۔ تم یہ دعوے ہو۔ ان کے شیعوں تو امام حسن، امام حسین، ابو سلمان، مقداد، عمار اور محمد بن ابی بکر ہیں۔ وہ ایسے تھے جنہوں نے کسی چھوٹے سے چھوٹے کام میں علی کی مخالفت نہیں کی۔ اور جس کام سے امیر المؤمنین نے منع کیا اسے کبھی انجام نہ دیا۔ لیکن تم کہتے ہو کہ ہم شیعان علی ہیں اور بہت سے واجبات میں کوتاہی کرتے ہو۔ ہر آدمی کے حقوق کو سبک سمجھتے ہو۔ جہاں لقیۃ نہ کرنا چاہیئے وہاں لقیۃ کرتے ہو۔ اگر تم یہ کہو کہ ہم امیر المؤمنین اور ان کے دوستوں کے دوست اور ان کے دشمنوں کے دشمن ہیں تو میں اس بات کو رد نہ کروں گا لیکن تم نے تو بہت بڑی بات کا دعویٰ کر دیا۔ اگر تم نے اپنے قول کو اپنے عمل سے ثابت نہ کیا تو خدا اک ہو جاؤ گے۔ مگر یہ کہ خدا تمہیں نجات دے دے ان لوگوں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ! ہم اپنے قول پر توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اور جو بات آپ نے تعلیم فرمائی ہے اب وہ ہی کہیں گے۔ ہم آپ سے

ایک فقیہ نے کہا اس آیت مبارکہ (التسلیح) (التعمیم) اس روز تم سے نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ میں "نعم" کے معنی اب سرد ہیں۔ انہم نے بلند آواز میں فرمایا تم آیت کی اس طرح تفسیر کرتے ہو، اور ہر شخص الگ الگ طریقے سے حنی بیان کرتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اب سرد مراد ہے۔ بعض کہتے ہیں خواب راحت مراد ہے۔ بعض قائل ہیں کہ زیادہ تر کھانے مراد ہیں۔ تحقیقی میرے والد نے اپنے والد امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے کہ جب یہ بات ان کی خدمت میں بیان کی گئی تو آپ کو غصہ آگیا۔ اور فرمایا کہ خدا نے جو چیزیں اپنی مخلوق کو بخش دی ہیں ان کے بارے میں ہرگز سوال نہ کرے گا۔ اور نہ اس پر منت کرے گا۔ یہ کام تو مخلوق کو بھی سب نہیں بتا کہ اگر کسی کو کھانا کھلا دے یا پانی پلا دے تو اسے احسان سمجھے جو چیزیں لوگوں کے لئے مناسب نہیں ہیں انہیں خداوند بزرگ و بزرگ کی طرف کیسے منسوب کیا سکتا ہے؟ و لکن التعمیم ونبوۃ رسولہم (نعم تو ہم اعلیٰ بیت کی محبت اور دوستی ہے توحید خدا و نبوت کے بعد اس کے بارے میں سوال کرے گا کیوں کہ اگر بندے نے لوازمات ولایت کو پورا کیا تو جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اسے ملیں گی۔ امام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے امام صادق سے اور انہوں نے امام محمد باقر سے اور اسی طرح حضرت علی سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرم نے فرمایا (مخلی) (لا ذوال لہ) اے علی! مرنے کے بعد انسان سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال ہوگا وہ توحید خدا، میری نبوت اور تمہاری ولایت کا اقرار ہے جس طرح خدا نے ان کے لئے مقرر فرمایا اور میں نے ان تک پہنچایا، جس نے ان میں چیزوں کا انکار کر لیا اور اس کا اعتقاد بھی نہیں ہوا تو وہ ایسی نعمتوں کی طرف چلا جائے گا جو کبھی

میں پاک و سالم قلب کے ساتھ حاضر ہوئے اگر تمہارا دل ابراہیم کی طرح ہے تو ہمارے شیعوں میں سے ہو۔ لیکن اگر ان کے دل کی مانند تمہارا دل ہے اور کفایت و پلیدی سے صاف ہے تو ہمارے دوستوں میں سے ہو اور اگر ایسا بھی نہیں ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ تم نے جھوٹ کہا تھا تم اس جھوٹ کے کفارہ میں تو عرض جہنم میں مبتلا ہو گے اور مفلوج ہو جاؤ گے۔ اور آخر غمناک تمہیں اس بیماری سے نجات نہ ملے گی۔

ایک شخص نے امام محمد باقر کے سامنے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم میرے سامنے غور کرتے ہو حالانکہ میں شیخان آل محمد میں سے ہوں۔ یہ سنکر امام نے فرمایا بزرگوار! کعبہ کی قسم! تجھے اس کے مقابل میں کوئی فخر نہیں اور تو نے اس میں اشتباہ بھی کیا ہے۔ تم اپنا مال اپنے اخراجات پر صرف کر سکتے ہو۔ یا اپنے مومن بھائیوں کے اخراجات پر؟ اس نے عرض کیا اپنے اخراجات پر زیادہ صرف کر سکتا ہوں۔ تو امام نے فرمایا تو ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو لوگ ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کے اموال خیرات کرنا ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہے حتیٰ کہ خود ہمارے لئے (کجا وہ لوگ جو صرف نام کے شیعہ ہوں) و لکن

..... النجاة بحبت کعبہ! بلکہ تم یہ کہو کہ میں آپ کے دوستوں میں سے ہوں اور ان لوگوں میں سے ہوں جو آپ کی محبت کے ذریعہ اپنی نجات کی امید رکھتے ہیں

۵۲ نعمت واقعی کیا ہے؟

ابراہیم بن عباس کا تب کہتے ہیں ہم حضرت رضا کی خدمت میں حاضرتے

یہ چند روایات جلال اللہ اور نزول طبعاً ۱۴۳۳ھ ۱۴۳۴ھ سے لگی ہیں۔

ختم نہ ہوں گی۔

۵۳۔ انہوں نے کس طرح قیام کیا؟

اسلام میں سبقت کرنے والوں میں سے خباب الارث بھی ہیں۔ کفار نے انہیں کافی اذیت دی تاکہ وہ اسلام سے دستبردار ہو جائیں۔ لیکن وہ راضی نہ ہوئے۔ کفار آگ جلا کر ان کا کمر پر رکھ دیتے۔ جس سے ان کی کمر کا گوشت جل جاتا۔ مگر وہ استقامت سے کام لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے رسول اسلام سے کھانا و مشروبات کی شکایت کی۔ اس وقت آنحضرتؐ فرما کہ عہد کے سایہ میں اپنی جان و پیر رکھے آرام فرما رہے تھے۔ میں نے جا کر عرض کیا کہ کیا آپ میں اس گرفتاری سے نجات و دلائل گئے۔ اور خداوند عالم سے دعا نہ فرمائیں گے کہ وہ ہمیں نجات دے۔ اس وقت پیغمبر اکرمؐ کا چہرہ چمک رہا تھا۔ آپ اٹھے اور فرمایا۔ تم سے پہلے لوگوں نے تو ہر مصیبت پر صبر کیا ہے۔ انہیں زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ ان کے سروں پر آگ سے رکھ دیتے۔ ان کے گوشت و پوست میں لوہے کی گنگھیاں داخل کر دیتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنا مذہب نہیں بدلا۔ خداوند عالم اسلام کو ایسی طاقت دے گا کہ صغارا سے حضرت موت تک جانے میں سوائے خدا کے لوگ کسی سے نہ ڈریں گے۔ لیکن تم ہلکی کر رہتے ہو۔ جب کہ صبر زیادہ بہتر ہے۔

عجب اب ایک لوہا ہر تھے۔ پیغمبر اکرمؐ انہیں بہت چاہتے تھے۔ آپ ایک مرتبہ ان کے پاس گئے لوگوں نے اس بات کی اطلاع عجب اب کی مالک کو دی تو وہ لوہا پگھلا کر ان کے سر پر رکھتی تھی۔ ایک دن عجب اب نے اپنی مالک کی شہادت پیغمبرؐ سے کی تو پیغمبرؐ نے اس کے لئے بددعا کی۔ اتفاق سے اس عورت کے سر میں شدید درد ہوا۔ یہاں تک کہ شدت درد کی بنا پر کہنے کی طرح چلائے اور لے گیا نام المودہ درد اور عذاب

بھونکنے لگی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اپنی صحت چاہتی ہے تو گرم لوبا اپنے سر پر رکھو۔ خیاب گھلا ہوا لوبا علیحدگی کی غرض سے اس کے سر پر رکھتے تھے تاکہ مرض سے نجات ملے۔

ایک دن عمر بن خطاب نے خباب سے پوچھا کہ مشرکین تمہیں کس طرح شکنجہ دیتے تھے۔ خباب نے اپنی بیٹھ سے پیرا ہن اوپر اٹھادیا اور کہا یہ دیکھو! مرنے جب خباب کی بیٹھ دیکھی تو بڑا تعجب کیا اور کہا خدا کی قسم! میں نے اب تک کسی کی کمر ایسی نہیں دیکھی۔ خباب نے کہا مشرکین میری پشت پر آگ جلاتے تھے اور جب تک میری کمر کا گوشت جدا نہ ہو جاتا اس وقت تک کفار آگ بجھتے نہ دیتے تھے۔

خیاب الامارت کا لڑکا عبد اللہ حضرت امیر المومنین کے اصحاب میں سے تھے۔ ایک روز خوارج نہروان نہر کے کنارے ایک نختان سے گدہ رہے تھے تو انہوں نے عبد اللہ بن خیاب الامارت کو دیکھا کہ گلے میں قسوان لٹکا کر ہوش گدھے پر سوار ہیں۔ عبد اللہ کے ساتھ اس کی حاملہ بیوی بھی ہے۔ خوارج نے ان سے پوچھا کہ عثمان کے دور حکومت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟
عبد اللہ نے جواب دیا (ان علی اعلم..... والنقد بصیرۃ)
علی دنیا کو بہت اچھی طرح پہچانتے ہیں اور دین کی حفاظت میں سب سے زیادہ انہوں نے کوشش کی۔ اور انہیں امور میں بصیرت کامل حاصل تھی۔

خوارجلے کہا ہے کہ آن جو تمہارے گلے میں لٹکا ہوا ہے ہمیں تمہارے قتل کا حکم دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس بیچارے کو نہر کے کنارے لاکھ شہید کر دیا۔

پڑھنا، پھر ان لوگوں کے لئے بد دعا کرتے ہوئے کہا اللہم احصہ۔۔۔
 ہنصہ احداً لوگوں نے انہیں سوئے پر لٹکا دیا۔ خبیث نے تختہ دار پر چڑھ کر
 ہر کوئی کہا خدا یا تو جانتا ہے کہ یہاں کوئی ایسا نہیں جو یہاں سلام پیغمبر تک پہنچا
 سکے۔

ابو عقیقہ بن حریث نے آگے بڑھ کر تلوار کی ایک ضرب خبیث کے جسم پر
 لگائی اور قتل کر دیا جب واقعہ کی اطلاع پیغمبر کو ملی تو آیتا نے فرمایا تم میں سے
 خبیث کی لاش تختہ دار سے اتار کر لانے کے لئے کون آمادہ ہے؟ زبیر و مقداد
 نے اس کام کی ذمہ داری لی۔ وہ چلے تو راتوں میں سفر کرتے اور دن میں چھپے رہتے
 تھے۔ یہاں تک کہ آدھی رات کے وقت تنہا جہاں خبیث کا لاشہ دار پر لٹکا ہوا تھا پہنچے
 اور دیکھا کہ چالیس آدمی چوبندہ دار کے اطراف میں مست سو رہے ہیں۔ انہوں نے خبیث کی
 لاش دار سے اتاری خبیث کا جسم اس وقت تک گرم تھا۔ وہ اپنا ایک ہاتھ اپنے جسم پر
 رکھے ہوئے تھے۔ زبیر نے خبیث کا لاشہ اپنے گھوڑے پر رکھا اور دونوں دایس چل دیئے۔ پالٹا
 جیسے آئے اور خبیث کی لاش نہ پائی تو واقعہ کی اطلاع قریش کو دی فوراً ستر آدمی ان کی تلاش میں
 چل دیئے جب وہ مقداد زبیر کے پاس پہنچے تو زبیر نے خبیث کی لاش زمین پر رکھ دی۔ زمین سے
 ان کے جسم کو اپنے سینے میں چسپاں کیا اسی لئے انہیں بیٹا الارض کہا جاتا تھا۔ پھر زبیر نے اپنے ستر
 غلام اتار کر کہا تم بہت زیادہ جرات کر رہے ہو میں زبیر بن عوام ہوں میری ماں صفیہ دختر
 حیدر المطلب ہے۔ اور میرے ساتھ مقداد بن اسود گندی ہے۔ ہم لوگ شیر ثریان میں جواہر
 حیشہ کی طرف چلے جا رہے ہیں اگر تم جنگ کرنا چاہتے ہو تو گھوڑوں سے اتر جاؤ ورنہ چاہتے
 اپنے گھر و لوگوں میں چلے جاؤ۔ قریش نے جنگ ذکر نہائی بہتر سمجھا اور واپس آگئے۔ پھر زبیر و مقداد
 نے پیغمبر کریم کی خدمت میں پہنچ کر تمام واقعہ کی اطلاع دی۔

عبد اللہ کا خون پانی میں مل کر بہنے لگا۔ پھر عبد اللہ کی حاملہ بیوی کا شکم چاک کر
 کے بچہ کو نکالا اور اس کا سر بھی تن سے جدا کیا۔ کچھ دوسرے آدمیوں کو بھی قتل کر
 اس نملستان میں خرمہ پڑا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے اٹھا کر منہ
 میں رکھا تو سب نے اس سے اظہار راز افشائی کرتے ہوئے کہا تم یہ کیا کر رہے ہو؟
 اس نے نوراً خسرہ منہ سے باہر نکال دیا۔ پھر راستے میں ایک سوراٹا تو ایک
 شخص نے اسے قتل کر دیا۔ تو سب نے اس سے کہا تم نے اس عمل سے زمین پر
 فساد برپا کیا۔

۵۲۔ اس نے قرآن کی تعلیم میں کیا کیا دیکھا؟

پیغمبر اسلام نے جنگ حرا ۱۱۱ھ کے بعد دس آدمیوں کو قرآن
 کی تعلیم دینے کے لئے مشرکہ رجب بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو احکام الہی اور
 قرآن مجید کی تعلیم دیں۔ ان میں خبیث بن عدی بن مالک بھی تھے۔ مگر
 لوگوں نے خیانت کی۔ دس آدمیوں میں سے آٹھ کو قتل کر دیا۔ اور دو آدمیوں
 (خبیث بن عدی اور زبیر بن دشمنہ) کو گرفتار کر کے مکہ میں غروخت کر دیا۔
 کچھ مدت تک خبیث قید میں رہے آخر کار قریش نے ان کے قتل کا ارادہ کر لیا
 اور خبیث کو قتل کرنے کے لئے حرم کعبہ سے باہر لائے قتل کے وقت خبیث
 نے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت مانگی۔ قریش نے اجازت دے دی۔
 تو نماز پڑھ کر کہا خدا کی قسم اگر اس کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ یہ کہو گے کہ
 موت کے خون سے ملو لائی نماز پڑھ رہا ہے۔ تو اس سے زیادہ مناز

۱۸۱ تحفۃ الاحباب ص ۱۸۱

۵۵ مسلمان استقامت رکھتے ہیں

کفار قریش نے جب یہ دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کرنے والے مسلمان بھی آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور مکہ میں رہنے والے مسلمانوں کو بھی ابو طالب کی حمایت کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ تو ایک بڑی انجمن بنائی اور یہ طے کیا کہ پیغمبر کو قتل کر دیا جائے۔ جب یہ خبر ابو طالب کو ملی تو ابو لہب کے علاوہ تمام بنی ہاشم مسلمان اور غیر مسلمان کو اپنے ہمراہ ایک درہ کوہ رجبہ شعب ابی طالب کہا جاتا تھا، میں لے کر چلے گئے ابو طالب نے درہ کے دونوں طرف نگہبان معین کر دیئے اور اکثر رات میں پیغمبر کی جگہ اپنے بیٹے علی کو سلا دیتے تھے۔ حقہ ہمیشہ تناوار لے کر پیغمبر کے پاس ٹپکتے رہتے تھے۔ جب قریش نے مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی تو اپنے ارادہ میں ناکام ہو گئے اور دوسری تدبیر سوچنے لگے۔ چالیس آدمیوں نے دراندوہ میں بیٹھ کر جہد و بیان کیا کہ بنی ہاشم سے تعلقات منقطع کر دیں۔ ان کی لڑکیوں کی شادی قریش میں ہونے دیں۔ لڑکوں کی شادی ہونے دیں۔ ان سے خرید و فروخت بند کر دیں۔ اور جب تک بنی ہاشم پیغمبر کو قریش کے حوالہ نہ کر دیں ان سے ہرگز صلح نہ کی جائے۔ تاکہ ہم پیغمبر کو قتل کر سکیں۔ یہ جہد نامہ لکھ کر مہر لگا دی اور ابو جہل کی خالام جلاس کو وسایا۔

بنی ہاشم موصوفہ ہو گئے اور کوئی شخص ان سے معاملہ نہیں کرتا تھا البتہ حج کے زمانے میں چونکہ عرب جنگ کو حرام سمجھتے تھے تو بعض لوگ اس وقت معاملہ کرتے تھے۔ دوسرے شہروں سے بھی لوگ مکہ آتے تھے اور مسلمان بھی شعب سے باہر آ جاتے تھے اور اعراب سے کھانے پینے کی چیزیں خرید کر شعب میں جمع کر لیتے تھے مسلمانوں کے معاملہ کرنے وقت اگر قریش میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جاتا، تو وہ اس جہش کوفہ

نہ زیادہ قیمت پر خرید لیتا تھا یا فروخت کرنے والے کا سارا مال لوٹ لیا کرتا تھا جب کوئی مسلمان شعب سے باہر آتا اور قریش اسے دیکھ لیتے تو اس کو قتل کر دیتے اور سزائیں دیتے کہ وہ مجھ کو قتل کرے مسلمان اتنے زیادہ پریشان ہو چکے تھے کہ ان کے بچے بھوک کی وجہ سے روتے اور چلاتے تو اہل مکہ تک آوازیں جاتی تھیں۔ بچوں کی لہجہ آوازیں سن کر اکثر مشرکین افسوس کرتے یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے مخالفت شروع کر دی۔ ابو طالب اس خوف کی بناء پر کہ کہیں قریش مدت میں اگر پیغمبر کو قتل نہ کر دیں ان کے ایک طرف اپنا بستر اور دوسری طرف اپنے کسی لڑکے کا بستر بچھا دیتے تھے اور پیغمبر کو درمیان میں لٹاتے تھے۔

رات کو جب قریش بچوں کی آوازیں سننے تو صبح آپس میں کہتے تھے رات کیسی گزری؟ تو جواب دیتے تھے بہت اچھی گزری۔ سوال کرنے والا کہتا تھا گھر میں معلوم ہے تمہارے بھائیوں کے بچے بھوک کی وجہ سے صبح تک جلاتے رہے؟ یہ سن کر بعض قریش خوش ہوتے تھے اور بعض بہت رنجیدہ ہوتے تھے اس چیز نے بعض لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ پوشیدہ طور پر کچھ کھانے پینے کی چیزیں شعب ابی طالب میں پہنچائیں

دیگر لوگوں کے علاوہ حکیم بن حزام بن خویلد نے بھی ایک روز اپنی بھوپھی خدیجہ زوجہ پیغمبر کو کچھ کھانا ایک اونٹ پر رکھ کر ایک غلام کے ساتھ بھیجا جاتے ہیں اسے ابو جہل مل گیا۔ ابو جہل نے اونٹ کی مہار پکڑ کر کہا تو نے جہد و بیان کی خلافت وزری کی ہے۔ میں تجھے انجمن کے درمیان لے چلوں گا اور ذلیل وغیرہ کروں گا۔ ابو جہل کا بھائی ابو لہب خیری بھی وہاں پہنچ گیا تو اس نے کہا اس غلام کو چھوڑ دے اس کی بھوپھی کی کچھ کھانے پینے کی چیزیں اس کے پاس تھیں وہ انھیں پہنچا ناچاہتا ہے۔ ابو جہل نے اپنے بھائی کی بات نہ مانی۔ آخر کار دونوں لڑنے لگے۔

۵۶۔ ابو جہانہ کی استقامت

جب مشرکین نے پیغمبر اور علیؑ کو محاصرہ میں لے لیا تھا اور فراری مسلمانوں کی کوئی خبر نہیں تھی اچانک پیغمبر نے ابو جہانہ کو دیکھا اور فرمایا: ابو جہانہ! میں نے تم سے اپنی بیعت اٹھائی تم سلامتی کے ساتھ محاصرہ سے باہر نکل جاؤ۔ اور جہاں دل چاہے چلے جاؤ لیکن علیؑ، تو وہ مجھ سے اور میں اس سے ہوں۔ میں کہ ابو جہانہ نے زار و قطار دونوں اطراف سے گزر دیا اور کہا خدا کی قسم! میں ہرگز آپؐ کی بیعت نہیں توڑ سکتا، میں آپؐ کو چھوڑ کر کہاں جاسکتا ہوں۔ اگر میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں تو وہ بھی ایک روز مر جائے گی۔ اگر اپنے گھر جاؤں تو وہ بھی ایک روز ہر باز ہو جائے گا اگر مال کی طرف بڑھوں تو وہ بھی ایک روز فنا ہو جائے گا اور اگر موت کی طرف بڑھوں تو وہ جلد آئے گی۔

پیغمبر اسلام کے سامنے جب ابو جہانہ نے رو کر یہ بیان کیا تو آنحضرت بھی گریہ فرماتے گئے اور ابو جہانہ کو جنگ کی اجازت دی، ایک طرف علیؑ اور دوسری طرف ابو جہانہؓ کفار و مشرکین سے مقابلہ کرتے رہے جب ابو جہانہؓ دشمنوں سے ٹکرائے ہوئے زمین پر گر پڑے تو علیؑ انہیں اٹھا کر خدمت رسالت میں لے آئے، ابو جہانہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے حق بیعت ادا کر دیا، پیغمبر نے فرمایا: ہاں، پھر ان کے لئے دعائے خیر کی۔ اس کے بعد علیؑ تنہا جنگ کرتے رہے، جب جنگ اتنی تیز ہو رہی تھی کہ نوسہ زخم علیؑ کے جسم مبارک پر لگے اور دشمن پر حملہ کرنے میں سولہ مرتبہ زمین پر گرے اور چار مرتبہ جبرئیلؑ نے صورت انسانی میں آکر زمین سے اٹھایا۔ ناگاہ پیغمبر نے دیکھا کہ شدت جنگ کی بنا پر علیؑ کے پروردگار نے انہیں گریہ فرمانے لگے اور عرض کیا پروردگار! تو نے مجھے اپنے دین کو قربان دینے

ابو بکرؓ کی کوئی اونٹ کی ہڈی مل گئی، اس نے ابو جہل کے سر پر مار کر زخمی کر دیا۔ ابو جہل کو بہت افسوس ہوا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس شکست کی اطلاع پیغمبر کو ملے۔

دوسرے شخص جو شعب ابی طالب میں کھانا پینا کرتا تھا۔ پیغمبر کا داماد علیؑ ابو العاص ربیع تھا۔ درہ تک گیسوں اور خرما اونٹ پر لاد کر لاتا اور درہ میں اونٹ کو چھوڑ دیتا تھا اسی لئے پیغمبر نے فرمایا کہ ابو العاصؓ نے ہماری دامادی کا حق ادا کر دیا۔

ان پریشانیوں کے باوجود پیغمبر اور ان کے اصحاب نے تین سال تک شعب ابی طالب میں زندگی بسر کی۔ یہاں تک کہ بعض قریش نے شدت ناراحتی کی بنا پر اپنے عہد کو توڑ دیا اور قریش سے اظہارِ ناراضگی کیا۔ پیغمبر نے کچھ باتیں ابو طالب کو بتائیں، انہیں کے ضمن میں کہا کہ عہد نامہ کو تو تمک نے کھا لیا ہے اور صورتِ اسلحہ ختم باقی ہے۔ ابو طالب نے یہ بات قریش سے بتائی تو مطابق واقعہ تھی، آخر کار ریحہ النہین شرمندہ ہوئے اور ان کی تعداد بھی کم ہو گئی تو سلطانِ شعب ابو طالب سے باہر آگئے۔

سہ دو بیٹیاں جنابِ خدیجہؓ کی اپنے ساتھ لافقی تھیں اور ان کی تربیت کی۔ ان میں سے ایک کی شادی پیغمبرؐ نے ابو العاصؓ کے ساتھ کی اور اسی مناسبت سے آپؐ نے انہیں اپنا داماد کہا۔

سہ قاتلِ انوارؓ نے جزرِ اول مرتے۔ چاہے مطہرات دینی،

کا وعدہ کیا ہے، اگر تو چاہے تو دشوار نہیں ہے۔

۵۷۔ ایک مسلمان خاندان کی استقامت

مرو بن جوح ایک پیر سے معذرت تھے ان کے چار فرزند تھے جو نہایت بہادر تھے جنگ احمد میں پیغمبر اسلام کے ہر کاب رہے، عمرو نے بھی جنگ کے ارادے سے چلنا چاہا تو ان سے کہا گیا کہ تمہارے چار بیٹے جنگ میں شریک ہیں اب مناسب نہیں ہے کہ ایک پیر سے معذرت ہونے کے باوجود تم بھی جنگ کے لئے جاؤ تو عمرو نے جواب دیا کیا یہ مناسب ہے کہ میرے چار بیٹے جنت میں چلے جائیں اور میں عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھا رہوں؟ یہ کہہ کر جنگ احمد کی طرف چل دیئے، گھر سے نکلنے وقت دعا کی، پروردگار مجھے اب گھر واپس نہ بھیجنا۔ خدمت رسول میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے تم سے احکام جنگ ساقط کر دیئے ہیں عمرو نے عرض کیا مگر میں اب ایک پیر سے معذرت ہونے کے باوجود جنت میں جانا چاہتا ہوں، جنگ کے لئے گئے اور جنگ و جدال میں اپنا جہان دے دی، عمرو کے بعد ان کے بیٹے خلافت شہادت پائی پھر ان کے برادر نسبی عبداللہ بن مرو بن حزام، سفیان بن عبداللہ بن عمرو بن جوح کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

یہی عبداللہ جناب جابر انصاری کے والد تھے، مرو بن جوح کی زوجہ عند جنگ ختم ہونے کے بعد میدان احمد میں آئی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حوام اور اپنے شوہر عمرو بن جوح اور بیٹے خلافت کو انش کو انش پر رکھ کر مدینہ لے گئیں۔

اسے یہ روایت ہمارا الانوار جلد ششم اور سوم حضرت مسیحی، نسخ التواریخ جلد ۱۲ سے نقل کی گئی ہے۔

عائشہ کچھ عورتوں کے ساتھ پیغمبر کی خبر گیری کے لئے آرہی تھیں، راستے میں حند سے ملاقات ہوئی تو نبی اکرم کے متعلق پوچھا، حند نے کہا خدا کا شکر کہ اس کا رسول سلامت ہے، اس کے علاوہ برصیت ہمارے لئے آسان ہے، عائشہ نے پھر پوچھا کہ اونٹ پر کیا ہے؟ تو حند نے کہا میرے شوہر، بھائی اور بیٹے کے لاشے ہیں حند حبشہ دکنستان کے آخر میں پہنچی تو اونٹ بیٹھ گیا حند نے اسے لکڑی اور پتھر سے بھی مارا مگر وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھا لیکن جب حند اسے احد کی طرف ہانکتی تو وہ ہوا کی مانند تیز رفتاری سے قدم آگے بڑھتا، حند نے پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اونٹ کی بی ماسوریت ہے تم یہ بتاؤ کہ تمہارے شوہر عمرو نے گھر سے نکلتے وقت کیا کہا تھا حند نے جواب دیا کہ جب وہ گھر سے نکل رہا تھا تو قہد کی طرف رخ کس کے کہا (اللہ لا تزدق..... فی الشہادۃ) خدا یا اب مجھے گھر واپس نہ کرنا، مجھے شہادت عطا فرما، تو پیغمبر نے فرمایا کہ اسے انصار اہم میں لے آئیے بھی لوگ ہیں جو خدا سے کسی چیز کی خواہش کریں تو وہ روز کرے گا، اور عمرو ان لوگوں میں سے تھا، پھر فرمایا اے حند! تیرے بھائی عبداللہ کے سر پر فرشتہ اپنے پرروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ عبداللہ کو کہاں دفن کیا جاتا ہے، جبرائیل، میکائیل اور جہان جنت میں ایک دوسرے کے دوست ہیں حند نے کہا یا رسول اللہ! خدا سے دعا کریں کہ میں بھی جنت میں ان لوگوں کے ساتھ رہوں۔

احمد میں جہاں عبداللہ اور عمرو کی قبر بنائی گئی تھی وہاں سیلاب آجاتا تھا ایک مرتبہ سیلاب آیا تو دونوں کی قبریں بہہ گئیں، لوگوں نے دیکھا کہ عبداللہ کا ایک ہاتھ ان کے زخم پر رکھا ہوا ہے، جب ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا تو غورا خون جاری ہو گیا، مجبور ہو کر سہر ہاتھ وہیں رکھ دیا گیا۔

کرتار ہا تو تمام رات میں وہ سانس نہ سوسو کر نہ چٹھا اور گرتا رہا مگر اس نے اپنا ارادہ نہ بدلا۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا میں نماز صبح پڑھنے کے لئے کمرہ سے باہر گیا پھر حجب واپس آیا تو دیکھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکا تھا اور چراغ کے قندیل کے پاس بیٹھا تھا۔ پھر اس سے جو مجھے درس لینا چاہیے تھا میں نے وہ حاصل کر لیا۔ اسے رات میں سمجھ کیا کہ ہر کام کرنے کے لئے کوشش اور استقامت ضروری ہے،

اس موقع پر چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

- ۱۔ ایک چشمہ پھار سے نکلا تو اچانک اس کے راستے میں ایک پتھر آگیا۔
- ۲۔ اس نے اس سخت پتھر سے نرم لپٹے میں کہا کہ مہربانی کر کے مجھے تھوڑا سا راستہ دے دینا۔

۳۔ چونکہ خدا اس پتھر کے سر پر مندر بار بھی تھی اس نے چشمہ کو طمانچہ لگا کر کہا کہ یہاں سے دور ہو جا۔

۴۔ مجھے شہر سے شہر دریائوں کے سیلاب اپنا جگہ سے نہ ہٹا سکے تو کون ہے کہ تیری وجہ سے میں اپنی جگہ چھوڑ دوں۔

۵۔ پتھر کی بات سن کر چشمہ نہ سرد چلا اور مایوس نہ ہوا بلکہ اپنی کوشش پر جاری رکھی پتھر کو اس کی جگہ سے ہٹا لیا۔

۶۔ وہ نہایت کوشش و انوشانی کے بعد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ اور راستہ بنایا۔

۷۔ تم بھی اگر کوشش کرو تو ہر چیز حاصل کر سکتے ہو اگرچہ اس کا حاصل ہونا مشکل ہی کیوں نہ ہو۔

لغہ الکلی - ج ۱ - صفحہ ۱۰۰

جہاں کہتے ہیں کہ میں نے چھالیس سال بعد اپنے والد کا جسم قبر میں دیکھا مگر اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سورج ہے میں۔ گیارہ محرم جو ان کی پیدائش پر ڈال دی گئی تھی وہ بھی تازہ تھی۔ میں نے ان کے جسم میں خوشبو لگانا چاہی تو انھیں نہ منہ کیا بلکہ اس موقع پر دواش مار ملاحظہ ہوں۔

(۱) منہ کی استقامت اور ثابت قدمی سزاوار ہوتی ہے مگر لوگوں کے لئے باعث عیب نہ بنے۔

(۲) اس کے سر پر جتنی طرحیں لگائی جاتی ہیں اس میں اتنی ہی زیادہ استقامت پیدا ہوتی ہے۔

۵۸۔ استاد ابو الحجاج کون تھے؟

ابو الحجاج اقصیٰ ایک عارف و زاہد استاد تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے کس استاد کی شاگردی کی ہے تو ابو الحجاج نے کہا میرا استاد جمل تھا لہٰذا لوگوں نے خیال کیا کہ ابو الحجاج نے یہ بات بعنوان مزاح کہی ہے لیکن ابو الحجاج نے کہا کہ میں نے مزاح نہیں کیا ہے تو لوگوں نے کہا تم نے جمل سے کیسے درس حاصل کیا۔ ابو الحجاج نے جواب دیا کہ سروی کے زمانے میں ایک شہر میں بیدار تھا تو ایک جمل کو دیکھا وہ پایہ چراغ پر چڑھنا چاہتا تھا لیکن بار بار گر جاتا۔ میں بیٹھا ہوا شمار

لغہ فاہ التواریخ - ج ۱ - صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱

لغہ ایک مہارنگ کا پر دار کیرا ہوتا ہے، مبالغہ و کس فہم پر بیٹھا ہے۔

فارسی میں اسے سرگین سلطان کہتے ہیں۔

عبداللہ کی گفتگو میں کروڑوں کی تعداد ہو کر رہی اور وہ عبداللہ کو آزاد کرنے کی طرف مائل ہو گئے۔ روڑیوں کے سردار نے عبداللہ سے کہا کہ تم میرا سر جو ہم لوگو میں آزاد کرو دوں گا۔ عبداللہ نے انکار کر دیا۔ پھر اس نے کہا تم دین نصرانیت قبول کر لو تو میں اپنی لڑکی کی شادی تمہارے ساتھ کروں گا اور اپنی سلطنت کا کچھ حصہ بھی تمہیں دوں گا مگر عبداللہ نے پھر انکار کر دیا تو روڑیوں کے سردار نے عبداللہ سے کہا کہ تم میرا سر جو ہم لوگو میں تمہارے ساتھ اسٹی مسلمان قیدیوں کو آزاد کرو دوں گا۔ عبداللہ نے کہا کہ اگر تم اسٹی مسلمانوں کو آزاد کرنے کا وعدہ کرتے ہو تو میں تمہارا سر چومنے کے لئے تیار ہوں یہ کہہ کر روڑیوں کے سردار کا سر جو ہم لیا تو اس نے عبداللہ کے ساتھ اسٹی مسلمانوں کو آزاد کر دیا۔ جب تمہارے رہا ہو کر مسلمان مدینے پہنچے اور عربین خطاب سے ملے تو عمر نے عبداللہ کا سر جو ہم لیا۔ اصحاب پیغمبر بھی بطور مزاح عبداللہ سے کہتے تھے کہ تم نے کافر کا سر جو ما ہے تو وہ جو لب میں کہتے کہ خدا نے اسی کے سبب اسٹی مسلمانوں کو آزاد کر دیا۔

۶۰۔ اس میں اتنی طاقت نہ تھی

شیخ نجاشی علیہ الرحمہ کی کتاب کشکول جلد اول صفحہ ۱۰۱ پر لکھتے ہیں کہ گزشتہ زمانے میں کوہ لبنان پر ایک عابد رہتا تھا وہ دن میں روزے رکھتا اور شب و روز عبادت کیا کرتا تھا، شام کے وقت ایک روئی اسے ملتی وہ آدھی روتی انتظار میں کھالتا اور آدھی روتی سو کر کے لئے رکھ دیتا تھا ایک مدت تک یہی سلسلہ جاری رہا اور عابد پہاڑ پر ہی زندگی بسر کرتا رہا۔

۱۔ سفینۃ البحار ج ۲، صفحہ ۱۲۰

- ۸۔ جہاں خدا سے امید کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو، کیونکہ مایوسی کا نتیجہ صرف موت ہی ہے۔
- ۹۔ اگر تم اپنے کاموں میں استقلال و انتقامت سے کام لو تو ہر شکل آسان ہو جائے گی۔

۵۹۔ مسلمان کو مستقل مزاج ہونا چاہیے

جن لوگوں نے اسلام قبول کرنے میں بہتقت کی ان میں سے عبداللہ بن حذافہ بھی ہیں وہ حبشہ ہجرت کر گئے روڑیوں نے انہیں اور کچھ دیگر مسلمانوں کو گرفتار کر لیا اور مذہب نصرانیت قبول کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کر دیا روڑیوں نے ایک دینار روغن زیتون گرم کر کے ایک مسلمان سے کہا کہ تم مذہب نصرانیت قبول کر لو ورنہ اسی تیل میں ڈال دیئے جھاؤ گے مگر اس نے قبول نہ کیا تو روڑیوں نے انہیں دینار میں ڈال دیا تصویر دی ویر میں اس کا جسم جل گیا اور صرف ٹہریاں دکھائی دیئے گئیں۔ پھر عبداللہ سے بھی دین نصرانیت قبول کرنے کو کہا۔ انہوں نے انکار کر دیا لوگوں نے کہا انہیں بھی دینار میں ڈال دیا جائے یہ سن کر عبداللہ نے رونا شروع کر دیا روڑیوں میں سے ایک ضعیف نے کہا یہ خوف کی وجہ سے رو رہا ہے لہذا اسے نہ ڈالو مہارے۔ عبداللہ نے جواب دیا کہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں اس گرم روغن زیتون سے ڈر رہا ہوں تو ایسا بے گز نہیں، بلکہ میں تو اس لئے رو رہا ہوں کہ میرے پاس ایک ہی جسم دروغ ہے اور تم مجھ پر ظلم کر رہے ہو۔ کاش! میرے جسم کے بالوں کی برابر میرے جسم دروغ سے بیوسے ریشمی میں بار بار زندہ کیا جاتا اور راہ خدا میں اسی طرح اپنی جان دیتا، اس وقت تم لوگ مجھے اذیتیں دیتے اور میں خوش ہو کر راہ خدا میں جان دیتا۔

ابن تہا کہ بے حیا تو ہے یا میں۔ یہ سن کر عابد اتنا متاثر ہوا کہ اس پر غشی طاری ہو گئی بلکہ

۶۱۔ سخن چین تو بہ کرتا ہے

حضرت صادق نے فرمایا کہ خدا نے موسیٰ پر وحی کی کہ تمہارے اصحاب میں سے ایک صحابی تم پر سخن چینی کرتا ہے تم اس سے پرہیز کرنا۔ موسیٰ نے عرض کیا پرہیز کیا؟ میں اسے نہیں پہچانتا، تو اسے پہچنوادے خدا نے فرمایا۔ موسیٰ! میں اس کے لئے تم کو کو بہتر نہیں سمجھتا تو کیسے پہچنواؤں، کیا تم چاہتے ہو کہ میں خود اس پر سخن چینی کروں، موسیٰ نے عرض کیا پھر میں اسے کیسے پہچانوں؟

وحی ہوئی تم اپنے اصحاب کو دس، دس کے جہد کر دو پھر ان میں قرعہ اندازی کرو، جن لوگوں میں سے وہ شخص ہوگا جس میں معلوم ہو جائے گا۔ جناب موسیٰ نے یہ کام انجام دیا۔ اس شخص نے جب دیکھا کہ قرعہ درست نکلا ہے اور اس کے سوا ہونے کا وقت قریب ہے تو اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا موسیٰ! جس شخص کی تمہیں تلاش ہے وہ میں ہوں۔ لیکن خدا کی قسم! اب ایسا کام ہرگز نہ کروں گا۔ جہاں السادات جلد دوم ص ۳۳ پر یہ روایت اس طرح نقل کی گئی ہے کہ کو ایک مال بنی اسرائیل میں قویا پڑا حضرت موسیٰ نے چند مرتبہ نماز استسقاء پڑھی کہ خدا سے ہارش کی دعا کی مگر بارش نہ ہوئی اور موسیٰ کو وحی ہوئی کہ تمہارے اصحاب میں ایک شخص غیبت کرتا ہے اور اس پر اصرار کرتا ہے لہذا تمہاری دعا

ملے کٹھول۔ شیخ عبادہ ری اول۔ ص ۳۳

ملے ہار الانوار۔ طبع اخوندی جلد ۱۲ ص ۳۳

اتفاقاً ایک رات اس کے لئے روئی نائی تو صبح کا پہلا اور صبح کی وجہ سے اسے نیند بھی نہ آئی۔ نماز کے بعد مسلسل انتظار کرتا رہا کہ معمول کے مطابق اس کے لئے روئی آئے مگر اسے کوئی دوسری چیز بھی نہ ملے تاکہ وہ اسے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا پہاڑ کے نزدیک ایک تحریر آباد تھا وہاں کے لوگ نصرانی تھے عابد جمع ہوئے ہی پہاڑ سے اتر کر وہاں پہنچا اور ایک نصرانی سے کھانا طلب کیا اس نے عابد کو جو کی دو روٹیاں دے دیں۔ نصرانی کے گھر کے دروازے پر ایک بھوکا کتا بیٹھا تھا وہ عابد کے پیچھے چل دیا اور بھوکنا شروع کر دیا کچھ دور چل کر کہتے نے عابد کا دامن پکڑ لیا عابد نے ایک روٹی کتے کے آگے ڈال دی اور خیال کیا کہ وہ اسے کھا کر واپس چلا جائے گا کتے نے وہ روٹی کھالی اور دوبارہ عابد کا دامن پکڑ لیا تو عابد نے دوسری روٹی بھی کتے کو کھلا دی مگر وہ پھر بھی واپس نہ گیا اور تیسری مرتبہ عابد کا دامن پکڑ کر پھاڑ دیا عابد نے کہا سبحان اللہ! میں نے اتنا بڑے شرم کتنا نہیں دیکھا۔ تیسرے مالک نے مجھے دو روٹیاں دی تھیں جو میں نے تجھے کھلا دیں اب تو کیا چاہتا ہے۔ خدا نے کتے کو موت گویائی دی اور وہ بولا میں بے حیا نہیں ہوں میں اس شخص کے گھر پر ایک مدت سے رہتا ہوں اس کی کبر لیا کی مخالفت کرتا ہوں جو کچھ وہ مجھے دیتا ہے میں اسی پر قناعت کر لیتا ہوں کبھی ایسا نہیں ہوتا ہے کہ اسے اپنے لئے بھی کوئی چیز میسر نہیں ہو پاتی تو وہ مجھے بھی کچھ نہیں دیتا۔ اس کے باوجود جب سے میں اس کے گھر پر آیا ہوں وہ ایسا نہیں گیا اور اس کے ملاوہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگی میری حادث ہے کہ اگر کوئی چیز ملتی ہے تو شکر کرتا ہوں اور اگر کچھ نہیں ملتا تو صبر کر لیتا ہوں لیکن تجھے اگر ایک شب روٹی نہ مل سکی تو برداشت نہ کر سکا اور مذاق عالم کا درجہ چھوڑ کر ایک نصرانی کے سامنے ہاتھ پھیلا دیا۔ تو نے دوست کو چھوڑ دیا دشمن سے مل گیا

تو میزان میں موجود تھے یہ روتو کیسا؟ میں نے تو ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا ہے۔ جواب آئے گا کہ یہ اس کا بدلہ ہے جو لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی۔ یہ حدیث مجھے ریاضی شیخ بہاء کو، قہار اشکر یہ ادا کرنے کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ کیونکہ تم نے مجھے ایک چیز دی ہے حالانکہ اگر تم میرے سامنے ایسا کوئی کام یا اس سے بھی بدتر کرتے تو میں نہیں کوئی جواب دیتا بلکہ معاف کر دیتا۔ اور اس چند روزہ زندگی میں بھی تیرے ساتھ وفا کرتا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے یہ اشعار رکھے۔

ترجمہ :- ۱۔ ہماری تو عادت کسی کو ستانے کی نہیں ہے لیکن اگر ہمیں کوئی ستائے جب بھی ہم کسی سے نہیں کہتے ہیں۔

۲۔ اور اگر ہماری بنیاد صبر سے دھواں لگنے لگے تو ہماری فریاد سے آگ نہ برے گی۔

۳۔ روزہ ہم خود پرہ خاطر ایک ہی سجدہ میں خاتم کی بنیادیں منہدم کر سکتے ہیں۔
۴۔ اگر بادِ سحر کو ہم اہانت دے دیں تو دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کو زیر و زبر کر دیں۔ (شیخ بہاء علیہ الرحمۃ)

۶۲۔ ہم اپنے بھائیوں کا گوشت نہ کھائیں

پیغمبر اکرمؐ نے ایک روز حکم دیا کہ سب مسلمان روزہ رکھیں اور جب تک اہانت نہیں دی جائے افطار نہ کریں شام کو ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اب تک روزہ سے تھے کیا اب افطار کر سکتے ہیں؟ جو پوچھتا آنحضرتؐ افطار کی اہانت دے دیتے تھے۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے خاندان کی دو لڑکیوں نے روزہ

قبول نہیں کروں گا۔ موسیٰؑ نے عرض کیا وہ کون شخص ہے؟ خدا نے ارشاد فرمایا۔ موسیٰؑ! میں غیبت سے لوگوں کو منع کرتا ہوں تو خود کیسے غیبت کروں؟ تم اپنے اصحاب سے کہو کہ سب توبہ کریں تاکہ ان کی دعا قبول ہو سکے۔ لوگوں نے توبہ کی تو خدا نے پانی برسایا۔

۶۲۔ قیامت میں غیبت کی سزا

شیخ بھاد علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کشکول جلد اول صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں کہ ایک روز ایک جگہ میرا ذکر ہوا تو حاضرین میں سے ایک شخص جو مجھ سے دوستی و محبت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا میری غیبت کرنے لگا اور غیر مناسب باتیں میری طرف منسوب کرنے لگا۔ اس کے پیش نظر خداوند عالم کا یہ قول نہ تھا راہب... افیہ منیا، یعنی کیا تم لوگ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو؟ اگر پسند نہیں کرتے تو غیبت بھی نہ کرو۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ مجھے تمام واقعوں کی گواہی مل چکی ہے تو اس نے بہت طوالتی خطا مجھے لکھا اس میں میری رضایت اور اپنے لئے معافی چاہی۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ تم نے میرے پاس جو بدیر بھیجا ہے۔ خدا تمہیں اس کا بدلہ دے کیونکہ تمہارے بدیر سے قیامت میں میری نیکیوں کا بدلہ ہماری رہے گا۔ رفعد و رہنا..... انت منہ بری، حضرت رسول اکرمؐ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو مقامِ حساب میں لایا جائے گا تو اس کے نیک اعمال میزان کے ایک طرف اور برے اعمال دوسری طرف رکھ دیئے جائیں گے اس کے گناہوں کا بدلہ وزنی ہوگا اس وقت ایک درو کو کاندہ اس کی نیکیوں کی طرف رکھ دیا جائے گا فوراً اس کے اچھے اعمال برے اعمال سے زیادہ ہو جائیں گے تو وہ عرض کرے گا پروردگار! میرے تمام نیک اعمال

میرے والد ماجد نے اپنے آباء اجداد سے اور انھوں نے پیغمبر اسلام سے نقل فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مومن کی غیبت کرتا ہے تو خدا را نقطعت البصیرا عصمت ایمان کو جو کہ مومنین کے حقوق کی محافظ ہے ان دونوں کے درمیان سے ختم کر دیتا ہے اور غیبت کرنے

لقد كشف الرصد غيبه على الرصد ^{FAP} -

والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

۶۵۔ خدا کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہ کرو

حضرت صادقؑ آل محمدؑ نے فرمایا کہ جب جناب یوسفؑ کو قید کر دیا گیا تو خدا نے ان پر تعبیر خواب بدریہ الہام نوامدی بھی۔ جناب یوسفؑ لوگوں کو خواب کی تعبیرات سے جس روز جناب یوسفؑ گرفتار ہوئے تھے اسی روز دو جوان بھی گرفتار کئے گئے تھے دوسرے روز صبح کو انہوں نے یوسفؑ کے پاس آکر عرض کیا ہم نے رات خواب دیکھا ہے ہیں تعبیر بتائیے۔ جناب یوسفؑ نے پوچھا تم نے کیا دیکھا؟

ایک نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ تھوڑی روٹی میں اپنے سر پر رکھ کر نے چار بابوں اور اسے ہر بندے کھا رہے ہیں۔ دوسرے نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ انکو رنجیڑ رہا ہوں۔ جناب یوسفؑ نے ان دونوں کے جواب میں فرمایا میں ایسی تعبیر بیان کروں گا کہ کھانا کھانے سے پہلے اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی تم میں سے ایک تو بادشاہ کا ساقی بنے گا اور اسے شراب پلانے کا لیکن دوسرا تھوڑا وار پر لٹکا دیا جائے گا۔ پرندے اس کے سر پر بیٹھ کر اس کا مغز کھانے لگے جس سے جناب یوسفؑ نے کہا تھا کہ تجھے وار پر لٹکایا جائے گا اس نے کہا میں نے تو کوئی خواب نہیں دیکھا ہے۔ آپ سے یوں چھوٹ کہہ دیا تھا۔ جناب یوسفؑ نے فرمایا کہ تو نے جو کچھ پوچھ لیا وہ گنہگار اب بھوٹ اور سچ اس میں فائدہ نہیں رکھتا۔ میں نے جو کچھ بیان کر دیا وہی ہوگا رشم قال... منہ بلیت

سطح بیار۔ جلد ۱۶۔ ۱۸۹ - ۱۸۵

پھر جس شخص کے آزاد ہونے کی امید تھی جناب یوسفؑ نے اس سے کہا کہ بادشاہ سے میرا بھی تذکرہ کرنا لیکن وہ وسوسہ شیطانی کے سبب بھول گیا اور یوسفؑ کا تذکرہ بادشاہ سے نہ کیا۔ رات سال مزید قید میں رہے کیونکہ اس وقت وہ اپنے پروردگار کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور دوسرے پر اعتماد کیا۔ خدا نے یوسفؑ کو وحی کی کہ تمہیں وہ خواب کس نے دکھایا تھا؟ اور کس نے تمہاری محبت یعقوب کے دل میں جاگزیں کر دی تھی۔ جناب یوسفؑ نے عرض کیا پروردگار! وہ تیری ہی ذات ہے۔ خدا نے بھروسہ فرمایا کہ اس قافلہ کو کنوئیں کے پاس کس نے بھیجا؟ اور تمہیں وہ دعا کس نے بتائی جس کے سبب تم کنوئیں سے باہر نکلے؟ یوسفؑ نے جواب دیا خدا یا تیری ذات ہے۔ خدا نے پوچھا یوسفؑ! جب لوگوں نے تمہیں زلیخا کے بارے میں تہمت لگائی تو کس نے بچے کو زبان عطا کر کے تمہیں نجات دلائی؟ یوسفؑ نے کہا معبود تو نے ہی یہ کام بھی انجام دیا۔ خدا نے پوچھا کہ تمہیں وزیر مصر کی بیوی اور دوسری تمام عورتوں کے کمر و میدے کس نے بچایا؟ یوسفؑ نے کہا تو نے راقال تکلیف..... السجن، خدا نے فرمایا کہ اس وقت تم نے دوسروں سے کیوں پناہ مانگی۔ مجھ سے کیوں درخواست نہ کی تاکہ میں تمہیں زندان سے رہا کر دیتا۔ تم نے میرے ایک بندے سے خواہش کی کہ وہ ایک ایسے شخص سے جو میرے اختیار میں ہے تمہارے سفارش کرے۔ تم نے چونکہ ایک بندے کو دوسرے بندے کے پاس بھیجا ہے لہذا اب مزید سات سال تک قید میں رہو۔

جناب یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو قید کر دیا تو جناب یعقوبؑ نے خدا کھا اور خواہش کی کہ وہ بنیامین کو آزاد کر دیں اس خط میں فراق یوسفؑ میں

رنج و غم میں مبتلا ہونے کی شکایت لکھی جب پسران یعقوب وہ خط لے کر مصر کی طرف چلے گئے تو حبرائیل نے آکر یعقوب سے فرمایا کہ تمہارا پروردگار کہتا ہے جن مصیبتوں کی شکایت تم نے عزیز مصر کو لکھی ہے تمہیں کس نے ان مصائب میں مبتلا کیا؟ یعقوب نے کہا کہ خدا یا تو نے ہی تنبیہا مجھے اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے۔ خدا نے فرمایا کیا میرے علاوہ بھی کوئی تمہاری پریشانیاں دور کر سکتا ہے یعقوب نے کہا نہیں تو خدا نے کہا پھر تم نے اپنی مصیبتوں کی شکایت دوسرے سے کیوں کی۔ تمہیں ایک بندے سے شکایت کرتے ہوئے شرم نہ محسوس ہوئی یعقوب نے کہا خدایا میں استغفار کرتا ہوں۔ وحی ہوئی کہ جو مصیبتیں تمہیں آئیں انہیں وہ اٹھا چکے لیکن اگر ابتداء مصائب میں ہی تم میری طرف متوجہ رہتے اور استغفار کرتے تو حالانکہ میں نے یہ سب کچھ تمہارے لئے عین کر دیا تھا۔ تو معاف کر دیتا لیکن شیطان نے تمہیں میری یاد سے غافل رکھا۔ یعقوب! میں یوسف اور اس کے بھائی کو تم سے ملا دوں گا تمہاری دولت اور طاقت جسمانی جو کم ہو گئی ہے پھر واپس دے دوں گا۔ تمہیں قوت بقدرت بھی عطا کروں گا یہ سب کچھ انصاف سے ایک تنبیہ تھی۔

۶۶۔ ہمیں مصیبت کے وقت کس پناہ مانگنا چاہیے

محمد بن عبداللہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ بہت زیادہ تنگ دستی میں مبتلا ہو گیا ایسے وقت میں دوست ہیں گریز کرنے گئے ہیں میں کافی رقم کا مقروض بھی تھا اور لوگ برائے اپنا پیسہ مانگتے تھے دینے کا حکم اس وقت حسن بن زید تھا

سنة چهارم، ج ۱۷، ص ۱۲۵.

کے کناسے آگ جلائی گئی اور اس کے شعلے بلند ہوئے تو حرارت اتنی زیادہ بڑھ گئی کہ خود وہ لوگ ابراہیم کو آگ میں ڈالنے سے عاجز ہو گئے۔

شیطان نے انہیں بتایا کہ ایک منجیق بنائیں اور اس کے ذریعے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیں لوگوں نے ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا۔ مگر وہ اپنی جگہ بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا۔ پوری کائنات میں ہلچل مچ گئی۔ دنیا کی ہر شے زبان حال سے خدا کی بارگاہ میں شکوہ کر رہی تھی زمین نے کہا خدا یا ابراہیم کے سوا مجھ پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تجھے پسند ہے کہ انہیں آگ میں جلا دیا جائے؟ ملائکہ نے عرض کیا پروردگار! تیرے خلیل کو لوگ آگ میں ڈال رہے ہیں، خدا نے جواب دیا کہ اگر وہ مجھے پکارے گا تو میں حاجت روائی کروں گا جبرائیل نے عرض کیا خدا یا! ابراہیم کے علاوہ روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ لوگ اسے آگ میں ڈال رہے ہیں۔ جواب ملا خاموش ہو جا۔ جو بندہ تیری طرح خدا سے میں ملاتا ہوں میں اس وقت چاہوں اسے نجات دوں۔ مجھے پکارو تو میں اس کا جواب دوں گا۔

اس وقت جبرائیل نے آکر ابراہیم سے کہا ابراہیم! تمہاری کوئی حاجت ہے؟ ابراہیم نے جواب دیا راجا..... الوکیل، مجھے تم سے کوئی حاجت نہیں۔ خدا ہی میرے لئے کافی ہے اور وہ ہی میرا مددگار ہے۔

میکائیل نے آکر عرض کیا ابراہیم میرے اختیار میں پانی ہے اس کے ذریعے آگ بجھا دوں؟ ابراہیم نے کہا نہیں۔ ہوا پر معن فرشتے نے آکر کہا ابراہیم اگر کہو تو اہی ایک طوفان اُٹھائے اور یہ تمام آگ پر گندہ ہو جائے۔ ابراہیم نے کہا انہیں پھر جبرائیل نے عرض کیا ابراہیم! خدا سے التماس کرو کہ وہ تمہیں نجات دے لے فقال..... بھائی، ابراہیم نے کہا میرے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مجھے

اسے مانگے سے پہلے ہی دے دیتا ہوں تو کیا اگر وہ سوال کرے تو کیا میں نہ دوں گا؟ اس نے اشتیاء کیا ہے کیا دنیا و آخرت کی سفاوتیں میرے ہی ہاتھ میں ہیں؟ اگر ساتوں آسمانوں اور زمین کے رہنے والے تمام لوگ اگر مجھ سے کچھ مانگیں اور میں ان کی تمام حاجتیں پوری کروں تو پھر گیس کی برابر میری حکومت و اقتدار میں کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ اس ملک میں کیسے کی واقع ہو سکتی ہے جس کا میں مالک ہوں۔ وہ شخص بد بخت ہے جو میری نافرمانی کرے اور پھر مجھ سے مندرت نہ چاہے۔

۶۶۔ ہمیں صرف خدا سے مدد مانگنا چاہیے

جب قوم نمرود نے بتوں کو گرائے کے جرم میں جناب ابراہیم کو گرفتار کر لیا تو نمرود نے آپ کی سزا کے متعلق لوگوں سے مشورہ کیا۔ سب نے کہا راجا..... فاعلمین، ابراہیم کو آگ میں جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔ نمرود کو یہ رائے پسند آئی۔ ابراہیم کو قید کر دیا گیا تاکہ آگ جلانے کے وسائل اور مقدمات فراہم ہو سکیں۔ ایک مدت تک قوم نمرود نے لکڑیاں جمع کیں ابراہیم کو نذر آتش کرنا ان کی نظر میں اتنا زیادہ اہم تھا کہ اگر کوئی مریض ہو جاتا تو قیامت مگرتا تھا کہ اس کے مال سے فلاں مقدار میں ابراہیم کو جلانے کے لئے ایندھن خرید دیں یا عورتیں اون بنائیں تو اس کا پیسہ آگ جلانے کے منتظم کو دے دیں تھیں۔ انہوں نے اتنی زیادہ آگ جلائی کہ پرندہ بھی اس کے اوپر سے نہیں گزر سکتا تھا۔

نمرود کے حکم سے، لوگوں نے ایک بلند عمارت بنائی تاکہ نمرود اس پر بیٹھ کر ابراہیم کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھ سکے۔ جب کوئلہ قریب نہر کوٹھا

ماگنی ملک الموت نے اجازت دے دی تو جناب موسیٰؑ نے سجدہ میں نما کر عرض کیا پروردگار! ملک الموت کو حکم دے کہ وہ مجھے میری والدہ امیرچیل سے ملنے کی اجازت دے دے۔ خدا نے عزرائیل کو حکم دیا کہ موسیٰؑ کی روح قبض کرنے میں تاخیر کرے تاکہ وہ اپنے بچوں اور والدہ سے ملاقات کر سکے۔ جناب موسیٰؑ نے اپنی والدہ کے پاس آکر عرض کیا کہ مادر گرامی! مجھے بخشش دیں۔ مجھے ایک سفردہ پیش ہے۔ مادر موسیٰؑ نے پوچھا کہاں کا سفر ہے؟ کہا سفر آخرت۔ مادر موسیٰؑ نے رونا شروع کر دیا جناب موسیٰؑ اپنی والدہ سے رخصت ہو کر اپنے بچوں کے پاس آئے اور ان سب سے بھی رخصت ہوئے۔ جناب موسیٰؑ اپنے چھوٹے بچے سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اس نے جناب موسیٰؑ کا دامن پکڑ کر زار و قطار رونا شروع کر دیا تو حضرت موسیٰؑ سے بھی برداشت نہ ہو سکا چنانچہ وہ بھی گریہ کرنے لگے۔ خدا نے پوچھا موسیٰؑ! تم ہمارے پاس آئے وقت اتنا زیادہ کیوں رو رہے ہو؟ موسیٰؑ نے عرض کیا پروردگار! میں اپنے بچے کی وجہ سے رورہا ہوں کیونکہ ان سے بہت محبت کرتا ہوں تو خدا نے فرمایا موسیٰؑ! اپنا عصارہ دے یا پروردگار۔

جناب موسیٰؑ نے دریا پر عصارہ مارا تو شگاف پیدا ہو گیا اور ایک سفید پتھر دکھائی دینے لگا۔ جناب موسیٰؑ نے دیکھا پتھر میں ایک چھوٹا سا کپڑا ہے اور اس کے منہ میں سبز پتہ ہے۔ کپڑا اس پتے کو گھارہا ہے۔ وحی ہوئی موسیٰؑ! اس دریا کے اندر پتھر کے درمیان رہنے والے اس چھوٹے کپڑے کو میں فراموش نہیں کرتا تو کیا تمہارے بچوں کو بھول سکتا ہوں۔ مطمئن رہو میں ان کی بہترین حفاظت کرنے والا ہوں۔ موسیٰؑ نے ملک الموت سے کہا تم اپنا کام انجام دو۔ ملک الموت نے جناب موسیٰؑ کی روح قبض کر لی۔

۱۔ شجرہ طوفانی، ص ۴۳۔

اس حالت میں دیکھ رہا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ابراہیمؑ نے دست نیاز بلند کر کے کہا رب اللہ... برحمتہ! تو خدا نے آگ سے فرمایا (کوئی برہنہ) اسے آگ! ٹھنڈی ہو گیا۔ آگ اتنی ٹھنڈی ہو گئی کہ سردی کی وجہ سے ابراہیمؑ کے دانت بیٹنے لگے۔ خدا نے پھر فرمایا (سلاطین ابراہیمؑ، ابراہیمؑ کے لئے باعث سلامتی بن جا۔) تو آگ بھول حالت میں سرد ہو گئی۔ جبریلؑ آگ میں آکر ابراہیمؑ کے گفتگو کرنے لگے۔ سرور نے دیکھا ابراہیمؑ بیٹھے ہوئے اطمینان کے ساتھ ایک آدمی سے گفتگو کر رہے ہیں۔

رفیضہ ابراہیمؑ..... ابراہیمؑ! سنو۔

یہ دیکھ کر سرور نے کہا اگر کوئی کسی کو اپنا معبود بنانا چاہے تو وہ ابراہیمؑ کے خدا کو اپنا پروردگار بنالے۔

۶۸۔ حضرت موسیٰؑ نے پتھر میں کیا دیکھا؟

ایک روز ملک الموت جناب موسیٰؑ کے پاس آئے۔ ملک الموت کو دیکھتے ہی جناب موسیٰؑ نے پوچھا تم کیوں آئے ہو۔ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے ہو یا میری روح قبض کرنے کے لئے آئے ہو؟ ملک الموت نے جواب دیا آپ کی روح قبض کرنے کے لئے آیا ہوں۔ جناب موسیٰؑ نے اپنی والدہ اور بچوں سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ ملک الموت نے کہا مجھے اتنی مہلت کی اجازت نہیں دی گئی ہے جناب موسیٰؑ نے ایک سجدہ کرنے کی مہلت

۱۔ اس داستان میں چند روایات سے استفادہ کیا گیا۔ مہاراج ۱۵، ص ۲۴۳۔

۲۔ باب نور آمدن ملائکہ برای نجات ابراہیمؑ، سفینہ ج ۲، ص ۶۹۔

دور ہو گا تو سن کر رنجیدہ ہو گا یا دشمن ہو گا تو سن کر خوش ہو جائے گا۔ اپنی پریشانی مخلوق کے سامنے بیان نہ کرو وہ تو خود ہی اسے ہر طرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتی بلکہ جس نے تمہیں اس پریشانی میں مبتلا کیا ہے اس سے شکایت کرو اور وہی تمہاری پریشانی دور کر سکتا ہے۔ بیس چالیس سال سے میری ایک آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا لیکن میں نے کسی سے بیان نہیں کیا۔ یہاں تک کہ میری بیوی بھی نہیں جانتی کہ میری ایک آنکھ خراب ہے۔ لے

۱۔ عمل میں خلوص

جب عروین عبدود جو کہ ایک ہزار مردان جنگجو کے برابر سمجھا جاتا تھا جنگ احزاب میں مبارز طلب کر رہا تھا تو اس سے مقابلے کے لئے مسلمانوں میں کوئی حیرت نہیں کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت علیؓ خدمت نبویہ اسلام میں آئے اور جنگ کی اجازت چاہی پیغمبرؐ نے فرمایا ارعنا عروین عبدود (اے عروین عبدود ہے علیؓ نے عرض کیا روانا علی بن ابی طالب، میں بھی علی بن ابی طالب ہوں جب علیؓ میدان جنگ کی طرف عرو کے مقابلے کے لئے چلے تو حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا (برزہ الاسلام کلہ انہ الکفر کلہ) تمام اسلام تمام کفر کے مقابل ہے اور اسی وجہ سے جنگ احزاب میں رسولؐ نے فرمایا (تخریبتہ علیؓ) اے علیؓ! تیرا افضل من مہادقہ الثقلین، جنگ ہندو میں علیؓ کی ایک حضرت جن و انس کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ تمام مسلمین اور اسلام اسی حضرت کے منون کر رہے ہیں جس کے ذریعے علیؓ نے عروین عبدود پر فتح پائی۔

۶۹۔ علاج جی اور توکل بھی

جناب موسیٰ بن عمران بیمار پڑے تو بنی اسرائیل ان کی عبادت کے لئے آئے لوگوں نے ان کے مرض کی تحقیق کے بعد کہا اگر نولان گھاس سے آپ اپنا علاج کریں تو مرض دور ہو جائے گا (قال لا اتعاوی..... غیر دواء) جناب موسیٰ نے فرمایا میں دوا استعمال نہ کروں گا خدا مجھے بغیر دوا کے نجات دے گا۔ جناب موسیٰ ایک مدت تک مر بیٹھ رہے۔ پھر وحی ہوئی کہ میری عزت و جلال کی قسم میں اس وقت تک تمہیں شفا نہ دوں گا جب تک کہ تم اس دوا کے ذریعے جو بنی اسرائیل نے بنائی ہے اپنا علاج نہ کرو گے۔

جناب موسیٰ نے لوگوں کو بلا کر وہ دوا انگوائی۔ علاج کے کچھ ہی دن بعد موسیٰ کو شفا مل گئی۔ مگر وہ اپنے قول پر دل ہی دل میں خدا سے ٹور رہے تھے تو خدا نے فرمایا (ارادت..... منافع الاشیاء) موسیٰ کیا تم اپنے توکل کے سبب میری مخلوق کے رموز و اسرار کو ختم کرنا چاہتے ہو؟ میرے علاوہ کس نے بڑے شہرے قائم کئے اس گیارہ میں قرار دیئے ہیں۔ لے

۷۰۔ جو لوگ خدا پر بھروسہ کرتے ہیں

انصف بن قیس نے کہا کہ ایک روز میں نے اپنے چچا معصوم سے اپنا ردول بیان کیا تو اس نے میری بہت سزائش کی اور کہا بیشا اگر کس مصیبت کے وقت تم نے اپنے حالات کسی شخص کو سنائے تو وہ وہاں سے خالی نہیں یا تو وہ شخص تمہارا

نوبت آگئی۔ عابد اور شیطان نے ایک دوسرے کا گریبان کپڑا لیا۔ لیکن عابد نے جلد ہی شیطان پر غلبہ پالیا اور اس کے سینہ پر چڑھ گیا۔ شیطان نے کہا تم مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک مشورہ دوں گا اگر تمہیں پسند نہ آ یا تو جو تمہارا دل چاہے وہ کرنا۔ عابد نے کہا کیا مشورہ دینا چاہتا ہے؟ شیطان نے کہا جو کہ تو ایک حاجت مند آدمی ہے۔ لہذا میں روزانہ تیرے لئے دو دینار دیا کروں گا تاکہ تیرے اخراجات میں کوئی پریشانی نہ ہو اور دوسرے حاجت مند افراد پر بھی تو اتفاق کر سکے۔ درخت کاٹنے سے اس مشورہ کو قبول کرنا تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو تو تمہیں روزانہ دو دینار تمہارے بچے کے نیچے سے ملتے رہیں گے۔

عابد نے شیطان کی بات قبول کر لی اور واپس چلا گیا۔ قرار داد کے مطابق وہ روزانہ ایک دینار ملے گا۔ لیکن تیسرے روز وہ تلاش کرتا رہا مگر کچھ نہ ملا۔ عابد نے درخت کاٹنے کے لئے دوبارہ تبرا اٹھایا راستے میں پھر شیطان سے ملاقات ہو گئی اس مرتبہ پھر دونوں نے نزاع ہو مگر اس دفعہ عابد زمین پر گر پڑا اور شیطان اس کے سینہ پر سوار ہو گیا اور کہا اگر تم اپنا درخت کاٹنے کا ارادہ نہیں بدلتے تو میں ابھی قتل کر دوں گا۔ عابد نے اس سے حقو کی خواہش کی اور پوچھا کیا وجہ ہے پہلے تو مغلوب ہو گئے تھے اور اب مجھ پر غالب ہو گئے۔ شیطان نے کہا جو تکبر پہلے مرتبہ خلوص نیت کے ساتھ خوشنودی خدا کی خاطر آئے تھے لہذا مجھے مغلوب کر دیا تھا پھر تکبر خدا کے خاص بندوں پر ہمارا پس چلا۔ لیکن دوسری مرتبہ تم دینار کی وجہ سے آئے ہو اسی وجہ سے مغلوب ہو گئے۔

اس حساس ترین موقع پر علی نے جب عمرو کو زیر کیا اور اس کے سینہ پر سوار ہوئے تو مسلمان چلانے لگے اور رسول اسلام سے کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! علی سے کہئے کہ عمرو کو قتل کرنے میں جلدی کریں۔

اور بغیر فرمائے تھے کہ علی کو ان کی مرضی کے مطابق جنگ کرنے دو۔ وہ اپنے کاموں میں دوسروں سے زیادہ والا اور با فہم ہیں جب علی نے عمرو کا سر جدا کر دیا تو پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں لائے۔ آنحضرتؐ نے پوچھا میں تم نے عمرو کا سر جدا کرنے میں کیوں توقف کیا؟ علی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جب میں نے اسے زہن پر گرا دیا تو اس نے میرے ساتھ بے ادبی کی، تو مجھے غصہ آ گیا۔ لہذا میں اس بات سے ڈرا کہ اگر میں اسے اس حال میں قتل کر دوں تو ایسا نہ ہو کہ میرا یہ عمل قسلی خاطر اور قسطنطین کے لئے ہو۔ چونکہ اس نے میرے ساتھ بے ادبی کی تھی لہذا میں کھڑا رہا یہاں تک کہ میرا غصہ ختم ہو گیا تو میں نے اطاعت و رضائے الہی کی خاطر اس کا سر جدا کر دیا۔

۲۔ عمل خالص کا اثر

بنی اسرائیل کے بعض لوگ ایک درخت کی کچھ مدت سے عبادت کر رہے تھے۔ اس درخت کے قریب ہی ایک عابد رہتا تھا۔ ایک روز اس نے ایک تبرا اٹھایا اور درخت کاٹنے کے لئے گیا۔ راستے میں اسے شیطان ملا اور کہا تم ایسا کام کیوں کرنا چاہتے ہو جس سے تبرا کوئی فائدہ نہ ہو اور ایک بے فائدہ کام کے لئے تم نے عبادت چھوڑ دی ہے۔ شیطان عابد کو مستحق و غلام ہاتھ آ۔ آخر کار فساد کی

۷۴۔ ایک عملی حاصل و رہنماؤں مخلوط عمل

کتاب ولہ السلام میں خزانہ نذاتی سے نقل کیا گیا ہے کہ خاتون آباد کے ایک عالم بزرگوار، جو کہ غالباً علامہ مجلسی کے داماد تھے۔ کہتے ہیں جب علامہ مجلسی کے انتقال کے بعد ایک سال گزر گیا تو میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان سے شکایت کی کہ طے یہ ہوا تھا کہ آپ جلد خواب میں آئیں، اتنی دیر کیوں لگائی؟ علامہ نے جواب دیا کہ کچھ گرفتاریوں اور مشغولیت کی بنا پر تاخیر ہوئی۔ اب مجھے فرصت ملی ہے۔ جب میں نے ان کے حالات معلوم کئے تو کہا کہ جب مجھے بارگاہ پروردگار میں پہنچایا گیا تو میں نے ایک آواز سنی کہ تم کیا لاتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنی پوری زندگی روایات و اخبار اور تفسیر قرآن کی تصنیف و تالیف میں بسر کر دی جو اب ملا درست ہے لیکن تم اول کتاب میں اپنے وقت کے سلاطین کے نام لکھتے تھے اور اس بات پر بہت خوش ہوتے تھے کہ لوگ تمہاری تعریف کریں گے۔ تمہاری محنتوں کا اجر و ثواب لوگوں کی تعریفیں اور سلاطین کی خوشنودی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اپنی زندگی امامت و نماز جمعہ و جماعت میں صرف کر دی جو اب ملا ہاں۔ درست ہے لیکن جب مومن زیادہ ہوتے تو تم خوش ہوتے تھے اگر کم سمجھاتے تو تمہیں افسوس ہوتا تھا کہ کام بھی نہیں پسند نہیں ہے۔ آخر کار جو کچھ میں نے عرض کیا قبول نہ ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے اپنی تمام نیکیاں بیان کر دیں۔ اس وقت آواز آئی کہ ہم نے تمہارا ایک عمل قبول کیا ہے۔ ایک روز تمہارے ہاتھ میں ایک گلابی تھی۔ تمہارے پاس سے ایک عورت گزری اس کے پیچھے اس کا بچہ بھی تھا۔ جب بچے نے گلابی دیکھی تو ماں سے کہا۔ میں گلابی کھاؤں گا۔ تو تم نے صرف خوشنودی خدا کی خاطر وہ گلابی بچے کو دے دی۔ وہ بچہ خوش ہو گیا۔ ملا مجلسی

۷۵۔ خلوص کے مطابق بدلہ

ایک شخص کہتا ہے کہ میں کفار کے ساتھ جنگ کے ارادے سے گھر سے نکلا راستے میں ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ وہ بیٹھا ہوا تو بروہ تھکا جس میں مسافر گھوڑے کے لئے چارہ رک کر چلتے تھے اور کھاتے وقت گھوڑے کے منہ پر ہاتھ دیتے تھے، بیچ رہا تھا میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے یہ ہے کہ میں اس فوج کو خرید کر استفادہ کروں اور جب فلاں جگہ پہنچوں گا تو نہ زیادہ قیمت پر فروخت کر دوں گا۔

رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے نازل ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا۔ تجاہدین کے نام لکھو۔ تو اس نے لکھنا شروع کیا تو پہلے فرشتے نے کہا لکھو فلاں شخص تمہارے کرنے کی غرض سے آیا ہے۔ دوسرے کے لئے کہا لکھو وہ تمہارے لئے آیا ہے تمہارے بارے میں کہا لکھو کہ وہ ریاکاری اور خود نمائی کی غرض سے آیا ہے پھر جب میری باری آئی تو کہا لکھو یہ بھی تجارت کے لئے آیا ہے۔ یہ سن کر میں نے رونا شروع کر دیا اور کہا خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ہے جس کی تجارت کر سکوں میرے بارے میں تم پھر غور کرو۔ تو فرشتے نے کہا کیا تم سے یہ فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے نہیں خرید رہا؟

میں نے کہا میں تاجر نہیں ہوں۔ میرا مقصد تو جہاد و قہار تجارت نہیں۔ یہ کہہ کر میں نے پھر رونا شروع کر دیا۔ تو اس نے دوسرے فرشتے سے کہا کہ اس طرح لکھو کہ یہ شخص جہاد کے لئے آیا تھا لیکن راستے میں ایک فائدہ حاصل کرنے کے لئے خرید لیا تھا۔ اب خدا جو چاہے گا اس کے بارے میں فیصلہ کرے گا۔

لے نزہۃ الیاس ج ۱۔ ص ۵۔

مرحوم نے کہا کہ خدا نے مجھے موت اس عمل کی خاطر بخشش دیا۔

۵۔ عقلی نماز کی حالت میں

جب نماز کا وقت آتا تو عقلی پر اضطراب کی کیفیت ظاہری ہو جاتی تھی۔ لوگ سوال کرتے کہ آپ اتنے زیادہ کیوں پریشان ہیں؟ تو آپ فرماتے تھے کہ جس امانت کو خدا نے زمین و آسمان کے سپرد کرنا چاہا تھا اور انہوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا، اس کا وقت آگیا ہے۔ جنگ مصلوبین میں ایک تیر آپ کی ران مقدس پر لگ گیا تھا، لوگوں نے اسے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر شدت درد اور تکلیف کی وجہ سے نہ نکال سکے۔

لوگوں نے امام حسن علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ نماز کے وقت تک صبر کرو۔ جب میرے بابا نماز پڑھیں تو نکال لیا کیونکہ نماز پڑھتے وقت یہ دنیا و مافیہا سے اتنے بے خبر ہو جاتے ہیں کہ کسی چیز کی خبر نہیں رہتی امام حسن کے حکم کے مطابق تیر نماز کی حالت میں نکالا گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد جب حضرت علیؑ نے خون بہتا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ کے پائے اقدس سے ہم لوگوں نے تیر نکال لیا ہے یہ

۶۔ نماز کی اہمیت

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد میں

۱۔ منتخب استوارخ ص ۱۴۰

۲۔ انوار النعمانیہ ص ۲۴۴

۳۔ محاسن برقی ص ۲۰۰

۴۔ محاسن برقی ص ۱۰۰

جناہ ام حمیدہ کے پاس پھر سے کے لئے گیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو رونے شروع کر دیا، یہ دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ تو انہوں نے کہا ابو محمد! اگر تم احتضار کے وقت امام جعفر صادقؑ کے پاس آتے تو مجیب و مغرب چیز دیکھتے امامؑ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا کہ میرے تمام قرابت داروں کو بلاؤ میں ان سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ام حمیدہ کہتی ہیں میں نے امامؑ کے سب شتر داروں کو بلوایا جب سب آگئے تو امامؑ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے شفاعتنا..... بالصلوۃ..... ہماری شفاعت اس تک نہیں پہنچے گی جو نماز کو ہمک سمجھے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز علی ابن ابی طالبؑ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اس طرح نماز پڑھ رہا تھا جیسے کوا دانا پھنسنے کے لئے زمین پر اپنی منقار مارتا ہے حضرت علیؑ نے اس سے فرمایا کہ تم کب سے اسی طرح نماز پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں وقت سے۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ تیرا عمل خدا کے نزدیک اسی طرح ہے جیسے کوا اپنی منقار زمین پر مارتا ہے۔ صلوۃ علیہ وآلہ، اگر تو اسی حالت میں مرجھائے تو امت محمدیہ مصطفیٰؐ پر نہ مرے گا۔ پھر فرمایا اے اسرقی..... سرقی صلوۃ، لوگوں میں سب سے بڑا زد و دہ ہے جو اپنی نماز چراتے تھے یعنی درست ارکان و افعال کے ساتھ نماز ادا نہ کرتے۔

کے یہاں تک کہ میں اصحاب سے ملحق ہو جانوں بلکہ

۷۸۔ حضرت علی کی دوسری داستان

ابوہامد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عید کے روز میں حضرت علی کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے ایک تھیل نکالی جس میں روٹی رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ تھیل کھینچ کر تھلی جب آپ نے اسے کھولا تو میں نے جو کی سوکھی روٹی دیکھی حضرت علی نے کھانا شروع کر دیا۔ میں نے عرض کیا میرے مولا! آپ روٹی کو تھیل میں رکھ کر اس طرح کیوں بند کرتے ہیں کیوں مہر لگا دیتے ہیں حضرت علی نے فرمایا میں مورتیا ہوں کہ کہیں میرے یہ دو عزیزندرام حسن و امام حسین علیہم السلام روٹی میں لگی یا روغن زیتون نہ ملا دیں۔ آپ کا لباس کبھی بھی لیف خرما سے سلا ہوا ہوتا تھا۔ جب آپ روٹی کھاتے تو سرکہ یا نمک سے کھاتے تھے۔ اس کے بعد وہ سبزیاں یا اس سے پہلے اگر کبھی کھاتے اور شیر شتر استعمال کرتے تھے آپ گوشت بہت کم کھاتے اور فرماتے تھے کہ اپنے شکم کو حیوانات کا مدفن نہ بناؤ۔ اس خوراک کے باوجود آپ تمام لوگوں سے زیادہ قوی اور طاقتور تھے۔ اگر سنگ اور کم خوار کی سے آپ کی قوت و طاقت میں کمی نہ ہوتی تھی۔

۷۹۔ شیخ مرتضیٰ انصاری کیسے آدمی تھے؟

شیخ مرتضیٰ انصاری اعلیٰ الشیخہ مقام نے ایک مرتبہ اپنے بھائی کے ساتھ

ملہ التوار انعمانیہ مروا۔

شیخ شریح نیج البلاغہ ابن ابی الحدید۔ ج ۱۔ ص ۱۰۰

۷۷۔ متیقان کا زہد

سوید بن غفار کہتا ہے کہ جب لوگوں نے حضرت علی کی بیعت کی تو ایک روز میں بھی آپ کی ملاقات سے شرف یاب ہوا۔ جا کر دیکھا کہ آپ ایک چھوٹی سی چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اس گھر میں اس چٹائی کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا یا علی! بیعت الہال آپ کے اختیار میں ہے لیکن اس گھر میں کیا چٹائی کے علاوہ کوئی دوسری چیز دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ امام نے فرمایا۔ سوید غفل! جس مسافر خانہ یا گھر کو چھوڑنا ہوتا ہے عقل مند وراں وسائل زندگی جمع نہیں کرتا۔ ہمارے لئے دوسرا گھر ہے جہاں امن و راحت ہوگی ہم اپنے بھائی اسباب زندگی وہاں منتقل کر دیتے ہیں اور منقریب میں اس گھر کی طرف چلا جاتوں گا۔

اسود اور علقمہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی کے پاس پہنچے تو دیکھا آپ کے پاس لیف خرما سے بنا ہوا ایک طبق رکھا ہے اور اس میں خج کی دو روٹیاں رکھی تھیں اور ان پر جو کی بھوسہ بھی دکھائی دے رہی تھی۔ علی نے روٹی کو اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور توڑ کر نمک سے کھانا شروع کر دیا اور فرمایا کہ میں نے فضل سے کہا اگر تم اس آٹے سے بھوسی نکال کر میرے لئے روٹی تیار کرو تو کیا قہاحت ہے فضل نے کہا آپ اچھی روٹی کھائیں۔ اگر اس میں کوئی گناہ ہو تو میری گردن پر ہے۔ پھر تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خود ہی اس آٹے سے بھوسی جدا کرنے کو منع کیا ہے۔ ہم نے کہا یا علی! آپ نے ایسا کیوں کیا حضرت علی نے فرمایا اس طرح نفس اچھی طرح ذلیل ہوتا ہے اور مؤمنین بھی میری پیروی کریں

گھر کی طرف چلا تو سوچنے لگا کہ اگر میں یہ کام انجام دوں اور کوئی شخص مجھ سے پوچھے کہ کہاں سے آرہے ہو تو جھوٹ نہیں بول سکتا اور اسے سچ بولنے پر سخت سزا اور پڑی بد بختی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ لہذا اس نے اپنا ارادہ بدل دیا پھر اس نے دوسرا گناہ کرنا چاہا مگر ایسا ہی خیال اس کے دل میں پیدا ہوا۔ آخر کار اسے جھوٹ نہ بولنے کے سبب تمام گناہوں سے نجات مل گئی۔

۸۱۔ ناقہ ہشتی

مالک دنیا رکھتا ہے کہ جب لوگ خدا کے عبادت کے لئے جہانے لگے تو ایک ضعیف و ناتوان عورت بھی تھی اور وہ ایک کمزور اونٹ پر سوار تھی لوگ اس اونٹ پر سفر کرنے سے منع کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ اونٹ تجھے منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا تو اپنا ارادہ بدل دے لیکن عورت نے ان کی بات نہیں مانی راستے میں اس کا اونٹ بیٹھ گیا اور وہ قافلے سے پیچھے رہ گئی۔

میں نے اس کے پاس جا کر اس کی خدمت کرنا شروع کر دی۔ اور کہا کہ تجھ سے کہا گیا تھا کہ تو نہ مانی۔ اب کیا کرے گی؟ اس نے مجھے کوئی جواب نہ دیا بلکہ آسمان کی طرف سر بلند کر کے کہا: خدا یا! تو نے مجھے نہ میرے قریب رہنے دیا اور نہ اپنے گھر تک پہنچایا اور نہ فعل..... (الہ الیہ) اگر میرے قریب نہ رہے ساتھ کوئی یہ کام نہ کرتا تو میں اس کی شکایت تجھ سے کرتی۔ لیکن اب کیسے شکایت کروں، مالک کہتا ہے کہ میں نے دیکھا کہ عمار کے درمیان سے ایک شخص ایک اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے ہماری طرف نہ رہا ہے اس نے اگر اس عورت سے کہا سوار ہو جا، اس اونٹ کی مانند پورے قافلے میں کوئی اونٹ نہ تھا وہ برق رفتاری کے ساتھ چلا اور ہماری نظروں سے غائب ہو گیا پھر جب مگر پہنچے تو غمناک

کامران سے مشہد کا سفر کیا۔ پھر تہران آئے وہاں مدرسہ ماورشاہ میں ایک طالب علم کے کمرے میں ٹھہرے۔ ایک روز شیخ نے اس طالب علم کو کچھ پیسے دیئے تاکہ روٹی خرید کر لائے جب وہ لے کر آیا تو شیخ نے دیکھا کہ وہ کچھ شیرینی بھی روٹی پر رکھ کر لا رہا ہے۔ شیخ نے اس سے پوچھا تم نے شیرینی کیسے خریدی۔ اس نے کہا قرض لے کر آیا ہوں۔ تو جتنی روٹی شیرینی سے خالی تھی وہ لے لی اور فرمایا کہ مجھے یقین نہیں ہے کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے میں زندہ رہوں گا۔ (چند سال گزرنے کے بعد جب وہ طالب علم نجف گیا تو شیخ سے عرض کیا آپ نے کون سا قافلہ دیا ہے جس کے سبب اس منزل تک پہنچے اور خدا نے آپ کو کامیاب کیا کہ آپ حوزہ عالیہ میں رہتے ہیں اور تمام شیعہ ایمان جہان کے مشیخ ہیں۔ شیخ نے فرمایا جو کہ میں نے شیرینی لگی ہوئی روٹی کھانے کی بھی حیرت نہیں کی اور تم نے حیرت کر کے روٹی اور شیرینی دونوں کھائی تھیں۔ سہ۔

۸۰۔ مسیح بولنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا تھا

ایک شخص نے حضرت رسول خدا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ نفع ترین کاموں کی طرف میری رہنمائی فرمائیے۔ آنحضرت نے فرمایا: اصدق..... عاشق، ہمیشہ سچ بولو اور جھوٹ سے بچتے رہو۔ باقی جو دل چاہے انجام دو یہ سن کر وہ تعجب کرنے لگا اور رسول اکرم کی فرمائش قبول کر کے چلا گیا۔ اس نے دل میں سوچا کہ رسول اللہ نے مجھے جھوٹ کے سوا کسی چیز سے منع نہیں کیا ہے تو اب میں فانی حسین عورت کے گھر جا کر نہا کرنا بیوں۔ جب وہ اس کے

ایسا ہے جو تیری آخرت بھی ابھی ہے ورنہ تیری عاقبت بہت بری ہوگی۔
 ہارون۔ تو ہمارے یہ نیک اعمال کہاں ہیں؟
 پہلول۔ خداوند عالم نیک لوگوں کے اعمال قبول کرتا ہے (انما یقبل اللہ
 من العتقین۔ عائدہ۔ ۱۲۰)

ہارون۔ خدا کی رحمت کہاں ہے اور وہ کیا فائدہ دے گی
 پہلول۔ خدا کی رحمت اچھے لوگوں کے لئے ایک ہے (ان اللہ قریب من الدین
 سورہ اعراف۔ ۱۵۲)

ہارون۔ ہماری جو رسول اللہ سے قرابت ہے وہ کیا ہوگی؟
 پہلول۔ روز قیامت مل کے بارے میں سوال ہوگا۔ رشتے اور قرابت کے بارے
 میں نہ ہوگا (فانما..... ولا یسألون۔ ص ص ۱۰۳)

ہارون۔ پس شفاعت بغیر کہاں ہوگی۔
 پہلول۔ شفاعت رسول خدا اللہ کی مرضی سے تعلق رکھتی ہے (یومئذ....
 وذلک قول۔ طہ۔ ۱۱۸)

ہارون۔ اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو بتاؤں جو بوری کردوں۔
 پہلول۔ میری یہ حاجت ہے کہ مجھے توفیق دے اور جنت میں داخل کر دے۔
 ہارون۔ یہ حاجت تو میرے لئے ہے لیکن میں نے سنا ہے کہ تو مقروض
 ہو تمہارا قرض ادا کرنا چاہتا ہوں۔

پہلول۔ اگر تو سچ کہتا ہے تو لوگوں کا مال انہیں واپس کر دے۔ اور تقویٰ
 ہی مقروض ہے۔ ایسی صورت میں میرا قرض کیا ادا کر سکتا ہے۔

ہارون۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے لئے تمام عمر کا وظیفہ معین کر دوں
 پہلول۔ ہارون ہم دونوں ہی بندہ خدا ہیں۔ ہمارا مالک وہی ہے خوشہ اتیری روزی

کے دوران میں نے دیکھا اور قسم دے کر کہا تم مجھے اپنا نام بتاؤ۔ اس نے کہا میرا نام
 شہر ہے۔ میری ماں حضرت فاطمہ زہراء کی کنیز فضلہ کی بیٹی تھیں۔ جو ناقہ تم نے حرا
 میں دیکھا تھا وہ جنت سے آیا تھا میں نے خدا کو حرمت و عورت جناب فاطمہ زہراء
 سلام اللہ علیہا کی قسم دی تھی تو اس نے ایک فرشتے کے ذریعے وہ ناقہ بھیجا تھا تا
 نہ کہ مجھے مار تک پہنچا دے۔

۸۲۔ ہارون اور پہلول کی گفتگو

ایک روز ہارون (مقتدر عباسی کے پانچویں خلیفہ) نے پہلول کو بلوایا
 جب پہلول ہارون کے پاس آئے۔ اس نے پوچھا کہ تم مجھے پہچانتے ہو؟ پہلول نے
 جواب دیا کہ تو وہ شخص ہے کہ اگر تو مغرب میں رہے اور زمین کے شرقی حصے میں
 کوئی ظلم و ستم ہو تو روز قیامت اس کے بارے میں تجھ سے سوال ہوگا۔ ہارون یہ
 سن کر خاموش رہ گیا اور کچھ دیر بعد پھر پوچھا۔

ہارون۔ تمہاری نظر میں میری روش کیسی ہے؟
 پہلول۔ قرآن، کتاب خدا ہمارے درمیان ہے اپنی روش کی تو اس سے
 کہہ لے۔ قرآن مجید کہتا ہے نیک اعمال انجام دینے والے جنت کی نعمتوں
 سے فائدہ اٹھائیں گے اور بدکار روز عذاب کے عذاب میں مبتلا رہیں گے اگر تیرا کردار

۱۔ پہلول امام جعفر صادق کے شاگرد و امام موسیٰ کاظم کے آزاد کردہ تھے اور ان
 کے رشتہ دار بھی تھے۔ اسی وجہ سے خلافت و حکومت ہارون کے مخالف ہونے کے بخیر
 انہیں قتل نہیں کیا گیا۔

۲۔ ان الا براد فی نعیم، وان الفجار فی عیم سورہ انفطار آیہ ۱۲۔ ۱۵

کیونکہ یہ اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو یہ پسند نہیں کرتا کہ ان کی زینت دنیا میں صرف ہو جائے اور آخرت کے لئے کچھ باقی نہ رہے بلکہ

۸۵۔ حضرت آدمؑ چھ مجسموں کے سامنے

حضرت آدمؑ نے ایک روز اچانک دیکھا کہ سیاہ رنگ اور بد صورت تین مجسمے ان کے بائیں جانب اور تین نورانی مجسمے ان کے دایمی جانب کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دایمی طرف والے تینوں مجسموں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو ایک نے کہا میں عقل ہوں دوسرے نے جواب دیا میں حیا ہوں تیسرے نے کہا کہ میں رحم ہوں۔ جناب آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ پہلے نے جواب دیا لوگوں کے سر میں۔ دوسرے نے کہا لوگوں کی آنکھوں میں اور تیسرے نے جواب دیا لوگوں کے دلوں میں۔ تب جناب آدمؑ نے دوسری طرف متوجہ ہو کر ان بد صورت اور سیاہ مجسموں سے پوچھا تم کون ہو؟ پہلے نے کہا میں تکبر ہوں تو حضرت آدمؑ نے کہا تمہاری منزل کہاں ہے؟ اس نے کہا لوگوں کے سروں میں۔ جناب آدمؑ نے کہا سر تو عقل کی منزل ہے۔ تکبر نے کہا کہ اگر میں سروں میں داخل ہو جاؤں تو عقل چلی جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے دوسرے سے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں طمع ہوں۔ جناب آدمؑ نے پوچھا تیری منزل کہاں ہے؟ کہا آنکھیں تو جناب آدمؑ نے کہا کہ آنکھیں تو حیا کی منزل ہیں۔ طمع نے کہا کہ اگر میں آنکھوں میں داخل ہو جاؤں تو حیا چلی جاتی ہے۔ جناب آدمؑ نے تیسرے مجسمے سے معلوم کیا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حسد ہوں۔ تو پوچھا کہ تیری منزل کہاں ہے؟ اس نے جواب

فراہم کرتا ہے وہ مجھے بھی غلاموں میں نہیں کرتا۔ اے

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ امام جعفر صادقؑ اور امام موسیٰ کاظمؑ علیہم السلام کے شاگرد بھلوں نے اپنے ڈکٹیو صفت طاعت کے سامنے کہاں آراشی کے ساتھ حق و حقانیت کی گفتگو کی اور اپنی گفتگو میں ہر موقع پر قرآنی آیات کے ذریعے باروں کی مذمت کی۔

۸۳۔ ماں کا بیٹے پر حق غلطی

ایک شخص اپنا ضعیف ماں کو اپنے کاندھوں پر بیٹھا کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ طواف کے دوران پیغمبر اکرمؐ سے ملاقات ہو گئی تو اس نے آنحضرتؐ سے پوچھا، کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ ار قال: لا ولا بنفرتی واحدة، پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا یا نہیں، حتیٰ کہ تم نے اس کے ایک سالن کا بھی جبران نہیں کیا بلکہ

۸۲۔ مکتبہ پیغمبرؐ میں زہد و پارسائی

پیغمبر اکرمؐ نے ایک روز دیکھا کہ حسن و حسین علیہم السلام دونوں کا بچہ پتھا چاندی کی ایک ایک لکیر اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں تو آنحضرتؐ نے اپنے ایک غلام سے جس کا نام ثویان تھا فرمایا کہ ان زنجیروں کو لے جاؤ اور فاطمہؑ کے لئے ایک مینہ چادر خرید لاؤ اور ان کے لئے دو عدد زنجیر عالج زنجیر عالج ہاتھ کے دانست سے بنائی جاتی تھی اور چاندی سے کم قیمت کی ہوتی تھی، خرید لانا

۱۔ عنوان الکلام ص ۷۸

۲۔ تفسیر فی ظلال القرآن ج ۲، ص ۲۱۵۔ (ذیل آیتہ ۱۵۔ رحمتان)

۳۔ تفسیر ابو الفتوح رازی ج ۱، ص ۱۹۱ (ذیل آیتہ ۲۰۔ سورۃ احقاف)

۴۔ اس آستانے میں تمہارا عاجز و مسکین بن جانا اطاعت و خود بینی سے زیادہ بہتر ہے

۸۷۔ یتیم کی سرپرستی کا اجر عظیم

پیغمبر اکرمؐ کے پاس اصحاب بیٹے ہوئے تھے اور آپؐ ان سے گفتگو کرتے تھے اچانک ایک بچہ پیغمبرؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے پیغمبر خدا! میرے باپ کا انتقال ہو چکا ہے مگر میں ایک بہن ہے لیکن ہمارا کوئی سرپرست نہیں مالا مال مال بیوہ ہو رہی چکی ہے۔ خدا نے آپؐ کو جو کچھ عطا کیا ہے۔ اس سے ہماری بھی مدد کیجئے، پیغمبر اسلامؐ نے ہلال سے فرمایا کہ ہمارے گھر جا کر تلاش کرو جو خدا تمہیں ملے وہ لے آنا۔ ہلال حجۃ پیغمبر اسلامؐ میں آئے کافی تلاش و کوشش کے باوجود کسی عدد خرمن سے نہ ملے۔ تو انہیں رسول اللہؐ کے پاس لائے۔ رسول اللہؐ نے اس بچے سے فرمایا کہ یہ خرمن لے لو ان میں سات تمہارے، سات تمہاری بہن اور سات عدد تمہاری والدہ کے لئے ہیں۔ اسی دوران پیغمبرؐ کے ایک صحابی "معاذ" نے اس بچے کے سر پر دست شفقت پھیرتے ہوئے کہا خدا تمہاری یتیمی دور کرے اور میں تمہارے باپ کا جانشین بنائے۔ پیغمبر اسلامؐ نے معاذ سے فرمایا کہ اس بچے کے بارے میں میں نے تمہاری محبت و کبھی جو شخص کسی یتیم کی سرپرستی کرتا ہے اور دست نوازش اس کے سر پر پھیرتا ہے تو جتنے مال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے۔ خدا ان کے عوض اسے بہتر جزا دیتا ہے۔ اس کے گناہ محو کر دیتا ہے اور اس کے دعائیں بلند کر دیتا ہے۔

دیار لوگوں کے دلوں میں۔ جناب آدمؑ نے کہا۔ دل نورِ حم کی جگہ ہے اس نے کہا اگر میں قلبِ انسانی میں داخل ہو جاؤں تو نورِ حم و مروت نکل جاتے ہیں۔ اے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی میں گناہ کی طرف قدم بڑھائے تو وہ جو گناہ کرتا رہے گا اس کی مناسبت سے اس کے فضائل اور اخلاق انسانی اس سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔

۸۸۔ جناب موسیٰ اور شیطان کی گفتگو

جناب موسیٰؑ نے راستے میں شیطان کو دیکھا اس سے پوچھا کہ ایسا کون گناہ ہے کہ اگر انسان اسے انجام دے تو اس پر تو اس طرح مسلط ہو جائے گا کہ اسے جہاں چاہے لے جائے؟ شیطان نے کہا جو شخص اپنے نیک عمل پر خوش ہو اور اسے بزدل سمجھے لیکن گناہ کو معمولی سمجھے ہیں اس پر مسلط ہو جاتا رہوں۔ اے اس کے متعلق سعدی نے کہا ہے۔

ترجمہ۔ ۱۔ اگر گناہگار خدا سے ڈرتا ہو تو وہ اس عابد سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو اپنی عبادت کی لوگوں میں نمائش کرے۔

۲۔ چونکہ گناہگار کا جگر سوز و گداز کی بنا پر خون ہو جاتا ہے اور عابد اپنی عبادت پر اعتماد کرتا ہے۔

۳۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ بارگاہ پروردگار عالم میں غرور و تکبر کرنے کے بجائے قنوتی اور انکساری زیادہ بہتر ہے۔

۱۔ المواعظ العددیہ (باب الثلاثہ)

۲۔ اصول کافی جلد دوم۔ ص ۳۳۳۔ ۳۳۴۔

۱۔ مجمع البیان ج ۱ ص ۵۰

ہوئے۔ اب وہی بات جو تونے میرے لئے کہی ہے۔ میرے اصحاب کے لئے بھی کہہ تاکہ ان کے دل تجھ پر مہربان ہوں۔ صحرا نشین نے کہا بہت اچھا، یہ کام بھی کروں گا۔ وہ اصحاب کے پاس گیا اور رسول اللہ کی عطا سے اپنی خوشی کا اظہار کیا تو وہ بھی اس سے خوش ہو گئے۔

جب یہ خبر آنحضرتؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اس صحرا نشین کے ساتھ میری مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی آدمی کا اونٹ بھاگ گیا ہو۔ لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے دوڑ رہے ہوں، لیکن وہ جتنا اسے پکڑنا چاہتے ہوں وہ اور زیادہ دور ہوتا چارہ ہا سو لیکن اونٹ کا مالک کہہ رہا ہو کہ اسے لوگوں! تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ تم الگ ہو جاؤ۔ میں اپنے اونٹ کے لئے تم سے زیادہ مہربان اور دانا ہوں۔ پھر وہ آہستہ سے اونٹ کے پاس جائے اور اس کی پشت پر ہاتھ پھیر کر گردوغبار صاف کرے اور اس پر سوار ہو کر اپنے گھر واپس آجائے اور اگر میں تمہیں، تمہاری حالت پر چھوڑ دیتا تو تم اس بادہ نشین پر حملہ کرتے اور اسے قتل کر دیتے وہ جہنم میں چلا جاتا۔ یعنی یہ طریقہ درست نہیں ہے تمہیں لوگوں کی نجات کے لئے کوشش کرنا چاہئے ایسا کام نہیں کرنا چاہئے جس کے سبب وہ دنیا اور آخرت دونوں میں بدبخت اور سیاہ رو ہو جائیں،

۹۰۔ بیمار کی عیادت اور اس کی بددعا

پیغمبر مہربان جو کہ اکثر و بیشتر مسلمانوں کی احوال پر ہی کرتے رہتے

۸۸۔ اخلاقِ پیغمبر

پیغمبر اکرمؐ ایک کنوئیں کے پاس غسل کے ارادے سے گئے تو آپ کے ایک صحابی حذیفہؓ نے ایک کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے جب آنحضرتؐ غسل سے فارغ ہوئے تو حذیفہؓ نے بھی غسل کرنا چاہا تو رسول اکرمؐ نے کپڑا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور حذیفہؓ کے پاس کھڑے ہو گئے تاکہ کوئی دیکھنے نہ پائے۔ حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں (یہ میری طرف سے جسارت ہے)، آپ یہ کام نہ کریں۔ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا کہ کسی نے کسی سے محبت نہیں کی مگر یہ کہ خدا کے نزدیک محبوب ترین شخص ہو۔ بے جو دو رسول سے زیادہ محبت کرتا ہو۔

۸۹۔ پیغمبر اسلام کی بہترین ملاقات

ایک جگہ پیغمبر اسلامؐ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو ایک صحرا نشین نے آکر رسول اللہؐ سے مدد چاہی۔ آنحضرتؐ نے اسے کچھ رقم دی اور پوچھا ٹھیک ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے میرے ساتھ عدالت سے کام نہیں لیا۔ صحرا نشین کی اس حشرانہ حرکت پر مسلمانوں کو غصہ آیا اور اسے سزا دینا چاہی، وہ اسے مارنے کے لئے بڑھے۔ آنحضرتؐ نے انہیں روکنے کے لئے اشارہ کیا۔ پھر آپ انکو اپنے گھر پہلے گئے اور کچھ دوسری رقم لاکر صحرا نشین کو دی اور فرمایا ٹھیک ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ خداوند عالم آپ کو اور آپ کے اعزہ و اقربا کو اجر و ثواب عطا کرے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ تونے جو پہلے کہا تھا۔ اس سے میرے اصحاب کو اذیت ہوئی اور ان کے دل رنجیدہ

پھر واپس چلی گئی اور ولادت کے بعد بچے کو گود میں لے کر پیغمبر کے پاس آئی پیغمبر نے فرمایا بچہ کو دودھ پلا۔ جب اس کے دودھ پینے کی مدت تمام ہو جائے اور وہ کھانا کھانے لگے تو آنا، وہ پھر واپس چلی گئی اور کچھ مدت بعد آکر کہا میں نے اس بچے کو دودھ پلا دیا ہے اب یہ کھانا کھانے لگا ہے لہجے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا۔

اس وقت (تین مرتبہ اقرار کے بعد) آنحضرت نے ایک مسلمان کو گڑھا کھودنے کا حکم دیا، جب گڑھا تیار ہو گیا تو عورت کو گڑھے میں کھڑا کر دیا اور احکام اسلامی کے مطابق اسے سنگسار کیا۔ اسی دوران خالد بن ولید (ایک نادان مسلمان) نے ایک پتھر لے کر اسے کیٹڑی کا ایک ٹکڑا، اس عورت کو مارا۔ وہ اس عورت کے سر پر پڑا اور خون اچھل کر خالد تک آیا، خالد کو غصہ آ گیا اور عورت کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ جب یہ بات پیغمبر کو معلوم ہوئی تو خالد سے فرمایا خاموش رہو، اسے برا نہ کہو، اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس عورت نے اس طرح توبہ کی ہے کہ اگر کوئی جواری بھی اس طرح توبہ کرتا تو خدا اسے بھی بخش دیتا پھر آپ نے اس کے جنازے کو اٹھانے کا حکم دیا۔ آپ نے خود اس کی نماز میت پڑھائی مسلمانوں نے اسے دفن کر دیا۔ اس طرح رسول اسلام نے حد جاری کرنے میں بھی اصول اخلاق کی رعایت کا حکم دیا اور خالد کو بدگونی سے منع کیا۔

تھے، آپ نے ایک مرتبہ سنا کہ ایک عجمی بیمار ہو گیا ہے۔ آپ اس کی عیادت کے لئے گئے اور اس کے بستر کے پاس بیٹھ گئے۔ بیمار نے کہا: نماز مغرب میں نے آپ کے ساتھ جماعت سے پڑھی تھی تو آپ نے سورۃ قارعہ (قرآن مجید کی سورۃ نمبر ۱۰۱) پڑھی (میں بہت متاثر ہوا) میں نے عرض کیا: پروردگار! اگر میں تیرے نزدیک گناہگار ہوں اور تو مجھ پر عذاب نازل کرنا چاہتا ہے تو اسی دنیا میں مجھ پر عذاب نازل کر دے۔ اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بیماری میں مبتلا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم نے ٹھیک نہیں کہا تمہیں یہ کہنا چاہئے تھا کہ (رہنا اٹنا..... عذاب النار) پروردگار! مجھے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی دونوں جگہ اجر و ثواب عطا فرما۔ اور جنہم سے محفوظ رکھنا پیغمبر نے اس کے لئے دعا کی اور وہ صحتیاب ہو گیا۔ ملہ

۹۱۔ موازین اسلام کی رعایت

ایک عورت نے آکر رسول اسلام سے عرض کیا میں نے نہ ناکیا ہے مجھے پاک کر دیجیئے آپ نے فرمایا اپنے گھر چلی جا۔ وہ عورت اپنے گھر چلی گئی اور پھر دوسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ ناکیا ہے (حد جاری کر کے) مجھے پاک کر دیجیئے۔ پیغمبر نے فرمایا اپنے گھر جا، وہ عورت چلی گئی پھر تیسرے روز آکر عرض کیا میں نے نہ ناکیا ہے مجھے پاک کر دیجیئے۔ خدا کی قسم میں (زنا کے ذریعہ) حاملہ ہوئی ہوں، آنحضرت نے فرمایا جہد تک بچہ نہ پیدا ہو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہ

۹۲۔ ابوطالب کا ایک مسلمان سے دفاع

صدر اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ بڑے بڑے خطرات سے دوچار ہو جاتا تھا، عثمان بن مشغول نے بھی اسلام قبول کیا اور اسی دین پر باقی رہا۔ یہاں تک کہ مشرکوں کو نصیحت کر کے دعوت اسلام دیتا تھا۔ ایک روز عثمان مشرکوں سے بات چیت کر رہا تھا اچانک بعض لوگوں نے (پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق) عثمان پر وار کر دیا اور ایک مشرک نے عثمان کی آنکھ پر ایسی ضرب لگائی کہ اس کی آنکھ ماہر نکل آئی اور حلقہ چشم کٹ گیا۔

جب جناب ابوطالب کو اطلاع ملی تو آپ نے اس شخص سے انتقام لینا چاہا تو قریش نے ابوطالب کے پاس آکر قسم دی، اس شخص کو معاف کر دیا لیکن جناب ابوطالب نے بھی غوراً قسم کھائی کہ میں انتقام لینے بغیر چین نہ لوں گا۔ اس سے حضرت علیؑ کے پدر بزرگوار کی شہامت اور جواں مردی کا حصہ اسلام کے حساس ترین دور میں بھی پتہ چلتا ہے اور ان کی اسلام کے ساتھ وفاداری اور بلند ایمان معلوم ہوتی ہے۔

۹۳۔ قرآن کا جواب لانے کی کوشش

ایک روز چار بڑے دہریے جو کہ خدا کے منکر تھے یعنی ابو شاکر و یسائی، ابن ابی العوجا، عبد الملک ابصری و ابن مقفع، مکہ میں خازن خدا کے

۱۔ شرح بیچ البلاذری ابن ابی الحدید ج ۳ ص ۳۱۳

پاس جمع ہوئے اور ایک طویل گفتگو کے بعد ابی العوجا نے کہا کہ ہم چار آدمی ہیں یہیں بیٹھے کر لینا چاہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک ایک چوتھائی قرآن پر نقص وارد کرے اور اس کام کے لئے اپنا پورا وقت صرف کر دے۔ یہ پیشنوا سب نے قبول کر لی، اور اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ آئندہ سال چاروں آدمی پھر خازن کعبہ کے پاس جمع ہوئے اور ہر ایک کے کام کے متعلق پوچھا۔ ابن ابی العوجا نے کہا جب میں تم لوگوں سے جدا ہوا تو اس آیت (فلما استبنا منه مخلصوا بھنا) کے بارے میں غور و فکر کیا اور میں نے اس کی فصاحت و بلاغت میں تصرف کرنے یا اس کے جملوں کی جگہ کوئی بہترین جملہ رکھنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور اس آیت کے بارے میں غور و فکر کرنے کی وجہ سے میں دوسری آیات پر غور نہ کر سکا عبد الملک نے کہا میں نے اس آیت کے بارے میں "تفکر کیا" یا بیجا الناس طالب و المطلب، اے میں نے بہت کوشش کی مگر اس کی مثل ایک آیت بھی نہ بنا سکا۔

ابو شاکر نے کہا میں اس وقت سے اب تک اس آیت کی فکر میں

۱۔ ترجمہ "ابو شاکر (یوسف کو لے جانے سے) مایوس ہو گئے تو راز گو

ایک طرف ہو گئے" (سورہ یوسف آیت نمبر ۴)

۲۔ اے لوگو! ایک عرب النبل پر غور کرو، یہ شک تم خدا کے علامہ جن لوگوں کو پکارتے ہو وہ ایک مکمل ہیں یہاں نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ کوشش کریں اور اگر مکمل ان کی کوئی چیز لے جائے تو وہ اس سے واپس نہیں لے سکتے، طالب و مظلوم

دونوں مآلوزان ہیں سورہ حج آیت ۴۲

۹۴۔ ماموریت میں معاویہ کا نفاذ

حضرت علیؓ کی فوج کے سردار رشید مالک اشتر کے بارے میں ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ انہیں معاویہ کے مقرر کردہ ایک شخص نے جس کا نام نافع تھا، اس طرح زہر دیا کہ جب مالک اشتر کو حضرت علیؓ نے مصر کا گورنر بنا کر بھیجا اور یہ کوثر سے مصر کے لئے روانہ ہوئے تو نافع نے ایک فقیر بن کر مالک سے راستے میں ملاقات کی اور مالک کی خدمت گزاری کرنے میں مشغول ہو گیا، اس نے فضائل علیؓ کو بیان کر کر کے، خود کو پیروان علیؓ میں سے اس طرح ظاہر کیا کہ مالک کو اس کی باتوں پر یقین ہو گیا، یہاں تک کہ جب شہر قلمز پہنچے تو مالک کو محسوس ہوئی، نافع نے موقع پاتے ہی پانی کو زہر آلود کر کے مالک کو پلا دیا، آہستہ آہستہ مالک کی حالت متغیر ہوئے لگی، آخر کار شہید ہو گئے۔

اس روایت سے بھی معاویہ کی خباثت کا پتہ چلتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ زمانے میں بھی منافقین اور شیطان کے پیرو کبھی بھی مامور نفوذی کے ذریعے لوگوں کو قتل کرنے میں استفادہ کرتے تھے۔

۹۵۔ عجیب جواب

کہا جاتا ہے مشرکین کے سرداروں میں سے ایک شخص ولید بن عقبہ نے

لے ہمارے طاقیم ۸۰، ۹۳، ۱۰۵، ۱۱۵، ۱۲۵، ۱۳۵، ۱۴۵، ۱۵۵، ۱۶۵، ۱۷۵، ۱۸۵، ۱۹۵، ۲۰۵، ۲۱۵، ۲۲۵، ۲۳۵، ۲۴۵، ۲۵۵، ۲۶۵، ۲۷۵، ۲۸۵، ۲۹۵، ۳۰۵، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۳۵، ۳۴۵، ۳۵۵، ۳۶۵، ۳۷۵، ۳۸۵، ۳۹۵، ۴۰۵، ۴۱۵، ۴۲۵، ۴۳۵، ۴۴۵، ۴۵۵، ۴۶۵، ۴۷۵، ۴۸۵، ۴۹۵، ۵۰۵، ۵۱۵، ۵۲۵، ۵۳۵، ۵۴۵، ۵۵۵، ۵۶۵، ۵۷۵، ۵۸۵، ۵۹۵، ۶۰۵، ۶۱۵، ۶۲۵، ۶۳۵، ۶۴۵، ۶۵۵، ۶۶۵، ۶۷۵، ۶۸۵، ۶۹۵، ۷۰۵، ۷۱۵، ۷۲۵، ۷۳۵، ۷۴۵، ۷۵۵، ۷۶۵، ۷۷۵، ۷۸۵، ۷۹۵، ۸۰۵، ۸۱۵، ۸۲۵، ۸۳۵، ۸۴۵، ۸۵۵، ۸۶۵، ۸۷۵، ۸۸۵، ۸۹۵، ۹۰۵، ۹۱۵، ۹۲۵، ۹۳۵، ۹۴۵، ۹۵۵، ۹۶۵، ۹۷۵، ۹۸۵، ۹۹۵، ۱۰۰۵، ۱۰۱۵، ۱۰۲۵، ۱۰۳۵، ۱۰۴۵، ۱۰۵۵، ۱۰۶۵، ۱۰۷۵، ۱۰۸۵، ۱۰۹۵، ۱۱۰۵، ۱۱۱۵، ۱۱۲۵، ۱۱۳۵، ۱۱۴۵، ۱۱۵۵، ۱۱۶۵، ۱۱۷۵، ۱۱۸۵، ۱۱۹۵، ۱۲۰۵، ۱۲۱۵، ۱۲۲۵، ۱۲۳۵، ۱۲۴۵، ۱۲۵۵، ۱۲۶۵، ۱۲۷۵، ۱۲۸۵، ۱۲۹۵، ۱۳۰۵، ۱۳۱۵، ۱۳۲۵، ۱۳۳۵، ۱۳۴۵، ۱۳۵۵، ۱۳۶۵، ۱۳۷۵، ۱۳۸۵، ۱۳۹۵، ۱۴۰۵، ۱۴۱۵، ۱۴۲۵، ۱۴۳۵، ۱۴۴۵، ۱۴۵۵، ۱۴۶۵، ۱۴۷۵، ۱۴۸۵، ۱۴۹۵، ۱۵۰۵، ۱۵۱۵، ۱۵۲۵، ۱۵۳۵، ۱۵۴۵، ۱۵۵۵، ۱۵۶۵، ۱۵۷۵، ۱۵۸۵، ۱۵۹۵، ۱۶۰۵، ۱۶۱۵، ۱۶۲۵، ۱۶۳۵، ۱۶۴۵، ۱۶۵۵، ۱۶۶۵، ۱۶۷۵، ۱۶۸۵، ۱۶۹۵، ۱۷۰۵، ۱۷۱۵، ۱۷۲۵، ۱۷۳۵، ۱۷۴۵، ۱۷۵۵، ۱۷۶۵، ۱۷۷۵، ۱۷۸۵، ۱۷۹۵، ۱۸۰۵، ۱۸۱۵، ۱۸۲۵، ۱۸۳۵، ۱۸۴۵، ۱۸۵۵، ۱۸۶۵، ۱۸۷۵، ۱۸۸۵، ۱۸۹۵، ۱۹۰۵، ۱۹۱۵، ۱۹۲۵، ۱۹۳۵، ۱۹۴۵، ۱۹۵۵، ۱۹۶۵، ۱۹۷۵، ۱۹۸۵، ۱۹۹۵، ۲۰۰۵، ۲۰۱۵، ۲۰۲۵، ۲۰۳۵، ۲۰۴۵، ۲۰۵۵، ۲۰۶۵، ۲۰۷۵، ۲۰۸۵، ۲۰۹۵، ۲۱۰۵، ۲۱۱۵، ۲۱۲۵، ۲۱۳۵، ۲۱۴۵، ۲۱۵۵، ۲۱۶۵، ۲۱۷۵، ۲۱۸۵، ۲۱۹۵، ۲۲۰۵، ۲۲۱۵، ۲۲۲۵، ۲۲۳۵، ۲۲۴۵، ۲۲۵۵، ۲۲۶۵، ۲۲۷۵، ۲۲۸۵، ۲۲۹۵، ۲۳۰۵، ۲۳۱۵، ۲۳۲۵، ۲۳۳۵، ۲۳۴۵، ۲۳۵۵، ۲۳۶۵، ۲۳۷۵، ۲۳۸۵، ۲۳۹۵، ۲۴۰۵، ۲۴۱۵، ۲۴۲۵، ۲۴۳۵، ۲۴۴۵، ۲۴۵۵، ۲۴۶۵، ۲۴۷۵، ۲۴۸۵، ۲۴۹۵، ۲۵۰۵، ۲۵۱۵، ۲۵۲۵، ۲۵۳۵، ۲۵۴۵، ۲۵۵۵، ۲۵۶۵، ۲۵۷۵، ۲۵۸۵، ۲۵۹۵، ۲۶۰۵، ۲۶۱۵، ۲۶۲۵، ۲۶۳۵، ۲۶۴۵، ۲۶۵۵، ۲۶۶۵، ۲۶۷۵، ۲۶۸۵، ۲۶۹۵، ۲۷۰۵، ۲۷۱۵، ۲۷۲۵، ۲۷۳۵، ۲۷۴۵، ۲۷۵۵، ۲۷۶۵، ۲۷۷۵، ۲۷۸۵، ۲۷۹۵، ۲۸۰۵، ۲۸۱۵، ۲۸۲۵، ۲۸۳۵، ۲۸۴۵، ۲۸۵۵، ۲۸۶۵، ۲۸۷۵، ۲۸۸۵، ۲۸۹۵، ۲۹۰۵، ۲۹۱۵، ۲۹۲۵، ۲۹۳۵، ۲۹۴۵، ۲۹۵۵، ۲۹۶۵، ۲۹۷۵، ۲۹۸۵، ۲۹۹۵، ۳۰۰۵، ۳۰۱۵، ۳۰۲۵، ۳۰۳۵، ۳۰۴۵، ۳۰۵۵، ۳۰۶۵، ۳۰۷۵، ۳۰۸۵، ۳۰۹۵، ۳۱۰۵، ۳۱۱۵، ۳۱۲۵، ۳۱۳۵، ۳۱۴۵، ۳۱۵۵، ۳۱۶۵، ۳۱۷۵، ۳۱۸۵، ۳۱۹۵، ۳۲۰۵، ۳۲۱۵، ۳۲۲۵، ۳۲۳۵، ۳۲۴۵، ۳۲۵۵، ۳۲۶۵، ۳۲۷۵، ۳۲۸۵، ۳۲۹۵، ۳۳۰۵، ۳۳۱۵، ۳۳۲۵، ۳۳۳۵، ۳۳۴۵، ۳۳۵۵، ۳۳۶۵، ۳۳۷۵، ۳۳۸۵، ۳۳۹۵، ۳۴۰۵، ۳۴۱۵، ۳۴۲۵، ۳۴۳۵، ۳۴۴۵، ۳۴۵۵، ۳۴۶۵، ۳۴۷۵، ۳۴۸۵، ۳۴۹۵، ۳۵۰۵، ۳۵۱۵، ۳۵۲۵، ۳۵۳۵، ۳۵۴۵، ۳۵۵۵، ۳۵۶۵، ۳۵۷۵، ۳۵۸۵، ۳۵۹۵، ۳۶۰۵، ۳۶۱۵، ۳۶۲۵، ۳۶۳۵، ۳۶۴۵، ۳۶۵۵، ۳۶۶۵، ۳۶۷۵، ۳۶۸۵، ۳۶۹۵، ۳۷۰۵، ۳۷۱۵، ۳۷۲۵، ۳۷۳۵، ۳۷۴۵، ۳۷۵۵، ۳۷۶۵، ۳۷۷۵، ۳۷۸۵، ۳۷۹۵، ۳۸۰۵، ۳۸۱۵، ۳۸۲۵، ۳۸۳۵، ۳۸۴۵، ۳۸۵۵، ۳۸۶۵، ۳۸۷۵، ۳۸۸۵، ۳۸۹۵، ۳۹۰۵، ۳۹۱۵، ۳۹۲۵، ۳۹۳۵، ۳۹۴۵، ۳۹۵۵، ۳۹۶۵، ۳۹۷۵، ۳۹۸۵، ۳۹۹۵، ۴۰۰۵، ۴۰۱۵، ۴۰۲۵، ۴۰۳۵، ۴۰۴۵، ۴۰۵۵، ۴۰۶۵، ۴۰۷۵، ۴۰۸۵، ۴۰۹۵، ۴۱۰۵، ۴۱۱۵، ۴۱۲۵، ۴۱۳۵، ۴۱۴۵، ۴۱۵۵، ۴۱۶۵، ۴۱۷۵، ۴۱۸۵، ۴۱۹۵، ۴۲۰۵، ۴۲۱۵، ۴۲۲۵، ۴۲۳۵، ۴۲۴۵، ۴۲۵۵، ۴۲۶۵، ۴۲۷۵، ۴۲۸۵، ۴۲۹۵، ۴۳۰۵، ۴۳۱۵، ۴۳۲۵، ۴۳۳۵، ۴۳۴۵، ۴۳۵۵، ۴۳۶۵، ۴۳۷۵، ۴۳۸۵، ۴۳۹۵، ۴۴۰۵، ۴۴۱۵، ۴۴۲۵، ۴۴۳۵، ۴۴۴۵، ۴۴۵۵، ۴۴۶۵، ۴۴۷۵، ۴۴۸۵، ۴۴۹۵، ۴۵۰۵، ۴۵۱۵، ۴۵۲۵، ۴۵۳۵، ۴۵۴۵، ۴۵۵۵، ۴۵۶۵، ۴۵۷۵، ۴۵۸۵، ۴۵۹۵، ۴۶۰۵، ۴۶۱۵، ۴۶۲۵، ۴۶۳۵، ۴۶۴۵، ۴۶۵۵، ۴۶۶۵، ۴۶۷۵، ۴۶۸۵، ۴۶۹۵، ۴۷۰۵، ۴۷۱۵، ۴۷۲۵، ۴۷۳۵، ۴۷۴۵، ۴۷۵۵، ۴۷۶۵، ۴۷۷۵، ۴۷۸۵، ۴۷۹۵، ۴۸۰۵، ۴۸۱۵، ۴۸۲۵، ۴۸۳۵، ۴۸۴۵، ۴۸۵۵، ۴۸۶۵، ۴۸۷۵، ۴۸۸۵، ۴۸۹۵، ۴۹۰۵، ۴۹۱۵، ۴۹۲۵، ۴۹۳۵، ۴۹۴۵، ۴۹۵۵، ۴۹۶۵، ۴۹۷۵، ۴۹۸۵، ۴۹۹۵، ۵۰۰۵، ۵۰۱۵، ۵۰۲۵، ۵۰۳۵، ۵۰۴۵، ۵۰۵۵، ۵۰۶۵، ۵۰۷۵، ۵۰۸۵، ۵۰۹۵، ۵۱۰۵، ۵۱۱۵، ۵۱۲۵، ۵۱۳۵، ۵۱۴۵، ۵۱۵۵، ۵۱۶۵، ۵۱۷۵، ۵۱۸۵، ۵۱۹۵، ۵۲۰۵، ۵۲۱۵، ۵۲۲۵، ۵۲۳۵، ۵۲۴۵، ۵۲۵۵، ۵۲۶۵، ۵۲۷۵، ۵۲۸۵، ۵۲۹۵، ۵۳۰۵، ۵۳۱۵، ۵۳۲۵، ۵۳۳۵، ۵۳۴۵، ۵۳۵۵، ۵۳۶۵، ۵۳۷۵، ۵۳۸۵، ۵۳۹۵، ۵۴۰۵، ۵۴۱۵، ۵۴۲۵، ۵۴۳۵، ۵۴۴۵، ۵۴۵۵، ۵۴۶۵، ۵۴۷۵، ۵۴۸۵، ۵۴۹۵، ۵۵۰۵، ۵۵۱۵، ۵۵۲۵، ۵۵۳۵، ۵۵۴۵، ۵۵۵۵، ۵۵۶۵، ۵۵۷۵، ۵۵۸۵، ۵۵۹۵، ۵۶۰۵، ۵۶۱۵، ۵۶۲۵، ۵۶۳۵، ۵۶۴۵، ۵۶۵۵، ۵۶۶۵، ۵۶۷۵، ۵۶۸۵، ۵۶۹۵، ۵۷۰۵، ۵۷۱۵، ۵۷۲۵، ۵۷۳۵، ۵۷۴۵، ۵۷۵۵، ۵۷۶۵، ۵۷۷۵، ۵۷۸۵، ۵۷۹۵، ۵۸۰۵، ۵۸۱۵، ۵۸۲۵، ۵۸۳۵، ۵۸۴۵، ۵۸۵۵، ۵۸۶۵، ۵۸۷۵، ۵۸۸۵، ۵۸۹۵، ۵۹۰۵، ۵۹۱۵، ۵۹۲۵، ۵۹۳۵، ۵۹۴۵، ۵۹۵۵، ۵۹۶۵، ۵۹۷۵، ۵۹۸۵، ۵۹۹۵، ۶۰۰۵، ۶۰۱۵، ۶۰۲۵، ۶۰۳۵، ۶۰۴۵، ۶۰۵۵، ۶۰۶۵، ۶۰۷۵، ۶۰۸۵، ۶۰۹۵، ۶۱۰۵، ۶۱۱۵، ۶۱۲۵، ۶۱۳۵، ۶۱۴۵، ۶۱۵۵، ۶۱۶۵، ۶۱۷۵، ۶۱۸۵، ۶۱۹۵، ۶۲۰۵، ۶۲۱۵، ۶۲۲۵، ۶۲۳۵، ۶۲۴۵، ۶۲۵۵، ۶۲۶۵، ۶۲۷۵، ۶۲۸۵، ۶۲۹۵، ۶۳۰۵، ۶۳۱۵، ۶۳۲۵، ۶۳۳۵، ۶۳۴۵، ۶۳۵۵، ۶۳۶۵، ۶۳۷۵، ۶۳۸۵، ۶۳۹۵، ۶۴۰۵، ۶۴۱۵، ۶۴۲۵، ۶۴۳۵، ۶۴۴۵، ۶۴۵۵، ۶۴۶۵، ۶۴۷۵، ۶۴۸۵، ۶۴۹۵، ۶۵۰۵، ۶۵۱۵، ۶۵۲۵، ۶۵۳۵، ۶۵۴۵، ۶۵۵۵، ۶۵۶۵، ۶۵۷۵، ۶۵۸۵، ۶۵۹۵، ۶۶۰۵، ۶۶۱۵، ۶۶۲۵، ۶۶۳۵، ۶۶۴۵، ۶۶۵۵، ۶۶۶۵، ۶۶۷۵، ۶۶۸۵، ۶۶۹۵، ۶۷۰۵، ۶۷۱۵، ۶۷۲۵، ۶۷۳۵، ۶۷۴۵، ۶۷۵۵، ۶۷۶۵، ۶۷۷۵، ۶۷۸۵، ۶۷۹۵، ۶۸۰۵، ۶۸۱۵، ۶۸۲۵، ۶۸۳۵، ۶۸۴۵، ۶۸۵۵، ۶۸۶۵، ۶۸۷۵، ۶۸۸۵، ۶۸۹۵، ۶۹۰۵، ۶۹۱۵، ۶۹۲۵، ۶۹۳۵، ۶۹۴۵، ۶۹۵۵، ۶۹۶۵، ۶۹۷۵، ۶۹۸۵، ۶۹۹۵، ۷۰۰۵، ۷۰۱۵، ۷۰۲۵، ۷۰۳۵، ۷۰۴۵، ۷۰۵۵، ۷۰۶۵، ۷۰۷۵، ۷۰۸۵، ۷۰۹۵، ۷۱۰۵، ۷۱۱۵، ۷۱۲۵، ۷۱۳۵، ۷۱۴۵، ۷۱۵۵، ۷۱۶۵، ۷۱۷۵، ۷۱۸۵، ۷۱۹۵، ۷۲۰۵، ۷۲۱۵، ۷۲۲۵، ۷۲۳۵، ۷۲۴۵، ۷۲۵۵، ۷۲۶۵، ۷۲۷۵، ۷۲۸۵، ۷۲۹۵، ۷۳۰۵، ۷۳۱۵، ۷۳۲۵، ۷۳۳۵، ۷۳۴۵، ۷۳۵۵، ۷۳۶۵، ۷۳۷۵، ۷۳۸۵، ۷۳۹۵، ۷۴۰۵، ۷۴۱۵، ۷۴۲۵، ۷۴۳۵، ۷۴۴۵، ۷۴۵۵، ۷۴۶۵، ۷۴۷۵، ۷۴۸۵، ۷۴۹۵، ۷۵۰۵، ۷۵۱۵، ۷۵۲۵، ۷۵۳۵، ۷۵۴۵، ۷۵۵۵، ۷۵۶۵، ۷۵۷۵، ۷۵۸۵، ۷۵۹۵، ۷۶۰۵، ۷۶۱۵، ۷۶۲۵، ۷۶۳۵، ۷۶۴۵، ۷۶۵۵، ۷۶۶۵، ۷۶۷۵، ۷۶۸۵، ۷۶۹۵، ۷۷۰۵، ۷۷۱۵، ۷۷۲۵، ۷۷۳۵، ۷۷۴۵، ۷۷۵۵، ۷۷۶۵، ۷۷۷۵، ۷۷۸۵، ۷۷۹۵، ۷۸۰۵، ۷۸۱۵، ۷۸۲۵، ۷۸۳۵، ۷۸۴۵، ۷۸۵۵، ۷۸۶۵، ۷۸۷۵، ۷۸۸۵، ۷۸۹۵، ۷۹۰۵، ۷۹۱۵، ۷۹۲۵، ۷۹۳۵، ۷۹۴۵، ۷۹۵۵، ۷۹۶۵، ۷۹۷۵، ۷۹۸۵، ۷۹۹۵، ۸۰۰۵، ۸۰۱۵، ۸۰۲۵، ۸۰۳۵، ۸۰۴۵، ۸۰۵۵، ۸۰۶۵، ۸۰۷۵، ۸۰۸۵، ۸۰۹۵، ۸۱۰۵، ۸۱۱۵، ۸۱۲۵، ۸۱۳۵، ۸۱۴۵، ۸۱۵۵، ۸۱۶۵، ۸۱۷۵، ۸۱۸۵، ۸۱۹۵، ۸۲۰۵، ۸۲۱۵، ۸۲۲۵، ۸۲۳۵، ۸۲۴۵، ۸۲۵۵، ۸۲۶۵، ۸۲۷۵، ۸۲۸۵، ۸۲۹۵، ۸۳۰۵، ۸۳۱۵، ۸۳۲۵، ۸۳۳۵، ۸۳۴۵، ۸۳۵۵، ۸۳۶۵، ۸۳۷۵، ۸۳۸۵، ۸۳۹۵، ۸۴۰۵، ۸۴۱۵، ۸۴۲۵، ۸۴۳۵، ۸۴۴۵، ۸۴۵۵، ۸۴۶۵، ۸۴۷۵، ۸۴۸۵، ۸۴۹۵، ۸۵۰۵، ۸۵۱۵، ۸۵۲۵، ۸۵۳۵، ۸۵۴۵، ۸۵۵۵، ۸۵۶۵، ۸۵۷۵، ۸۵۸۵، ۸۵۹۵، ۸۶۰۵، ۸۶۱۵، ۸۶۲۵، ۸۶۳۵، ۸۶۴۵، ۸۶۵۵، ۸۶۶۵، ۸۶۷۵، ۸۶۸۵، ۸۶۹۵، ۸۷۰۵، ۸۷۱۵، ۸۷۲۵، ۸۷۳۵، ۸۷۴۵، ۸۷۵۵، ۸۷۶۵، ۸۷۷۵، ۸۷۸۵، ۸۷۹۵، ۸۸۰۵، ۸۸۱۵، ۸۸۲۵، ۸۸۳۵، ۸۸۴۵، ۸۸۵۵، ۸۸۶۵، ۸۸۷۵، ۸۸۸۵، ۸۸۹۵، ۸۹۰۵، ۸۹۱۵، ۸۹۲۵، ۸۹۳۵، ۸۹۴۵، ۸۹۵۵، ۸۹۶۵، ۸۹۷۵، ۸۹۸۵، ۸۹۹۵، ۹۰۰۵، ۹۰۱۵، ۹۰۲۵، ۹۰۳۵، ۹۰۴۵، ۹۰۵۵، ۹۰۶۵، ۹۰۷۵، ۹۰۸۵، ۹۰۹۵، ۹۱۰۵، ۹۱۱۵، ۹۱۲۵، ۹۱۳۵، ۹۱۴۵، ۹۱۵۵، ۹۱۶۵، ۹۱۷۵، ۹۱۸۵، ۹۱۹۵، ۹۲۰۵، ۹۲۱۵، ۹۲۲۵، ۹۲۳۵، ۹۲۴۵، ۹۲۵۵، ۹۲۶۵، ۹۲۷۵، ۹۲۸۵، ۹۲۹۵، ۹۳۰۵، ۹۳۱۵، ۹۳۲۵، ۹۳۳۵، ۹۳۴۵، ۹۳۵۵، ۹۳۶۵، ۹۳۷۵، ۹۳۸۵، ۹۳۹۵، ۹۴۰۵، ۹۴۱۵، ۹۴۲۵، ۹۴۳۵، ۹۴۴۵، ۹۴۵۵، ۹۴۶۵، ۹۴۷۵، ۹۴۸۵، ۹۴۹۵، ۹۵۰۵، ۹۵۱۵، ۹۵۲۵، ۹۵۳۵، ۹۵۴۵، ۹۵۵۵، ۹۵۶۵، ۹۵۷۵، ۹۵۸۵، ۹۵۹۵، ۹۶۰۵، ۹۶۱۵، ۹۶۲۵، ۹۶۳۵، ۹۶۴۵، ۹۶۵۵، ۹۶۶۵، ۹۶۷۵، ۹۶۸۵، ۹۶۹۵، ۹۷۰۵، ۹۷۱۵، ۹۷۲۵، ۹۷۳۵، ۹۷۴۵، ۹۷۵۵، ۹۷۶۵، ۹۷۷۵، ۹۷۸۵، ۹۷۹۵، ۹۸۰۵، ۹۸۱۵، ۹۸۲۵، ۹۸۳۵، ۹۸۴۵، ۹۸۵۵، ۹۸۶۵، ۹۸۷۵، ۹۸۸۵، ۹۸۹۵، ۹۹۰۵، ۹۹۱۵، ۹۹۲۵، ۹۹۳۵، ۹۹۴۵، ۹۹۵۵، ۹۹۶۵، ۹۹۷۵، ۹۹۸۵، ۹۹۹۵، ۱۰۰۰۵، ۱۰۰۱۵، ۱۰۰۲۵، ۱۰۰۳۵، ۱۰۰۴۵، ۱۰۰۵۵، ۱۰۰۶۵، ۱۰۰۷۵، ۱۰۰۸۵، ۱۰۰۹۵، ۱۰۱۰۵، ۱۰۱۱۵، ۱۰۱۲۵، ۱۰۱۳۵، ۱۰۱۴۵، ۱۰۱۵۵، ۱۰۱۶۵، ۱۰۱۷۵، ۱۰۱۸۵، ۱۰۱۹۵، ۱۰۲۰۵، ۱۰۲۱۵، ۱۰۲۲۵، ۱۰۲۳۵، ۱۰۲۴۵، ۱۰۲۵۵، ۱۰۲۶۵، ۱۰۲۷۵، ۱۰۲۸۵، ۱۰۲۹۵، ۱۰۳۰۵، ۱۰۳۱۵، ۱۰۳۲۵، ۱۰۳۳۵، ۱۰۳۴۵، ۱۰۳۵۵، ۱۰۳۶۵، ۱۰۳۷۵، ۱۰۳۸۵، ۱۰۳۹۵، ۱۰۴۰۵، ۱۰۴۱۵، ۱۰۴۲۵، ۱۰۴۳۵، ۱۰۴۴۵، ۱۰۴۵۵، ۱۰۴۶۵، ۱۰۴۷۵، ۱۰۴۸۵، ۱۰۴۹۵، ۱۰۵۰۵، ۱۰۵۱۵، ۱۰۵۲۵، ۱۰۵۳۵، ۱۰۵۴۵، ۱۰۵۵۵، ۱۰۵۶۵، ۱۰۵۷۵، ۱۰۵۸۵، ۱۰۵۹۵، ۱۰۶۰۵، ۱۰۶۱۵، ۱۰۶۲۵، ۱۰۶۳۵، ۱۰۶۴۵، ۱۰۶۵۵، ۱۰۶۶۵، ۱۰۶۷۵، ۱۰۶۸۵، ۱۰۶۹۵، ۱۰۷۰۵، ۱۰۷۱۵، ۱۰۷۲۵، ۱۰۷۳۵، ۱۰۷۴۵، ۱۰۷۵۵، ۱۰۷۶۵، ۱۰۷۷۵، ۱۰۷۸۵، ۱۰۷۹۵، ۱۰۸۰۵، ۱۰۸۱۵، ۱۰۸۲۵، ۱۰۸۳۵، ۱۰۸۴۵، ۱۰۸۵۵، ۱۰۸۶۵، ۱۰۸۷۵، ۱۰۸۸۵، ۱۰۸۹۵، ۱۰۹۰۵، ۱۰۹۱۵، ۱۰۹۲۵، ۱۰۹۳۵، ۱۰۹۴۵، ۱۰۹۵۵، ۱۰۹۶۵، ۱۰۹۷۵، ۱۰۹۸۵، ۱۰۹۹۵، ۱۱۰۰۵، ۱۱۰۱۵، ۱۱۰۲۵، ۱۱۰۳۵، ۱۱۰۴۵، ۱۱۰۵۵، ۱۱۰۶۵، ۱۱۰۷۵، ۱۱۰۸۵، ۱۱۰۹۵، ۱۱۱۰۵، ۱۱۱۱۵، ۱۱۱۲۵، ۱۱۱۳۵، ۱۱۱۴۵، ۱۱۱۵۵، ۱۱۱۶۵، ۱۱۱۷۵، ۱۱۱۸۵، ۱۱۱۹۵، ۱۱۲۰۵، ۱۱۲۱۵، ۱۱۲۲۵، ۱۱۲۳۵، ۱۱۲۴۵، ۱۱۲۵۵، ۱۱۲۶۵، ۱۱۲۷۵، ۱۱۲۸۵، ۱۱۲۹۵، ۱۱۳۰۵، ۱۱۳۱۵، ۱۱۳۲۵، ۱۱۳۳۵، ۱۱۳۴۵، ۱۱۳۵۵، ۱۱۳۶۵، ۱۱۳۷۵، ۱۱۳۸۵، ۱۱۳۹۵، ۱۱۴۰۵، ۱۱۴۱۵، ۱۱۴۲۵، ۱۱۴۳۵، ۱۱۴۴۵، ۱۱۴۵۵، ۱۱۴۶۵، ۱۱۴۷۵، ۱۱۴۸۵، ۱۱۴۹۵، ۱۱۵۰۵، ۱۱۵۱۵، ۱۱۵۲۵، ۱۱۵۳۵، ۱۱۵۴۵، ۱۱۵۵۵، ۱۱۵۶۵، ۱۱۵۷۵، ۱۱۵۸۵، ۱۱۵۹۵، ۱۱۶۰۵، ۱۱۶۱۵، ۱۱۶۲۵، ۱۱۶۳۵، ۱۱۶۴۵،

رسول خدا آخرین نقطہ کمال کو پہنچے تو ان کے سامنے سے ایک پردہ ہٹ گیا، آنحضرت نے تکبیر کہی پھر دوسرا پردہ ہٹ گیا، حضرت نے پھر تکبیر کہی اسی طرح ساتوں پردے ہٹ گئے اور حضرت نے ہر پردے کے پٹنے پر تکبیر کہی۔ جب ساتواں پردہ ہٹنے کے بعد عظمت و جلال خدا کو دیکھا تو آپ لرز گئے اور جھک کر اپنے ہاتھوں کو گھسنے پر رکھ کر کہا سبحان ربی العظیم و بجدہ پروردگار عالم پاک و منزہ ہے میں اس کی حمد و ثناء کرتا ہوں، جب رکوع سے سیدھے کھڑے ہوئے تو پچھلے سے زیادہ عظمت و جلال خدا دیکھی، فوراً سجدے میں پھلے گئے اور کہا سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ پروردگار فوق الاعلیٰ پاک و منزہ ہے اور میں اس کی حمد کرتا ہوں، آپ نے جب سات مرتبہ یہ حمد کہا تو جسم سے لرزہ دور ہو گیا۔

۹۶۔ خدا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے

حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر اپنی مناجات میں عرض کیا یا اللہ العالمین! (اے کائنات کے مالک، تو جواب آیا لبیدت، یعنی ہم نے تمہاری دعا قبول کی، پھر جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ الطیعین! (اے اطاعت کرنے والوں کے خدا، تو جواب آیا لبیدت، ہمیری مرتبہ جناب موسیٰ نے عرض کیا یا اللہ العالین! (اے گناہگاروں کے خدا، تو تین مرتبہ آواز آئی لبیدت، لبیدت، لبیدت موسیٰ نے عرض کیا۔ پروردگار! آخری بار تیرا مرتبہ لبیدت کی آواز کیوں سنائی دی۔ تو خطاب ہوا کہ موسیٰ، عارفین اپنی معرفت پر

لے علل الشرائع - ص ۳۱۷

جس کو کلی سرسبز قریش کہا جاتا ہے، قرآن مجید پر تین اعتراض کئے اور کہا قرآن مجید میں "آستغفر" (سورہ بقرہ - ۲۱) "تجائب" (سورہ مبارکہ ص ۵) اور کبارہ (سورہ نوح - ۱۷۲) استعمال ہوا ہے۔ حالانکہ یہ کلمات فصیح و بلیغ نہیں ہیں۔ ایک روز ولید کچھ لوگوں کے ساتھ خدمت پیغمبر اسلام میں آیا، پیغمبر اسلام ظاہراً اس کے احزام کے لئے چند بار کھڑے ہوئے اور بیٹے اور ولید کو برا بھلا ہوا، اس نے فوراً کہا "آستغفر" وانا من کبار القریش وانا من هذا الشیء عجائب! مجھے تعجب ہے کہ آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں حالانکہ میں بزرگان قریش میں سے ہوں۔

اس طرح اس نے ایک چھوٹی سی گفتگو میں تینوں کلمات کو، جن پر اعتراض کرتا تھا، غیر ارادی طور پر اپنی زبان پر جاری کیے حالانکہ وہ عرب کے برجستہ خطباء میں سے تھا، لیکن اس نے اپنے اعتراضات کا جواب خود ہی ادا کر دیا۔

۹۷۔ فلسفہ ہفت تکبیر

ہشام بن حکم کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ نماز کی ابتدا میں سات تکبیریں کیوں منتخب ہیں؟ اور رکوع میں سبحان ربی العظیم و بجدہ، سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ و بجدہ کہنے کا کیوں حکم دیا گیا ہے؟ امام نے فرمایا کہ خدا نے سات آسمان پیدا کئے ہیں اور زمین کے بھی سات طبق ہیں اور سات پردہ قرار دیئے ہیں۔ جب شب معراج

لے مجموعہ خطبہ

کہ میرے بابائے فرمایا۔ (علی خیر..... صلب الحسین ائمہ....) علی بہترین شخص ہے جسے میں نے تمہارے درمیان اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ میرے بعد تمہارا امام ہے اور میرے دو بیٹے (حسن و حسین علیہم السلام) اور نو فرزند ان حسین علیہم السلام، امام برحق ہوں گے۔ اگر تم نے ان کی پیروی کی تو راہ حق پر گامزن رہو گے۔ اور اگر مخالفت کی تو روز قیامت تک تمہارے درمیان اختلاف رہے گا۔

۹۹۔ جنت میں حضرت عباس علیہ السلام کی منزلت

ایک روز امام زین العابدینؑ نے عبید اللہؑ (فرزند حضرت عباسؑ) کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا اور فرمایا پیغمبر اسلامؐ پر سب سے زیادہ محبت والا وہ دن تھا جب جنگ احد میں آنحضرتؐ کے چچا جناب حمزہؑ شہید ہوئے اور اس کے بعد مصیبت عظمیٰ کا وہ دن تھا جب جنگ موتہ میں آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی جناب جعفر طیار شہید ہوئے پھر فرمایا روز عاشورہ کے شعل کوئی دن نہیں ہے۔ تیس ہزار آدمی جو دعویٰ دار اسلام تھے انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو گمیر لیا، آپ کا خون بہا کہ قربت خدا حاصل کرنا چاہی۔ اس وقت فرمایا کہ میرے چچا عباسؑ پر خدا رحمت نازل کرے انہوں نے جہاد اکبر کیا اور اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ بھی کاٹ دیئے گئے۔ خدا نے دونوں بازوؤں کے عوض جنت میں انہیں دو پر عطا کئے ہیں اور وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کر رہے ہیں۔

نیک لوگ اپنے اعمال خیر پر اور مطیع اپنی اطاعت پر اعتماد رکھتے ہیں لیکن گناہگار میرے فضل کے سوا کوئی چارے پناہ نہیں رکھتے اگر وہ میری بارگاہ سے ناامید ہو جائیں تو کس کی بارگاہ میں ہمارا پناہ حاصل کریں گے

۹۸۔ دعائے مقدس جگہ

خود بن لیبہ کہتا ہے کہ رسول خدا کی رحلت کے بعد آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہراؑ اکثر (مدینہ کے قریب) شہدائے احد کی قبروں کے پاس تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں دعا و مناجات اور خدا سے راز و نیاز کی گفتگو کرتی تھیں اور یاد پیغمبر اسلامؐ میں گریہ کناں رہتی تھیں ایک روز میں حضرت حمزہؑ کی زیارت کے لئے ان کی قبر کے پاس گیا تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ وہاں رو کر مناجات کر رہی ہیں کھڑا دیکھا کہ باہر سے جب آپ خاموش ہو گئیں تو عرض کیا اے سیدہ نساء العالمین آپ کے گریہ فرمانے سے میرا دل کانپ گیا۔ حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا اے ابا عمر! گریہ کرنا میرے لئے سزاوار ہے کیونکہ اپنے شفیق اور بہترین باپ کی جدائی سے دوچار ہوئی ہوں میں کتنی زیادہ آنحضرتؐ کے دیدار کی شتاق ہوں، پھر میں نے شہزادی سے کچھ سوالات کئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ رسولؐ نے اپنی رحلت سے قبل کس شخص کو اپنا جانشین معین کیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہے تم روز عید غدیر کو کھیل گئے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ فراموش کیا ہے لیکن میں آپ سے اس موضوع پر کچھ سنا چاہتا ہوں، شہزادی نے فرمایا خدا گواہ ہے

فہرست کتب

۱۔ قرآن مجید ترجمہ رحیمین علی ترویج	220/-	۲۵۔ سفیدہ نباتات قصائد
۲۔ قرآن مجید مترجم مترجم سادہ	160/-	۲۶۔ مثنوی دانی کلید ترجمہ رحیمین
۳۔ بیچ الہامہ اردو ہندی	150/-	۲۷۔ ہدی العالمین علی اردو
۴۔ تحفہ العوام کلاں	100/-	۲۸۔ سب سے اچھا کس کا دین
۵۔ وظائف الابرار	65/-	۲۹۔ لایاب دُعائیں
۶۔ مناقب انجمن اردو	45/-	۳۰۔ جامع الانبیا اردو
۷۔ چودہ مستارہ	110/-	۳۱۔ کہانی جناب زمین
۸۔ تاریخ ائمہ	120/-	۳۲۔ کہانی سیدہ 2/ نذر صادق
۹۔ فن بیان کبیرہ مکمل	300/-	۳۳۔ تحفہ العوام ہندی
۱۰۔ سیرت امیر المومنین دو جلدیں	220/-	۳۴۔ تہذیب الاسلام اردو
۱۱۔ الفرقۃ الناجیہ	100/-	۳۵۔ تعلیم قرآن مجید مشمول احمد صاحب مرحوم
۱۲۔ الدرر الساکبہ اردو	180/-	۳۶۔ شکوہ تاریخی کہانیاں اردو
۱۳۔ حیات القلوب ۳ جلدیں	550/-	۳۷۔ " ہندی
۱۴۔ بدایت الشیعہ اردو	130/-	۳۸۔ انکسار کھٹے میں عبدالکریم شتاتی (زیچ)
۱۵۔ تفسیر نمونہ فی جلد	150/-	۳۹۔ انشاد قرآن
۱۶۔ معانی السبطین دو جلدیں	260/-	۴۰۔ مذہب شیعہ کے حق پر ہونے کے ثبوت
۱۷۔ ارتق المطالب اردو	200/-	۴۱۔ محمد و آل محمد کی معرفت نورانیت کے سانچے
۱۸۔ نور ایمان اردو	100/-	۴۲۔ مختار نامہ اردو مکمل
۱۹۔ نعیم الابرار جلد اول	85/-	۴۳۔ اسلامی اخلاق و ادب کی باتیں
۲۰۔ نعیم الابرار جلد دوم	85/-	۴۴۔ کربلا شہنشاہی
۲۱۔ نعیم الابرار جلد سوم	90/-	۴۵۔ عرفان امامت۔ حالات امام زمانہ
۲۲۔ نعیم الابرار جلد چہارم	90/-	۴۶۔ بہار الانوار اب تک کس کس جلدوں سے
۲۳۔ نعیم الابرار جلد پنجم	30/-	۴۷۔ خلافت چہ
۲۴۔ شہادت صادقین مجلس	30/-	

اس کے علاوہ مشی، لوحہ جات و مبالغ و تادیب کتب موجود ہیں۔

جیسا کہ جناب جعفر طیار بن النما طالب کو بھی دو ہر مطا کئے گئے ہیں لیکن میرے چچا عباس علیہ السلام کا نزد خدا وہ مقام ہے جسے دیکھ کر روزِ عشر تمام شہداء و رشتہ کاریں گئے۔ لے

۱۰۰ علی کے ہاتھوں زراعت میں وسعت

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دیکھا کہ امیر المومنین علی اپنے مرکب پر سوار ہیں اور تخم خرما اس پر بار کئے ہوئے ہیں۔ جو اکی طرف چلے جا رہے ہیں۔ اس نے قریب آکر پوچھا یہ کیا ہے جو اب حضرت علی نے فرمایا "اگر خدا نے چاہا تو ایک لاکھ درخت خرما میں یہ پھر آپ انہیں لے گئے اور کافی زحمت و کوشش کے ساتھ انہیں بکھیر دیا۔ پھر ان دیکھ بھال کرتے رہے۔ آہستہ آہستہ وہ اگنے لگے اور ایک چرا باغ تیار ہو گیا جس میں ایک لاکھ خرما کے درخت تھے۔

MOWLANA HASAN SEVIANI

MAHUVI, GUJARAT, INDIA

PHONE : 0791 2846 20711

ALFA : 0791 2846 20711

ملہ بہار ماحدیم ج ۱۔ حصہ ۳، منشیہ مقال ج ۱۲۸۔

دریختہ چمکے

کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی
کتابخانه کتب خطی و کتب چاپی

[illegible]

ایک بار فطرت کا موقع ضرور دیا
فرمان: میں نے تمہارا فطرت دیکھا ہے۔

درجہ اول کیلئے

درجہ دوم

درجہ سوم کلا

از دولت معلولت قاعده قیاسیه است
نیز می گویان بعد از معلولت
چونکه ثابت ۶ کمال معلولت است
موتی که کمال معلولت است
که کمال قاعده چندی چندی

درجہ اولیٰ

فوائد و تجارب ۱۲۰ کتابی از اندام - اکبر کتابی
سازای سولی - اکبر کتابی جواهریه - اکبر کتابی
سین عطسه - اکبر کتابی قواعد - چتری زینب
چند استاد و

امیر کلہاڑی زینا اکبر کے لئے ایک نیا گھر تعمیر کروانے کے لئے ایک زمین خریدی گئی ہے۔